قواعد زبان قرآن

www.KitaboSunnat.com

مُرتّب:

پروفیسر خلیل الرحمٰن چشتی حفظہ اللہ

جلد دوم

یہ کتاب بالغ مبتدیوں کے لیے، قرآنی مثالوں کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔ تاکہ تعلیم یافتہ افراد کو فہمِ قرآن میں مدد مل سکے۔

الاحسان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قواعدِ زبانِ قرآن

(حصہ دوم)

www.KitaboSunnat.com

خلیل الرحمٰن چشتی

House # 1, Street # 15A,
E-11/4, Golra, Islamabad
Tel: 0300-55-60-900, 051-22 22 455
051-22 22 466

Email:khaleelchishti@yahoo.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق خلیل الرحمن چشتی محفوظ ہیں

نام کتاب	:	قواعدِ زبانِ قرآن (حصہ دوم)
مرتب	:	خلیل الرحمٰن چشتی
کمپوزر	:	محمد وقاص، محمد ایاز
چھٹا ایڈیشن	:	نومبر 2011ء (قلمی کتابت پر مشتمل پہلا ایڈیشن)
صفحات	:	830
قیمت	:	-/1000 روپے
طابع	:	المکتبہ السلفیہ، 31 شیش محل روڈ، لاہور

ملنے کا پتہ

1۔ خلیل الرحمٰن چشتی E-11/4، اسلام آباد فون نمبر: 0300-55-60-900

2۔ ادارۂ منشوراتِ اسلامی، بالمقابل منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔
فون نمبر: 042-378 40 584

3- دارالمکتبہ السلفیہ، اقراء سنٹر، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون نمبرز
042-3724-4404,3736-1506,0333-433-4804,0324-433-6126

4- ادارۂ معارف اسلامی، D-35، Block 5، فیڈرل B ایریا، کراچی۔
فون نمبر: 0307-235 8829 , 021-3634- 9840

5- مکتبہ تحریک محنت، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ، پاکستان۔ فون نمبر: 051-453 5334

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری آرزو

قرآن وسنت کی خالص، ٹھوس، مستند اور اساسی تعلیمات کو جدید طریقہ ہائے تدریس کے ذریعے، تعلیم یافتہ افراد تک پہنچانا ہماری آرزو ہے۔

قرآن فہمی اور حدیث فہمی کے لیے ایسی آسان اور عام فہم کتابیں مرتب کرنا ہمارا ہدف ہے، جن سے جدید تعلیم یافتہ ذہین افراد کم عرصے میں دینِ اسلام کو اس کے اصلی مصادر اور ماخذ تک رسائی کے ذریعے سمجھ سکیں اور دنیا کو سمجھا سکیں۔

ہمارا مقصد عربی کی ایسی استطاعت پیدا کرنا ہے کہ انسان قرآن وسنت کو اس کی اپنی اصلی زبان میں راست سمجھنے اور مختلف تفاسیر سے استفادہ کرنے کے قابل ہو جائے اور اُصولِ تفسیر، اُصولِ حدیث اور اُصولِ فقہ کا فہم حاصل کر کے غلطیوں سے محفوظ رہ سکے۔

اُمید کی جا سکتی ہے کہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ مختلف کورسز کے ذریعے اپنی فکری اور عملی تربیت کر کے دعوت دین کو اپنی زندگی کا نصب العین بنائے گا اور اسلامی تعلیماتِ اخوت سے لسانی، نسلی، صوبائی اور دیگر گروہی تعصبات کا خاتمہ کر کے، باہمی اسلامی رواداری اور یکجہتی کی فضا قائم کرنے کی کوشش کرے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین حصّہ دوم

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	ابتدائیہ، تقاریظ	۱۲
	تقریظ : مولانا خالد مسعود (مرحوم)	۲۲
	مولانا ڈاکٹر سہیل حسن صاحب	۲۵
	حافظ محمد ادریس صاحب	۲۷
	ڈاکٹر انیس احمد صاحب	۳۰
	مولانا حافظ محمد امیر نواز صاحب	۳۲
	ڈاکٹر اسرار احمد صاحب	۳۴
	تعریفات	۳۶
	۱۔ اسم	
	چوبیسواں باب	
۱۳۶	مقطوع الاضافہ ظروف (مخففات)	۴۰
۱۳۷	اسمائے ظرف	۴۳
۱۳۸	ظروفِ زمان	۴۸
۱۳۹	ظروفِ مکان	۵۸
	پچیسواں باب	
۱۴۰	اسم غیر منصرف کی قسمیں	۶۳

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴۱	(۱) علم	۶۴
۱۴۲	(۲) صفت (وصف)	۶۸
۱۴۳	(۳) معدول (عدل)	۷۰
۱۴۴	(۴) منتھی الجموع کے دو غیر منصرف اوزان	۷۴
۱۴۵	(۵) مونث بالالف والھمزۃ کے غیر منصرف اوزان	۷۶
	چھبیسواں باب	
۱۴۶	توابع	۸۹
۱۴۷	بدل	۹۰
۱۴۸	عطفِ بیان	۱۰۱
۱۴۹	تاکید	۱۰۴
۱۵۰	عطفِ نسق	۱۱۳
۱۵۱	صفت اور موصوف	۱۲۸
	ستائیسواں باب منصوبات	
۱۵۲	إغراء	۱۳۷
۱۵۳	تحذیر	۱۴۰
۱۵۴	اختصاص	۱۴۳
۱۵۵	مفعول معه	۱۴۷
۱۵۶	مشغولٌ عنه	۱۵۰
۱۵۷	متفرق سماعی منصوبات	۱۶۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	اٹھائیسواں باب	
۱۵۸	اسمائے اعداد اور معدودات	۱۶۸
۱۵۹	عدد مفرد کے احکام	۱۷۲
۱۶۰	عدد مرکب کے احکام	۱۷۸
۱۶۱	عدد معطوف کے احکام	۱۸۳
۱۶۲	عقود کے احکام	۱۸۶
۱۶۳	ترتیبی اعداد یا وصفی اعداد	۱۹۰
۱۶۴	ترکیبی اعداد	۱۹۲
۱۶۵	کسری اعداد	۱۹۳
۱۶۶	دوہری گنتی	۱۹۵
۱۶۷	عدد سے متعلق مختلف الفاظ	۱۹۶
	انتیسواں باب	
۱۶۸	اسم تصغیر	۱۹۹
۱۶۹	اسم منسوب	۲۱۰
۱۷۰	اسماء الاصوات	۲۱۸
۱۷۱	اسماء الأفعال	۲۱۹
۱۷۲	اسماء الکنایہ	۲۲۶
۱۷۳	اسمائے جامدہ اور ان کے اوزان	۲۳۰
۱۷۴	آٹھ الفاظ استثناء	۲۳۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	تیسواں باب	
۱۷۵	محذوفات	۲۴۰
۱۷۶	اسم ضمیر کی مختلف قسمیں	۲۵۲
۱۷۷	اسم کی تعریف	۲۵۹
۱۷۸	اسم کی تنکیر اور تنکیر کی قسمیں	۲۷۰
۱۷۹	اسم علم کی قسمیں	۲۷۵
۱۸۰	اسمائے علم کا اعراب	۲۷۸
۱۸۱	مرکب اضافی کی دو قسمیں	۲۷۹
۱۸۲	متفرق مرکبات	۲۸۶
۱۸۳	مرکبِ اسنادی	۲۸۹
۱۸۴	مرکبِ صوتی	۲۹۱
۱۸۵	مرکب امتزاجی (غیر صوتی)	۲۹۲
۱۸۶	مرکبات کا اعراب	۲۹۳
	اکتیسواں باب	
۱۸۷	جملوں کی مختلف اعرابی حالتیں	۲۹۵
۱۸۸	جملوں کی مختلف قسمیں	۳۰۳
۱۸۹	مبتداء کی مختلف صورتیں	۳۲۰
۱۹۰	خبر کی مختلف صورتیں	۳۲۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۹۱	مبتداء کی لازمی تقدیم	۳۳۲
۱۹۲	خبر کی تقدیم وتاخیر	۳۳۷
۱۹۳	کیا مبتدا نکرہ بھی ہوسکتا ہے؟	۳۴۱
	بتیسواں باب	
۱۹۴	فاعل کی تقدیم لازم	۳۴۷
۱۹۵	فعل اور فاعل کا حذف۔ حذف کے مقاصد	۳۴۸
۱۹۶	مفعول بہ کی مختلف صورتیں	۳۵۴
۱۹۷	مفعول بہ کی تقدیم	۳۵۷
۱۹۸	مفعول بہ کی لازمی تاخیر	۳۶۰
۱۹۹	مفعول بہ کی تقدیم لازم	۳۶۱
۲۰۰	تقدیم وتاخیر کے مقاصد	۳۶۶
	۲۔ فعل	
	تینتیسواں باب	
۲۰۱	فعلِ ثلاثی مجرد کے چھ (۶) ابواب کا خلاصہ	۳۶۹
۲۰۲	فعلِ مجرد اور فعلِ مزید کا فرق	۳۷۵
۲۰۳	فعلِ مزید کے بارہ (۱۲) ابواب	۳۷۷
	چونتیسواں باب	
۲۰۴	باب اِفْعَالٌ، خاصیات، مثالیں اور مشق	۳۷۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۰۵	باب تَفْعِیلٌ، خاصیات، مثالیں اور مشق	۴۰۶
۲۰۶	باب مُفَاعَلَۃٌ، خاصیات، مثالیں اور مشق	۴۲۳
۲۰۷	باب تَفَعُّلٌ، خاصیات، مثالیں اور مشق	۴۳۸
۲۰۸	باب تَفَعُّلٌ کا ایک ذیلی باب (تائی تغیرات)	۴۵۸
۲۰۹	تَفَاعُلٌ، خاصیات، مثالیں اور مشق	۴۵۹
۲۱۰	باب تَفَاعل کا ایک ذیلی باب (تائی تغیرات)	۴۷۶
۲۱۱	باب اِفْتِعَالٌ، خاصیات، مثالیں اور مشق	۴۷۷
۲۱۲	باب اِفْتِعَال کا ایک ذیلی باب (تائی تغیرات)	۴۹۲
۲۱۳	باب اِسْتِفْعَالٌ، خاصیات، مثالیں اور مشق	۴۹۷
۲۱۴	باب اِنْفِعَالٌ، خاصیات، مثالیں اور مشق	۵۱۳
	پینتیسواں باب	
۲۱۵	باب اِفْعِلَالٌ، خاصیات، مثالیں اور مشق	۵۲۱
۲۱۶	باب اِفْعِیعَالٌ، خاصیات، مثالیں اور مشق	۵۲۵
۲۱۷	باب اِفْعِوَّالٌ، خاصیات، مثالیں اور مشق	۵۲۸
۲۱۸	باب اِفْعِیلَالٌ، خاصیات، مثالیں اور مشق	۵۳۱
	چھتیسواں باب	
۲۱۹	فعلِ مثال کی مختلف صورتیں اور ان کی مشق	۵۳۵
۲۲۰	فعلِ اَجوف کی مختلف صورتیں اور ان کی مشق	۵۴۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۲۱	فعلِ ناقص کی مختلف صورتیں اور ان کی مشق	۵۵۶
۲۲۲	فعلِ مضاعف کی مختلف صورتیں اور ان کی مشق	۵۶۷
۲۲۳	فعلِ مفروق کی مختلف صورتیں اور ان کی مشق	۵۷۷
۲۲۴	فعلِ مقرون کی مختلف صورتیں اور ان کی مشق	۵۷۹
	سینتیسواں باب	
۲۲۵	رباعی مجرد اور رباعی مزید	۵۸۱
۲۲۶	افعال رباعی کی خاصیات	۵۸۴
۲۲۷	ملحقاتِ رباعی	۵۹۴
	اڑتیسواں باب	
۲۲۸	افعال مدح وذم	۵۹۷
۲۲۹	افعالِ قلوب	۶۰۳
۲۳۰	افعالِ تعجب	۶۰۹
۲۳۱	افعالِ مقاربہ	۶۱۴
۲۳۲	افعالِ شروع	۶۲۱
۲۳۳	افعالِ رجاء	۶۲۵
۲۳۴	افعالِ تصییر	۶۲۸
۲۳۵	افعال جامدہ اور بعض متفرق افعال	۶۳۰
	انتالیسواں باب۔ کتاب الحروف	
۲۳۶	کتاب الحروف۔ حروف کی قسمیں	۶۳۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۳۷	صلہ اور فعل کا تعلق	۶۴۷
	چالیسواں باب	
۲۳۸	همزه ، اَجَل ، اَلَا ، اَلَّا ، اِلَّا ، اِلٰی ،	۶۶۱
۲۳۹	اَمْ ، اَوْ ، اَما ، اِمَّا ، اَمَّا	۶۶۹
۲۴۰	اِن ، اَنْ ، اِنَّ ، اَنَّ ، اِنَّمَا ، اَوْ ، اَیّ ، اِیْ ،	۶۷۶
۲۴۱	بِ ، بَلْ ، بَلٰی ، تَ	۶۹۰
۲۴۲	ثُمَّ ، حَتّٰی ، خَلَا ، رُبَّ ، رُبَّمَا ، سَ ، سَوْفَ ، عَدَا	۷۰۲
۲۴۳	عَلٰی ، عَنْ ،	۷۱۰
۲۴۴	فَ ، فِیْ	۷۲۱
۲۴۵	كَ ، كَاَنَّ ، كَلَّا ، كَيْفَ	۷۳۱
۲۴۶	لام (لِ ، لَ)	۷۳۷
۲۴۷	لَا ، لَاتَ ، لٰكِنْ ، لٰكِنَّ ، لَعَلَّ ، لَنْ ، لَوْ ، وَلَوْ	۷۵۱
۲۴۸	لَوْلَا ، لَوْمَا ، لَيْتَ ، لَمْ ، لَمَّا	۷۶۵
۲۴۹	مَا ، مِنْ	۷۷۰
۲۵۰	مُذْ ، مُنْذُ ، نون ، نونِ وقایہ ، نَعَمْ ،	۷۸۳
۲۵۱	ہ ، هَا ، هَلَّا ، هَيَا ، وَ ، يَا	۷۸۷
۲۵۲	تحفة الاعراب	۷۹۴
۲۵۳	انگریزی مترادفات	۸۰۳
۲۵۴	کتابیات ، مشہور علمائے نحو ، ہدایات ، آخری بات	۸۲۲

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا۔

اَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس ناچیز کو، جو عربی زبان کا ایک ادنیٰ طالب علم ہے، یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ 'قواعد زبان قرآن' (حصہ اول) کے نام سے، عربی زبان کے قواعد کی ایک ایسی کتاب مرتب کر سکے، جس میں اصول و قواعد کے ساتھ ساتھ قرآنی مثالوں کی کثرت ہو اور ساتھ ہی چند مثالوں کی تحلیل اور ان کا تجزیہ بھی شامل ہو۔

اللہ تعالیٰ کا احسان بے پایاں ہے کہ اس نے حصۂ اول کو، تعلیم یافتہ طبقے میں قبولیت عطا فرمائی۔ دو سالوں کے اندر اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔

لیجیے! اب اس کا دوسرا حصہ، حاضر خدمت ہے۔ میں اس غلط فہمی میں مبتلا تھا کہ مارچ ۲۰۰۰ء سے پہلے، اس کتاب کا مرتب کیا جانا ممکن ہے، لیکن اپنے نوٹس کو جب کتابی شکل دینے کی نوبت آئی اور فہرست مرتب کی گئی، تو معلوم ہوا کہ منزل بہت دور ہے۔ اس عرصے میں توجہ 'الفوز الکبیر' کی شرح پر بھی مرکوز رہی، چنانچہ کام بہت آہستہ آہستہ آگے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھتا رہا۔ میری عادت ہے کہ جب تک خود مطمئن نہ ہو جاؤں، اشاعت پسند نہیں کرتا اور نقد و اصلاح کے لیے ہمیشہ اپنے آپ کو مستعد رکھتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوسرا حصہ اب جس مرحلے تک پہنچا ہے، اس پر مجھے بہت حد تک شرحِ صدر ہے۔ اس لیے اشاعت کے لیے روانہ کیا جارہا ہے۔ اصلاح، تحسین و تزئین کی ضرورت باقی رہے گی، جس کی تکمیل ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ہو جائے گی۔

افسوس ہے کہ موجودہ حالات کے پیشِ نظر مسودے کو استاد محترم مولانا عبدالقدیر صاحب اصلاحی تک نہیں پہنچایا جاسکا، مولانا کو علمِ نحو سے والہانہ لگاؤ ہے۔ اس موضوع پر جو بھی نئی یا پرانی کتاب بازار میں دستیاب ہوتی ہے، مولانا کسی طرح اسے خرید لیتے ہیں اور مطالعے کی ترغیب دیتے ہیں، لیکن الحمدللہ اس کی تلافی، دیگر بزرگوں کی اصلاح سے ہو گئی ہے۔

حضرت مولانا عبداللہ کھوسو صاحب قبلہ، مہتمم مدرسہ سراج العلوم، اللہ آباد کنشمور، ضلع جیکب آباد، سندھ نے (جو ایک صاحبِ ذوق مطالعہ عالمِ دین ہیں اور چھوٹوں کے لیے حد درجہ شفیق واقع ہوئے ہیں) حسبِ سابق، اول تا آخر مسودے کا جائزہ لے کر اصلاح فرمائی ہے اور ترتیب کے سلسلے میں بھی بعض مفید مشورے دیے ہیں، جن کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

حضرت مولانا محمد امیر نواز صاحب قبلہ، مدرس تفسیر و حدیث، جامعہ عربیہ گوجرانوالہ نے بھی، جنہیں تدریسِ صرف و نحو کا دیرینہ تجربہ حاصل ہے، حسبِ سابق ساری کتاب کا جائزہ لے کر، نہ صرف اصلاح فرمائی، تقریظ لکھی بلکہ مفید مشوروں سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کو، دین و دنیا کی بہترین نعمتیں نصیب فرمائے۔

قواعدِ زبانِ قرآن کا یہ دوسرا حصہ، جو نسبتاً (Advanced Studies) اعلیٰ مباحث پر مشتمل ہے، صرف اس شخص کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے، جو حصہ اول کو اچھی طرح پڑھ کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہضم کر چکا ہو، اس کی تمام مشقیں مکمل کر چکا ہو اور کتاب کا دو تین بار دورہ کر کے تمام بنیادی اصولوں کو ذہن نشین کر چکا ہو۔

الفوز اکیڈمی کے تحت، جب بھی پہلا حصہ پڑھایا گیا، ہمارا ہمیشہ یہ اصول و اہتمام رہا ہے کہ پہلے ایک ڈیڑھ گھنٹے کا لیکچر ہو اور پھر ایک ڈیڑھ گھنٹے کا کلاس ورک، جس میں مشقوں کی تکمیل ہوتی ہو، اُستاد ہر شخص کی کاپی چیک کرتا ہو اور غلطیوں کی اصلاح کرتا ہو۔ کورس کے عرصہ میں دو تین امتحان لیے جاتے ہیں۔ امتحان کا طریقہ بھی ہمارے ہاں مختلف ہے۔ سارے امتحان مفتوح (Open Book) ہوتے ہیں، جس میں طالبِ علم کو کتابیں کھول کر دیکھنے کی آزادی ہوتی ہے۔ جو پڑھایا جاتا ہے وہ من وعن نہیں پوچھا جاتا، بلکہ پڑھائے گئے اصولوں کی روشنی میں، نئے سوالات کیے جاتے ہیں۔ رٹنے والے لوگ ناکام ہو جاتے ہیں، قاعدہ سمجھ کر ذہن نشین کرنے والے، سرخرو ہوتے ہیں۔

تجربے نے ہمیں یہ بات بھی سکھائی ہے کہ جو شرکاء کلاس ورک نہیں کرتے، وہ زیادہ دیر تک، کلاس کے ساتھ چل نہیں پاتے۔ www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب، ناچیز نے، جدید تعلیم یافتہ افراد کے لیے مرتب کی ہے۔ دینی مدارس کے طلبہ پیشِ نظر نہیں رہے ہیں۔ البتہ جب بعض بزرگوں نے از راہِ محبت اسے دینی طلبہ اور صرف و نحو کے مدرسین کے لیے بھی مفید قرار دیا تو مرتب نے اسے فیضانِ الٰہی سمجھا، اور یہ بات، مرتب کے لیے ایک خوشگوار حیرت کا سبب بنی۔

مغلیہ سلطنت کی سرکاری زبان، فارسی رہی ہے۔ سلطنت کی ساری مشینری اور بیوروکریسی عربی اور فارسی سے بہرہ مند ہوا کرتی تھی۔ عربی زبان سیکھنے کے لیے پہلے فارسی پڑھائی جاتی، فارسی میں لکھے گئے منظوم عربی قواعد پڑھائے جاتے، بلکہ رٹائے جاتے اور پھر ان کی شرح پڑھائی جاتی۔ علمائے کرام، طب یونانی کی تعلیم بھی ساتھ ساتھ حاصل کرتے، وہ مسلمانوں کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ، غیر مسلموں کا، بھی جسمانی اور روحانی علاج کرتے۔ معاشی اعتبار سے وہ خود کفیل تھے۔ معاشرے کے باعزت، متقی، صاحبِ حیثیت اور صاحبِ اقتدار شہری۔

۱۸۳۲ء اور ۱۸۵۷ء کے سانحاتِ عظیمہ کے بعد ۱۸۵۸ء میں، جب انگریزوں نے باضابطہ طور پر اپنی حکومت قائم کرلی، تو انہیں ایک ایسی انتظامی مشینری اور بیوروکریسی کی ضرورت پڑی، جو حکومت کی وفادار بھی ہو اور جو عوام الناس اور حکومت کے درمیان ایک پل کا کام بھی انجام دے سکے۔ چنانچہ انگریزی مدارس کھولے گئے۔ لوگوں کو ولایت جانے کی ترغیب ملی۔ کالج کھلے، یونیورسٹیاں کھلیں، جس کے نتیجے میں، جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کے آفاق روشن ہوئے، وہیں سود پر مشتمل سرمایہ دارانہ نظام کے لیے غلام تیار کیے جانے لگے۔

۱۸۵۸ء سے ۱۹۴۷ء تک کے ۹۰ سالوں میں، مسلمانوں کا معاشرہ جس فکری انتشار سے دوچار ہوا، اس کی المناک داستان، کسی بُت کدے میں بیاں کروں تو صنم بھی کہہ اٹھے ہری ہری۔

گذشتہ دو تین سال میں، سائنس اور ٹیکنالوجی نے مغرب کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ نہ صرف دنیا کی تجارت پر قابض ہو چکے ہیں، بلکہ فوجی اور عسکری اعتبار سے بھی انہیں ایک گُنا برتری حاصل ہو چکی ہے۔ بقیہ ساری دنیا کے لیے گویا ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اس میدان میں اس کی اندھی تقلید کرے۔

مغربی استعمار اپنے جلو میں، اپنی تہذیب اور اپنا تعلیمی اور اقتصادی نظام بھی ساتھ لے آیا۔ بنک کھل گئے۔ Multi-national Companies اور غیر سرکاری ادارے (NGOs) آباد ہوئے۔ سول سروس کے لیے نئے ادارے بنے۔ علماء کے لیے انتظامی مشنری کا حصہ بننا اب ممکن نہ تھا۔ فوجی سروس کے لیے نئے ضابطے تھے۔ فارسی اور عربی پڑھے ہوئے علماء کے لیے، یہاں کیا گنجائش ہو سکتی تھی؟ نئے اقتصادی سودی اداروں سے خود ان کی کیا دلچسپی ہو سکتی تھی؟ طب کے میدان میں، حکمتِ یونانی کی جگہ ایلوپیتھک نے لے لی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک صدی کے اندر اندر یہ تبدیلی، اس طرح رونما ہوئی کہ قرآن وسنت کے نبض شناس، اپنی حیثیت، منصب، دولت، عزت اور اقتدار سے محروم کردیے گئے اور ان کا کردار مسجد ومحراب نماز پنجگانہ، نکاح، تراویح اور جنازے تک محدود کر دیا گیا اور جدید تعلیم یافتہ طبقے نے قیادت کی ذمہ داری سنبھال لی۔

ذرا آج کے معاشرے کا جائزہ لیجیے۔ ۷۵٪ فیصد آبادی ناخواندہ۔ سب سے زیادہ ذہین طلبہ، جو ۷۰٪ فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کرتے ہیں، وہ میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ لے لیتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ باوقار اور نفع بخش پیشے ہیں۔ انتظامی اور فوجی عہدے وہی حاصل کرسکتے ہیں، جو سول سروس کا امتحان پاس کریں اور کمیشن حاصل کریں۔ تعلیم کا مقصد، بنیادی طور پر، بہتر روزگار اور بہتر معیارِ زندگی کا حصول بن گیا ہے۔ ایک جمِ غفیر، کمپیوٹر سے متعلق علوم (Information Technology) کی طرف دوڑ رہا ہے۔ او لیول اور اے لیول (O & A Level) کی بھی دھوم ہے، یعنی ثانوی تعلیم تک وہی معتبر ہے، جس کی سند برطانیہ اور امریکہ دے۔ یہ سب تو قابلِ برداشت ہے، لیکن خدا کے ان بندوں پر سب سے بڑا ظلم یہ ہو رہا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے علم اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے علم سے محروم کردیے جارہے ہیں اور اس زبان کی تعلیم سے نا آشنا رکھے جا رہے ہیں، جو ہماری ابدی فلاح کی ضامن ہے۔ آج ہمارے ہاں انگریزی میڈیم اسکول ہیں، مشنری اسکول ہیں، اردو میڈیم اسکول ہیں، فوجی کیڈٹ کالج ہیں، دینی مدارس ہیں، ان سے نکلنے والا مال (Product) بھی بہت مختلف ہے۔ آج ہمارے اردو میڈیم اسکول صرف اس لیے ہیں کہ انتظامی مشینری کے لیے، چپڑاسی اور کلرک پیدا کیے جاسکیں۔ تعلیم کا یہ بنیادی ہمہ جہتی ڈھانچہ وحدتِ فکری عطا کرنے سے قاصر ہے۔

ان حالات میں بھی، ہمارے بعض بزرگ، ابھی تک اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ وہ چار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچ سو سال پرانے نظامِ تعلیم کے ذریعے، متبادل اسلامی قیادت مہیا اور اسلامی انقلاب کے لیے افراد تیار کر رہے ہیں، جبکہ عام آدمی انہیں قیادت کا اہل نہیں سمجھتا۔ دینی اور شرعی علوم کے داعی اور مبلغ کی حیثیت سے ہمیں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے اور بے لاگ جائزہ لینا چاہیے کہ اس منقسم و منتشر معاشرے کی اسلامی اصلاح کے لیے، وقت اور حالات کے مطابق کیا لائحہ عمل بہترین ہو سکتا ہے۔

علماء اور مسلمانوں کے جدید تعلیم یافتہ طبقے کے درمیان، ایک خلیج پیدا کر دی گئی ہے۔ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ اس خلیج کو پاٹنے ہی میں، اُمت مسلمہ کا مفاد پوشیدہ ہے۔ جو واردات ۱۵۰۔ ۱۰۰ سال پہلے برصغیر ہندو پاک پر گزری، وہ گزشتہ ۴۰۔ ۳۰ سال سے دیگر اسلامی ممالک، بالخصوص شرقِ اوسط میں جاری و ساری ہے۔ تیل کی دولت سے مالا مال ممالک کے تعلیم یافتہ افراد کی کھیپ کی کھیپ، جدید علوم کے حصول کے لیے مغرب جا رہی ہے۔ عالمِ اسلام میں اسلامیت اور مغربیت کی ایک نئی کشمکش برپا ہو رہی ہے۔ پرانے نظامِ تعلیم کی جگہ ہر ملک میں، متفرق اور منتشر نظام ہائے تعلیم بہ یک وقت رائج ہو رہے ہیں۔

آج صورتِ حال یہ ہے کہ مسلمان، تقریباً ساٹھ آزاد مملکتیں رکھنے، تیل کی دولت سے مالا مال ہونے، ایٹمی قوت کے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جانے اور ایک ارب کی آبادی رکھنے کے باوجود، جھاگ کی مانند ہیں۔ افغانستان میں طالبان پر ناروا ظلم آپ نے دیکھا، کشمیر اور فلسطین میں ہر روز کئی مسلمانوں کا قتل آپ دیکھ رہے ہیں۔ خونِ مسلم کی ارزانی کا مشاہدہ آپ کر رہے ہیں۔ مسلم معاشرہ، انتشار کا شکار ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات سے ناآشنائی نے، انہیں ایک نئے قسم کے نفاق سے دوچار کر دیا ہے۔ چشمِ فلک نے غالباً ایسا برا زمانہ کبھی نہیں دیکھا۔ ایسے میں قرآن و سنت اور قیادت کے درمیان حائل خلیج کو پاٹنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دو تدبیریں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ قرآن وسنت کا علم رکھنے والوں کو، قیادت تک پہنچایا جائے۔

۲۔ قیادت تک، قرآن وسنت کے علم کو پہنچایا جائے۔

(قواعدِ زبان قرآن کی ہماری اس کوشش کو، دوسری تدبیر کا مقدمہ سمجھ لیجئے۔

یہ بات باعثِ طمانیت ہے، کہ ایک طرف دینی مدارس کا ایک وسیع جال پھیلا ہوا ہے اور دوسری طرف تعلیم یافتہ طبقے کا ایک بڑا حصہ بھی، قرآن وسنت کی اصل اور مستند تعلیمات کو، اس کی اپنی اصلی اور اساسی زبان میں سیکھنا چاہتا ہے اور اس طبقے سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ہمیں فکری انتشار اور عصری نفاق سے نجات دلا کر، ایک وحدتِ فکری پر مشتمل معاشرہ (Homogenous Islamic Society) کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرے گا، جو اپنے فروع میں کتنا ہی ہمہ رنگ کیوں نہ ہو۔

برصغیر کے موجودہ مسلمانوں کی عربی تعلیم کے لیے، اب فارسی کے وسیلے کی ضرورت اور حاجت باقی نہیں رہی، اب قرآن فہمی اور حدیث فہمی کا انحصار، فارسی پر موقوف نہیں رہا۔ زمانہ بدل گیا ہے۔ ہمارے علماء نے اردو زبان میں صرف ونحو کی بے شمار کتابیں تصنیف کر کے ہماری مشکل آسان کر دی ہے۔

اس کتاب میں، مرتب کا ذاتی کام کچھ بھی نہیں ہے۔ بلکہ یوں سمجھیے کہ یہ پچھلے علماء کے کام کی ترتیبِ جدید اور تزئین وتحسین تو ہے۔ البتہ ایک بات ضرور ہے، میں نے ایک مثال پر اکتفا نہیں کیا ہے۔ کئی مثالیں دی ہیں اور زیادہ تر قرآن سے دی ہیں۔ میرے پیشِ نظر وہ بالغ، ذہین اور تعلیم یافتہ افراد ہیں، جو ستم ظریفی نظامِ تعلیم کا شکار ہو کر، قرآن وسنت کی زبان سے محروم کر دیے گئے ہیں۔ اور علماء سے بدگمان ہونے لگے ہیں۔ میری خواہش یہی ہے کہ علماء پر ان کا اعتماد بحال ہو اور اس طبقے سے، ان کا رابطہ استوار ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتماعی اعتصام بحبل اللہ کے حکم کی پیروی، قرآن کے دامن سے وابستہ ہو کر ہی ہو سکتی ہے۔ اس امت کی نشاۃ ثانیہ، پیروئ قرآن ہی سے مشروط ہے، جس کی خبر ہادئ برحق نے إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ سے دی ہے۔

جو حضرات قواعدِ زبانِ قرآن سے کما حقہٗ استفادہ کرنا چاہتے ہیں، ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اکیڈمی کے زیرِ اہتمام کسی کورس میں باقاعدہ شرکت کریں۔ لیکن اگر وہ کسی ایسی جگہ ہوں، جہاں سے ان کے لیے شرکت، دشوار ہو تو پھر ان کو چاہیے کہ وہ کسی ایسے صاحبِ علم کو تلاش کریں جو صَرف و نحو پڑھانے کا عملی تجربہ رکھتا ہو اور ان کی موجودگی میں اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ بڑے مضامین کی بہت حد تک تسہیل کر دی گئی ہے اور مثالوں کی کثرت سے بات پوری طرح کھول دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن استاد کی ضرورت بہر حال باقی اور جگہ خالی رہتی ہے۔

کتاب میں جا بجا انگریزی مترادفات درج کیے گئے ہیں، اس سے کوئی انگریزی سے مرعوبیت کا گمان نہ کر بیٹھے، بلکہ میں نے اپنے سامعین، قارئین اور متعلمین کے تعلیمی پس منظر کو سامنے رکھا ہے۔

دوسرے حصّے کی خصوصیات

۱۔ اسم غیر منصرف کے اعراب کی بحث، بہت مشکل گردانی جاتی ہے۔ الحمد للہ اسے آپ یہاں بہت آسان اور قرآنی مثالوں سے مزین پائیں گے۔

۲۔ توابع، ظروف اور اسماء الافعال کے مباحث بھی خصوصی توجہ کے طالب ہیں۔ مقام کی مناسبت سے جملوں کی تحلیل کر دی گئی ہے، تاکہ بات آسانی سے سمجھ میں آجائے۔

۳۔ اسمیہ اور فعلیہ جملوں میں تقدیم و تاخیر اور حذف کی بحث بھی آپ یہاں مفصل پائیں گے۔

۴۔ صَرف کی عام کتابوں کے برعکس (جہاں فعل مجرد کی تو تفصیل بہت پائی جاتی ہے، لیکن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فعلِ مزید کا ذکر، محض سرسری ہوتا ہے) یہاں آپ کو فعلِ مزید کے تمام ابواب اور ان کی تمام قسموں کی مثالیں اور مشقیں ملیں گی اور حسبِ دستور زیادہ تر قرآنی مثالیں ملیں گی۔

۵۔ حروف کی بحث میں، اگرچہ دیگر کئی کتب سے بھی مدد لی گئی ہے، لیکن میں نے زیادہ تر انحصار 'الاتقان' اور 'جلالین' پر کیا ہے۔ جرجانیؒ کی تقریباً تمام مثالیں شامل کر لی۔ آخری مرحلے میں میرے ایک بزرگ نے، حوالہ جات کے نہ ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان شاء اللہ اس کا تدارک، اگلے کسی ایڈیشن میں کر لیا جائے گا۔

پہلی جلد کے سلسلے میں، بزرگوں اور دوستوں نے جن امور کی طرف توجہ دلائی تھی۔ نئے ایڈیشن میں ان کی اصلاح کر لی گئی ہے، البتہ

۱۔ ترتیب میں زیادہ ردوبدل نہیں کیا گیا ہے، اگرچہ صرفی مباحث، نحوی مباحث میں خلط ملط ہو گئے ہیں۔ میرے پیشِ نظر جدید تعلیم یافتہ، بالغ مبتدی ہیں، اس لیے ترتیب میں پہلے مفرد الفاظ ہیں، پھر مرکبات ہیں، اور پھر جملے۔

۲۔ عام قاعدے کے خلاف، فعل کے بجائے اسم سے ابتداء کی گئی ہے، اور یہی انداز اسباق النحو (مولانا فراہیؒ) کا ہے۔

۳۔ کتاب کی ضخامت ایک تہائی کی جا سکتی ہے، اگر ہر اصول کے بعد صرف ایک مثال پر اکتفاء کر کے بقیہ مثالوں کو حذف کر دیا جائے اور تمرینات (مشقوں) کو بھی مختصر کیا جا سکتا ہے، لیکن چونکہ ہمارے ہاں کلاس ورک کروایا جاتا ہے، اس لیے اسے بھی نہیں چھیڑا گیا۔

ارادہ ہے کہ مشقوں کو الگ سے ایک ورک بک میں شائع کیا جائے اور دونوں جلدوں کو (صرف، نحو اور حروف پر مشتمل) تین حصوں میں تقسیم کر کے الگ الگ شائع کیا جائے، اس طرح ضخامت کے بارے میں، شکایات کا ازالہ ممکن ہو سکے گا۔

قواعدِ زبانِ قرآن حصّہ اول اور حصہ دوم کی تکمیل کے بعد، علومِ قرآن اور فہمِ قرآن کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دروازے آپ کے لیے وا ہو گئے ہیں۔ اب آپ ہیں، آپ کا شوق ہے اور قرآن وسنت کا بحرِ ناپیدا کنار۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے بعد، قرآن مجید کی مختلف تفسیروں کو سمجھنے کا بہتر شعور حاصل ہو جائے گا۔

محترم استاد مولانا ڈاکٹر سہیل حسن صاحب، صدر شعبۂ علومِ قرآن وسنت ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کا شکریہ ادا کرنا بھی لازمی ہے، جنہوں نے اس کتاب کا جائزہ لے کر، مفید مشورے دیے اور تقریظ عنایت فرمائی۔

اہلِ علم اور معلمین صرف ونحو سے خصوصی گذارش ہے کہ وہ اس کتاب میں جہاں کوئی سقم محسوس کریں، مرتب کو مطلع فرمائیں، اگلی اشاعت میں ان شاء اللہ اصلاح کر لی جائے گی۔

قارئین سے بھی گذارش ہے کہ وہ جہاں کہیں کوئی نکتہ، مبہم اور غیر واضح پائیں، مرتب کو آگاہ کریں تاکہ اگلی اشاعت میں اسے کھول دیا جائے۔

خلیل الرحمٰن چشتی

الفوز اکیڈمی، سٹریٹ ۱۵، ۴/۱۱-E
اسلام آباد

یکم محرم ۱۴۲۳ھ
۱۶ مارچ ۲۰۰۲ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

مولانا خالد مسعود صاحب مدظلہ العالی، مدیر سہ ماہی 'تدبر قرآن' لاہور

محترم جناب خلیل الرحمٰن چشتی، ایک خاموش لیکن متحرک و بیدار مغز خادمِ قرآن ہیں۔ انہوں نے درسِ قرآن کی تحریک چلانے کا روایتی غلغلہ برپا کرنے اور اپنے گرد عوام کی ایک بھیڑ جمع کرنے کے بجائے، قرآن مجید کی تفہیم کو اپنا مقصد قرار دیا اور اس مقصد کے حصول کے لیے، وہ راہیں اختیار کیں، جو ہیں تو صبر آزما، لیکن تفہیم قرآن کی منزل پانے کے لیے ناگزیر ہیں۔ ان میں عوام الناس کو جمع کر لینا تو ممکن نہیں ہوتا، البتہ اگر چند ساتھی بھی استفادہ کی نیت سے، ان راہوں پر چل کھڑے ہوں تو وہ کلام اللہ سے از خود رہنمائی حاصل کرنے پر قادر ہو جاتے اور دوسروں کے لیے مینارۂ نور ثابت ہوتے ہیں۔ یہ ایک بڑی کامیابی اور دین کا اصل مطلوب ہے۔

تفہیم قرآن کی راہ کھولنے کے لیے، محترم چشتی صاحب نے سب سے پہلے 'قواعد زبان قرآن' سیکھنے اور سکھانے کا کام کیا۔ کہا جا سکتا ہے کہ عربی قواعد پر تو سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، یہ کوئی نئی یا غیر معمولی بات تو نہ ہوئی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں قواعد عربی سکھانے کا نہایت فرسودہ طریقہ رائج ہے، جس میں طلبہ، کئی کئی سال تک ذہنی توانائیاں صرف کرنے کے باوجود، زبان فہمی پر قادر نہیں ہو پاتے۔ اسی طرح صرف و نحو کی کتابیں، جس طرز پر مرتب کی گئی ہیں، اس نے قواعد کو مشکل بنا دیا ہے۔

محترم چشتی صاحب نے، ایک طرف قواعدِ زبان سکھانے کے جدید طریقوں کا مطالعہ کیا اور ان میں سے وہ طریقے اختیار کیے، جو تجربہ میں اپنی افادیت ثابت کر چکے ہیں، اور طلبہ کو قلیل مدت میں عربی بطور ایک زندہ زبان سکھا دیتے ہیں۔ دوسری طرف انہوں نے اپنی کتاب مرتب کرتے وقت، تدریس کے ان ضابطوں کو ملحوظ رکھا، جو زیرِ درس مسئلے کو،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمایاں کر کے پیش کرتے، اور طالب علم کی توجہ کو اس سے ہٹنے نہیں دیتے۔ یہ کتاب "قواعدِ زبان قرآن" کے نام سے چھپی اور اتنی مقبول ہوئی کہ دو سال کی مدت میں، اس کے تین ایڈیشن شائع ہوئے۔ اس کی خوبی یہ تھی کہ قواعدِ زبان سکھانے میں ہر سبق کے تحت، بکثرت آیات نقل کر کے قرآنی شواہد و استعمالات کو جمع کر دیا گیا تھا، جس کا فائدہ یہ ہوا کہ طالبِ علم کو قواعد کا علم ہونے کے ساتھ ساتھ فی الجملہ کلام اللہ سے بھی آگاہی ہو جاتی یا کم از کم اس کے ساتھ ذہنی مناسبت پیدا ہو جاتی۔

اس وقت "قواعدِ زبانِ قرآن" کا حصہ دوم منظرِ عام پر آ رہا ہے، جو صرف و نحو کے نسبتاً مشکل اور اعلیٰ مباحث پر مشتمل ہے۔

محترم چشتی صاحب کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے، ان مباحث کو اتنے سہل اور عام فہم انداز میں پیش کیا ہے کہ عربی زبان کا ایک مبتدی بھی، کتاب کا مطالعہ کرے تو معلم کے بغیر ان کو سمجھنے پر قادر ہو سکتا ہے۔ اس حصے میں خاص طور پر "حروف" زیرِ بحث آئے ہیں۔ خاصیاتِ ابوابِ فعل اور ثلاثی مزید فیہ کے تنوعات پر تو اتنی سیر حاصل بحث کی گئی ہے کہ ہر بحث بہ آسانی گرفت میں آ جاتی ہے۔ ہر مبحث میں قرآنی استعمالات کی کثرت ہے۔

محترم چشتی صاحب اسی علمی کام پر اکتفا کر لیتے، تب بھی وہ اہلِ علم کی طرف سے داد و تحسین کے مستحق تھے کہ انہوں نے کسی علمی یا شخصی تعصب میں مبتلا ہوئے بغیر، ایک ایسی عمدہ اور معیاری کتاب تیار کر دی، جو قرآن فہمی میں یقیناً مددگار ثابت ہو گی۔ لیکن انہوں نے اپنی منزل کو نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دیا۔ انہوں نے "الفوز اکیڈمی" قائم کی، جس میں کتاب سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہے۔ طالبِ علم قواعد کے استعمال کی مشق کرتے ہیں اور اساتذہ ان کے کام کو چیک کر کے غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ اس طرح قواعد کا عملی انطباق، اس مطالعہ کو طلبہ کے علم کا حصہ بنا دیتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد کے مراحل میں، چشتی صاحب طلبہ کو قرآن سے اخذِ ہدایت کی راہ سمجھاتے ہیں۔ اس کے لیے انہوں نے متعدد بنیادی موضوعات پر، آیات قرآنی کی روشنی میں خود بھی رسائل مرتب کیے ہیں اور اپنے ساتھیوں سے بھی مرتب کروائے ہیں۔

کام کرنے کا یہ نہج، تساہل پسند طبائع کے بس کی بات نہیں۔ اس کے لیے عرق ریزی اور جانفشانی، نیز مقصد کے ساتھ لگن ضروری ہوتی ہے۔

محترم چشتی صاحب، اس تمام عمل سے گزرے ہیں۔ اسی لیے قرآن کی روشنی میں، کردار سازی کی اگلی منزلوں کو پانے کے لیے سرگرمِ عمل ہیں۔ جو یقیناً ایک اعلیٰ وارفع مقصود ہے۔

اللہ کریم، ان کو اس مقصد میں کامیاب فرمائے اور ان کی ہر نوع کی محنت کو، شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین

خالد مسعود

ادارہ تدبر قرآن و حدیث
رحمٰن سٹریٹ، مسلم کالونی
سمن آباد، لاہور ۵۴۵۰۰

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

(مولانا ڈاکٹر سہیل حسن صاحب، صدر شعبہ علوم قرآن وسنت، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

قرآنِ کریم کو پڑھنا، اور سمجھ کر پڑھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ غور و فکر کے ساتھ تلاوت، دل و دماغ کے تمام دریچوں کو کھول دیتی ہے۔

قرآن میں غور و فکر نہ کرنے کو ہی، دلوں پر قفل سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ارشاد باری ہے۔

(اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا) (محمد: ۲۴)

اس آیت میں، قرآن پر تدبر نہ کرنے کی کیفیت کو، دلوں پر قفل پڑے ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس قفل کو توڑنے کا بہترین ذریعہ عربی زبان کا سیکھنا ہے۔ عربی سیکھ کر ہی ہم قرآنِ کریم کو اُس کی زبان میں سمجھ سکتے ہیں۔ کسی اور زبان میں، ترجمے کے ذریعے وہ چاشنی اور لذت محسوس ہی نہیں کی جا سکتی۔ قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے برادرم خلیل الرحمٰن چشتی نے، یہ بیڑا اٹھایا اور آخر کار پایۂ تکمیل تک پہنچا کر دم لیا۔

ان کی اس کتاب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے تمام مثالیں قرآنِ کریم سے لی ہیں۔ اس طرح طالبِ علم کو قرآن سے مربوط کر دیا ہے۔ مثالوں کی کثرت بھی، قواعد کو سمجھنے اور یاد کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مختلف مشقوں کے ذریعے سے سبق کو مزید ذہن نشین کر دیا ہے۔ مختلف نحوی اصطلاحات کا متبادل، انگریزی زبان میں تحریر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے، انگریزی دان طبقے کے لیے عربی زبان کو مزید سہل کر دیا گیا ہے۔ گردانیں رٹانے کے بجائے، چارٹوں اور نقشوں کی مدد سے مشکل مقامات کو آسان کیا گیا ہے۔

مختلف درس گاہوں میں اس کتاب کی تدریس کے بعد، اس کی افادیت واضح ہوگئی ہے اور اس کی خامیاں دور کر دی گئی ہیں۔ مختلف اہلِ علم کی نظروں سے گزرنے کے بعد، اس کی علمی حیثیت میں دو چند اضافہ ہوگیا ہے۔ البتہ ایک خدشہ ہے، کہیں کوئی طالبِ علم ان دو ضخیم جلدوں کو دیکھ کر عربی زبان کے بارے میں کوئی غلط اندازہ نہ کر بیٹھے، اور ڈر اس بات کا ہے کہ کہیں چشتی صاحب تیسری جلد کی منصوبہ بندی نہ کر رہے ہوں۔

اگر طلبہ، اس کتاب سے اصل مقصد حاصل کر لیتے ہیں، اور قرآنِ کریم کے سمجھنے میں آسانی محسوس کرتے ہیں تو سمجھ جائیے کہ مصنف کی ساری محنت وصول ہوگئی ہے۔

یہی وہ ہدف ہے، جس کو حاصل کرنے کے لیے خلیل الرحمٰن چشتی صاحب نے یہ ہفت خوانی طے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ محنت قبول فرمائے اور ان کی نجات کا ذریعہ بنائے۔

اللّٰھُمَّ آمین

سہیل حسن

ادارۂ تحقیقات اسلامی

اِسلام آباد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

قواعدِ زبانِ قرآن تفہیم عربی کے لیے ایک نادر کتاب

(حافظ محمد ادریس صاحب مدظلہ العالی، ادارۂ معارفِ اسلامی، لاہور)

اللہ رب العالمین نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔ اسے بہترین صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اس کے اعضاء و جوارح کو مناسب، متناسب، مفید، مستفید اور حصولِ علم کے قابل بنایا ہے۔ انفس و آفاق کے اس وسیع کارخانۂ قدرت میں معلومات جمع کرنے، علم حاصل کرنے، تحقیق و جستجو کے میدان میں اپنی جولانیاں دکھانے اور اس کائنات کو مسخر کرنے کے لیے انسان کی خداداد صلاحیتیں عطیہ اور نعمت بھی ہیں، اور آزمائش و جواب دہی کے منطقی مطالبے کی متقضی بھی۔ علم حاصل کرنے کا اولین ذریعہ انسان کی قوتِ نطق اور زبان دانی ہے۔ دنیا کی ہر زبان کی اپنی خصوصیات ہیں، مگر اس سے انکار نہیں کہ ہر زبان اس کے بولنے والوں کے مافی الضمیر کو بیان کرنے کا سب سے سیدھا، صاف اور انسب وسیلہ ہے۔ زبانوں اور رنگوں کے اختلاف کو اللہ رب العالمین نے اپنی آیات میں شمار کیا ہے۔ زبانوں کے وسیع و عریض سلسلے میں بعض زبانوں کو خصوصی امتیازی مقام حاصل ہے۔ ان میں سب سے ممتاز اور ارفع حیثیت زبانِ عربی کا مقدر ٹھہری کہ اس میں اللہ کا کلام اصلی صورت میں قیامت تک محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اسی زبان کو اہلِ جنت کی زبان بنائے جانے کی فضیلت حاصل ہوئی۔

عربی زبان ایک وسیع و عریض دنیا رکھتی ہے۔ اپنے قواعد و ضوابط، فصاحت و بلاغت اور بیان و اسلوب کے لحاظ سے بھی یہ انتہائی ترقی یافتہ زبان ہے۔ دنیا کی زبانوں میں جس تیزی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ تغیر و تبدل ہوتا ہے، اس کے مقابلے میں یہ زبان، صدیوں سے، اپنی اصل اساس اور بنیادی خصوصیات کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ اس کی بنیادی وجہ اس کا "لسان القرآن" ہونا ہے۔ ہر زبان کے قواعد و گرامر کے کچھ منضبط اصول پڑھائے جاتے رہے ہیں۔

دورِ جدید میں بعض ماہرین لسانیات نے عربی زبان کو تسہیل اور ابلاغ کو عام فہم اور سلیس بنانے میں بڑی قابلِ قدر خدمات سر انجام دی ہیں، یہ تمام علمائے لغت قابلِ تحسین ہیں۔ اس عظیم الشان کہکشاں میں ایک چمکتا ہوا تارہ چند سال قبل نمودار ہوا اور اپنی محنت، مہارت، ذہانت اور شوق پرواز کی بدولت اس کہکشاں کا قابل قدر اور قابلِ فخر حصّہ بن گیا۔ ہمارے عزیز دوست اور بھائی جناب خلیل الرحمن چشتی صاحب کا پیشہ ورانہ میدان تو شجر کاری اور پودوں کی دنیا (ہارٹی کلچر) سے متعلق تھا۔ مگر اپنے ذوق اور قرآن و سنت سے شغف کے سبب وہ علمی موضوعات پر قلم اٹھانے والے کامیاب ادیب اور مصنف بن کر بھی اُبھرے۔

چشتی صاحب کی کئی کتابیں اہلِ علم و ہنر سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ مگر ان کا قلمی شاہکار "قواعدِ زبانِ قرآن" ہے۔ یہ کتاب علومِ قرآنی اور عربی لغت کے شائقین کے لیے قطع نظر اس سے کہ وہ مبتدی ہیں یا منتہی، عام طلبہ ہیں یا مدرسین و علماء، یکساں مفید اور ایک بے بہا علمی خزانہ ہے۔ چشتی صاحب نے سالہا سال کی محنت شاقہ کے بعد یہ ایک ایسا کام کیا ہے جو طویل مدت تک قواعدِ زبان عربی کے میدان میں بنیادی ماخذ قرار دیا جاتا رہے گا۔ سالہا سال کے مطالعہ اور سوچ بچار کے بعد انہوں نے یہ کتاب دو ضخیم جلدوں میں مرتب کی۔ پہلی جلد کم و بیش ۷۰۰ صفحات پر مشتمل ہے جو ۲۰۰۹ء میں چھپی۔ اب اس کا چوتھا ایڈیشن چھپنے کو ہے۔ دوسری جلد تقریباً ۸۵۰ صفحات کو محیط ہے اور پہلی مرتبہ اپریل ۲۰۱۰ء میں منظرِ عام پر آئی۔ حروف و اسماء اور کلمات و افعال جو زبانِ عربی سیکھنے کے لیے بنیاد و اساس ہیں، قرآن مجید سے یوں اخذ کیے گئے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے غواص نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحرِ ذخار کی تہوں میں غوطہ زنی کا حق ادا کیا ہے۔ اور ہیرے، جواہر اور موتی تلاش کر کے صفحۂ قرطاس پر بکھیر دیے ہیں۔

عربی زبان کو قرآن مجید سے سمجھنے کا یہ تصور میرے نزدیک علمی وفنی لحاظ سے بھی بڑا قابل قدر ہے۔ لیکن روحانی لحاظ سے اس میں کلامِ مجید کی وجہ سے جو ایک تقدس پایا جاتا ہے، اس سے بھی صرفِ نظر ممکن نہیں۔ میری مخلصانہ رائے ہے کہ کوئی ذہین طالب علم، ان کتابوں کو اپنے طور پر بھی پوری عرق ریزی سے پڑھ لے تو عربی زبان کے قواعد میں کبھی مات نہیں کھائے گا اور اگر کوئی جہاں دیدہ صاحبِ علم، عربی دان اس کتاب کی ورق گردانی کرے تو اس کی سعی بھی بار آور اور یقینی طور پر ثمر خیز ثابت ہوگی۔ ہر شخص اپنے علم میں اضافہ کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ وقت نکال کر ان دو ضخیم کتابوں کو پڑھ سکے۔

جناب خلیل الرحمٰن چشتی باذوق بھی ہیں اور صاحبِ دل بھی، علم کے شائق بھی ہیں، اور عالم باعمل بھی۔ الفوز اکیڈمی کے زیر اہتمام انہوں نے جو عظیم الشان علمی وتربیتی منصوبے شروع کر رکھے ہیں، ان سے یقیناً ملک وقوم کو گراں قدر فائدہ ہوگا۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چشتی صاحب کو مزید ہمت عطا فرمائے اور وہ اپنے علمی منصوبوں کو جاری رکھ سکیں اور اپنے اہداف کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

قواعدِ زبان قرآن ہر لائبریری کی زینت بن جائے اور عربی زبان سے متعلق ہر شخص کی اس تک رسائی ہو جائے، تو یہ دورِ جدید میں امت کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔ ہمارے ادارے کی لائبریری میں اس کتاب کی دستیابی طلبہ وطالبات اور تشنگانِ علم کے لیے ایک عظیم اثاثہ ثابت ہوا ہے۔

۱۹ دسمبر ۲۰۰۵ء — حافظ محمد ادریس

حوالہ نمبر: ۱۱۱/۰۵ — ڈائریکٹر ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد صاحب
ڈین بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

برادرم خلیل الرحمٰن چشتی صاحب نے، قواعدِ زبان قرآن مرتب کر کے قرآن خواں حلقے میں اپنے لیے ایک مقام پیدا کر لیا ہے۔ جس پر میں انہیں مبارک باد دیتا ہوں۔ گذشتہ دو دہائیوں میں، وطنِ عزیز کے اندر خصوصاً مغربی تعلیم یافتہ مرد و خواتین میں، قرآن سے شغف میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ جس جیلِ قرآنی کی پیش گوئی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور سید قطب شہیدؒ نے کی تھی۔ اس کے آثار دنیا کے ہر خطے میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس کی ایک مثال انقلاب کے بعد کا ایران ہے۔

اس شغف کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت تھی کہ قرآن کریم کے مطالب کو، محض لفظی تراجم کی مدد سے نہیں، بلکہ قواعد سے واقفیت کے ساتھ سمجھا جائے، لیکن روایتی طرزِ تدریس لغتِ قرآن میں، جدید تعلیم یافتہ طبقے کے لیے کافی مشکلات پائی جاتی تھیں کہ وہ چند قدم چل کر ہتھیار ڈال دیتے تھے۔ زیرِ نظر کتاب اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ جدید تعلیم یافتہ افراد کی اس مشکل کو دُور کرتے ہوئے، یہ انہیں براہِ راست قرآن کریم کی لغت کو، اس کی مثالوں کی مدد سے سمجھاتی ہے۔

کتاب پر جستہ جستہ نظر ڈالنے کے بعد میں یقین سے کہہ سکتا ہوں، کہ اگر ان جلدوں کو بغور کسی استاد کی موجودگی میں مطالعہ کر لیا جائے اور تمرینات کو بھی توجہ سے کیا جائے، تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم سے کم عرصے میں ایک طالب علم، لغتِ قرآن سے آگاہی حاصل کرسکتا ہے۔

جو کام ایک جامعہ میں، شعبۂ عربی کے کسی اُستاد کے کرنے کا تھا، وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک ایسے بندے سے لے لیا، جس کا تخصص، پھلوں اور پھولوں کی کاشت اور باغات کی آرائش وزیبائش کے شعبے سے متعلق ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشند خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ چشتی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے، اور طالبانِ قرآن کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنائے۔

انیس احمد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

(از مولانا محمد امیر نواز صاحب قبلہ)

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

کسی بھی زبان کو صحیح سمجھنا اور بولنا، اس کے قواعد (گرامر) کو سمجھ کر از بر کر لینے اور ان کی امثلہ کا اچھی طرح اجراء کرنے پر موقوف ہے۔

قواعد کے بیان پر تو اہلِ علم نے ہمیشہ توجہ مرکوز رکھی، اور اعلیٰ پائے کی کتب تصنیف فرمائیں اور ان کتب کے پڑھانے والے اساتذہ کرام نے، قواعد کی تشریح اور امثلہ کے اجراء پر پوری کوشش صرف فرمائی۔ فجزاھم اللہ عنا وعن سائر المسلمین

لیکن موجودہ دور میں، گرامر جیسے خشک اور بے مزہ مضمون میں طلبہ کی عدمِ دلچسپی کی وجہ سے اساتذہ بھی صرف بیان کو ہی گوشۂ عافیت سمجھتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ طلبہ آٹھ آٹھ سال کا طویل عرصہ علومِ عربیہ حاصل کرتے ہیں اور دورۂ حدیث سے فارغ التحصیل ہو کر علماء کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔

سوائے شرذمۃ قلیلۃ کے، بیشتر زبان کے آثار چڑھاؤ سے ناواقف رہتے ہیں۔

اس کمی کا تدارک کرنے کے لیے کسی ایسی کتاب کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی، جو قواعد و اجراء کی جامع ہو۔

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ ہر ضرورت کے لیے رجالِ کار پیدا فرماتے رہتے ہیں۔

محترم مولانا خلیل الرحمٰن چشتی نائب صدر الفوز اکیڈمی اسلام آباد نے اس کمی کا احساس فرمایا اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شب وروز کی محنت سے "قواعدِ زبانِ قرآن" کے نام سے قواعد وانشاء کا مجموعہ مرتب کیا، جس میں خاص طور پر، قرآنی مثالوں کا اہتمام فرمایا اور ہر قاعدہ کو، اچھی طرح کھولنے کی کوشش فرمائی۔

میری دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی کو مشکور فرمائے اور طلبہ علومِ عربیہ واسلامیہ کو بھرپور استفادہ کی ہمت عطا فرمائے۔ (آمین)

محمد امیر نواز

مدرس التفسیر والحدیث جامعہ عربیہ، گوجرانوالہ

۸ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

ڈاکٹر اسرار احمد
امیر تنظیم اسلامی
۲۷ مئی ۲۰۰۲ء

قرآن اکیڈمی ۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن
لاہور۔ پاکستان
فون : ۳۔ ۵۸۶۹۵۰۱

ارشادِ ربانی ہے :

اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○
خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (سورۃ الرحمٰن)

ان تین آیات مبارکہ کا حاصل یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو قوت گویائی، قوت بیان عطا فرمائی ہے اس کا بہترین مصرف قرآن کا پڑھنا پڑھانا ہے۔ اسی بات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا :

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔ (بخاری)

"تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔"

لیکن قرآن چونکہ عربی زبان میں ہے۔ جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ) (الزخرف : ۳)

"کہ ہم نے اسے قرآن عربی بنا کر نازل فرمایا ہے تاکہ تم اسے سمجھ سکو۔"

لہٰذا قرآن مجید کے مفہوم تک رسائی کے لیے عربی دانی ضروری ہے، اور جن لوگوں کی مادری زبان عربی نہیں ہے، انہیں عربی زبان کی تحصیل کرنا ہوگی۔ یہ امر واقعہ ہے کہ کسی دوسری زبان کا سیکھنا خاصا مشقت طلب کام ہوتا ہے۔ اس کام میں ممکنہ حد تک آسانی اور دلچسپی پیدا کرنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے محترمی خلیل الرحمٰن چشتی صاحب نے "قواعدِ زبانِ قرآن" مرتب کرنے کا جو فریضہ انجام دیا ہے وہ میرے نزدیک بہت ہی لائق تحسین ہے۔ انہوں نے گویا عربی قواعد پر ایک انسائیکلو پیڈیا تیار کر دیا ہے، جو پڑھے لکھے طبقہ کے لیے خاص طور پر سہولت کا باعث ہوگا۔

یہ امر ہم سب کے لیے باعثِ مسرت ہے کہ حالیہ دور میں قرآن مجید کی جانب رجوع میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی تحریک رجوع الی القرآن کے علاوہ ملک بھر میں جا بجا عربی زبان اور ترجمہ قرآن کی تدریس کے مراکز قائم ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کی ایک قابلِ ذکر تعداد اُن سے استفادہ کر رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن حکیم کی تعلیمات پر عمل کرنے اور انہیں قومی و ملکی سطح پر بالفعل نافذ کرنے کی بھی توفیق دے کہ ہم اسی ذوق و شوق کے ساتھ پاکستان میں نفاذِ اسلام کی جدوجہد کے لیے کمربستہ ہو جائیں، جس ذوق و شوق کے ساتھ ہم عربی زبان سیکھنے اور قرآنِ مجید پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہیں۔

۲۷ مئی ۲۰۰۲ء

ڈاکٹر اسرار احمد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریفات

۱۔ عِلْمُ الصَّرْف The Conjugation

صَرف وہ علم ہے، جس میں کلمے (یعنی (Word) یا لفظ) کے اندر تبدیلی کے اصول بتائے جاتے ہیں، یعنی یہ لفظی تغیُّرات کے علم کا نام ہے۔

مثلاً : لفظ عِلْمٌ سے بے شمار الفاظ بنائے جاسکتے ہیں۔

جیسے عَالِمٌ، مَعْلُوْمٌ، مُتَعَلِّمٌ، يَعْلَمُوْنَ، تَعْلَمُوْنَ، عُلُوْمٌ، مُعَلِّمٌ

۲۔ عِلْمُ النَّحو The syntax

۱۔ وہ علم ہے جس میں، الفاظ، کلمات (Word) اور کلام (Sentences) کو صحیح طور پر جوڑنے کے قواعد بتائے گئے ہوں۔

۲۔ وہ علم ہے جس میں اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملے بنانے کی ترکیب بتائی جاتی ہو۔

۳۔ علم نحو کے ذریعے اسماء کے آخری حصے یا آخری حرف کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ اور کسی جملے میں، اسم کی حیثیت اور مقام کا تعین ہوتا ہے۔ مثلاً

كِتَابٌ ، كِتَابًا ، كِتَابٍ

اَلْكِتَابُ ، اَلْكِتَابَ ، اَلْكِتَابِ

نوٹ کیجیے کہ اوپر کی مثالوں میں آخری حرف "ب"، پر کہیں پیش ہے، کہیں زیر اور کہیں زبر اور کہیں ایک کے بجائے دو دو پیش، دو دو زبر اور دو دو زیر ہیں۔

۳۔ عِلْمُ الْبَيَان :

علم بیان، ایک مضمون کو نت نئے انداز سے مختلف پیرایوں میں بیان کرنے کی قدرت کا علم ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ مضمون زیادہ واضح، زیادہ دلکش ہو جائے اور بہت حد تک صحیح تصویر کشی ممکن ہو سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے تشبیہات، استعارات وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ عِلْمُ الْمَعَانِی :

علم معانی، کلام کو مقتضائے حال بنانے کی قدرت فراہم کرنے والا علم ہے۔ تاکہ کہنے والا، پڑھنے والے اور سننے والے کے حالات اور موضوع کلام کی مناسبت کو پیش نظر رکھتے ہوئے، مختلف اسالیب بیان کو اختیار کرلے۔ چنانچہ وہ کبھی انشاء، کبھی ایجاز، کبھی اطناب، کبھی فصل اور کبھی وصل سے کام لیتا ہے۔

۵۔ عِلْمُ الْبَدِیْع :

علم بدیع، کلام کے اندر صوری اور معنوی حسن لطافت پیدا کرنے کی قدرت کا علم ہے۔ تاکہ کلام لفظی اور معنوی اعتبار سے خوبصورت ہو کر زیادہ مؤثر بن سکے۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک یہ علم معانی ہی کا ایک حصہ ہے۔

۶۔ عِلْمُ الْبَلَاغَۃ :

علم بیان، علم معانی اور علم بدیع، یہ تینوں علوم بلاغت کا حصہ ہیں۔

زبانوں کے بارے میں، یہ بنیادی بات ذہن میں رکھیے کہ پہلے زبانیں بنتی ہیں۔ اور پھر زبان کے مطابق، قواعد بنائے جاتے ہیں تاکہ غیر اہل زبان کو ایک اجنبی زبان کے سیکھنے میں سہولت ہو (قواعد کے مطابق، زبان نہیں بنائی جاتی) زبان کی صحت کا دار و مدار "سماع" پر ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دلچسپ لیکن قابل غور لطیفہ

(مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

(ندوۃ العلماء لکھنؤ میں) ہم چند اساتذہ نے، جن میں مولانا مسعود عالم صاحب ندویؒ اور شیخ محمد العربی المراکشیؒ خاص طور پر قابل ذکر ہیں، عربی زبان کی تعلیم کا دار العلوم میں ایک نیا تجربہ شروع کیا تھا، جس میں صرف ونحو کی صرف مشق کرائی جاتی تھی، قواعد واصطلاحات کا طلبہ پر بار نہیں ڈالا جاتا تھا، ایک دن سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ درجہ اول میں تشریف لے آئے، جہاں اس جماعت کا سبق ہو رہا تھا، اور مولانا مسعود عالم صاحب ندویؒ پڑھا رہے تھے سید (سلیمان ندویؒ) صاحب نے طلبہ سے کسی لفظ کی تعلیل پوچھی، طلبہ نے غالباً یہ لفظ بھی نہیں سنا تھا، وہ جواب نہیں دے سکے، سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ نے مولوی مسعود عالم صاحبؒ کی طرف دیکھا۔ انہوں نے کہا: صَرف کا گھنٹہ علی میاں (مولانا ابوالحسن علی ندویؒ) کے پاس ہے۔ میری طلبی ہوئی، سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ نے فرمایا: کیوں صاحب! آپ نے ان طلبہ کو تعلیل نہیں سکھائی؟ میں نے کہا کہ تعلیل تو آسانی سے ان کو سکھائی جا سکتی ہے، مگر یہ ایک سوال کرتے ہیں، جس کا میرے پاس جواب نہیں، فرمایا: کیا؟ میں نے عرض کیا کہ میں جب ان سے کہتا ہوں کہ قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا، واؤ متحرک ماقبل اس کا مفتوح، واؤ کو الف سے بدل دیا۔ قَالَ ہو گیا، تو یہ پوچھتے ہیں کہ یہ کس زمانہ میں تھا؟ اور عرب کب قَالَ کے بجائے قَوَلَ بولتے تھے؟ میرے پاس اسکا کوئی جواب نہیں۔ سید (سلیمان ندوی) صاحبؒ مسکرائے اور بات ختم ہو گئی۔ (ماخوذ از پرانے چراغ، حصہ اول، حاشیہ صفحہ نمبر ۲۴-۲۳)

قواعد زبانِ قرآن میں بھی، تعلیلات کی بحث کو غیر ضروری سمجھ کر نہیں چھیڑا گیا ہے، اس کے بجائے زیادہ سے زیادہ مثالوں پر توجہ دی گئی ہے، تاکہ اہلِ زبان کے مختلف تصرفات پر گرفت ہو جائے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ الٰہی

﴿ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴾

(الزخرف:۳)

"ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے، اُمید ہے کہ تم لوگ سمجھو گے۔"

فرمانِ رسول ﷺ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (بخاری)

"تم میں سے بہتر وہ ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"

فرمانِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ فَإِنَّهَا مِنْ دِيْنِكُمْ

"عربی زبان سیکھو، اس لیے کہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۳۶

مقطوع الاضافة ظروف

مُخَفَّفات Abbrevated Nouns

مُخَفَّف دراصل وہ لفظ ہے، جسے ایک بڑی ترکیب سے مختصر کر لیا گیا ہو، یا وہ مرکب اضافی ہے، جس کا مضاف الیہ، حذف کر دیا گیا ہو۔

مُخَفَّفات کو "غایات"، اور مقطوع عَنِ الاِضَافَةِ بھی کہتے ہیں۔

مقطوع الاضافۃ ظروف یعنی مُخَفَّفات حسب ذیل ہیں۔

قَبْلُ، بَعْدُ، عَلُوُ (عِلُوُ)، اَمْسِ، حَسْبُ، لا غَيْرُ

قَبْلُ Before

۱۔ قَبْلُ (اس سے پہلے)، اسم ظرفِ زمان ہے۔ جیسے:

(لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ **قَبْلُ** وَمِنْ **بَعْدُ**) (الروم ۴)

"اللہ ہی کا اختیار ہے، پہلے بھی اور بعد میں بھی۔"

یہاں قَبْلُ اور بَعْدُ سے پہلے، حرفِ جر مِنْ ہے، لیکن مجرور کی علامت نہیں پائی جاتی۔ اس لیے کہ یہ مخفّف ہیں۔ مضاف ہیں اور مضاف الیہ محذوف ہے۔ دراصل اس جملے کا مطلب ہے

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ	قبل	كُلِّ شَيْءٍ	وَمِنْ بَعْدِ	كُلِّ شَيْءٍ
	مضاف	محذوف	مضاف	محذوف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

After بَعْدُ

۲۔ بَعْدُ (اس کے بعد) بھی ظرف زمان ہے۔ جیسے

۱۔ (وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ)

"اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کر کے آگئے اور آپ کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنے لگے"

۲۔ جِئْتُ بَعْدُ "میں بعد میں آیا" جِئْتُ مِنْ بَعْدُ "میں بعد میں آیا"

On Top عَلُوُ

۳۔ عَلُوُ (عِلُوُ) (اس کے اوپر) ظرف مکان ہے۔ جیسے:

نَحْنُ فِي سُفْلِ الْبَيْتِ وَضَيْفُنَا فِي عَلُوُ

"ہم مکان کے نچلے حصے میں ہیں اور ہمارے مہمان بالائی حصے میں"

Yesterday أَمْسِ

۴۔ أَمْسِ (کل کے دن)، ظرف زمان ہے۔ أَمْسِ زیر پر مبنی ہوتا ہے۔

کی تینوں اعرابی حالتوں کی مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ أَيْنَ الطَّالِبُ الَّذِي غَابَ أَمْسِ؟ (یہ نصبی حالت ہے)

"وہ طالب علم کہاں ہے، جو کل غیر حاضر تھا؟"

۲۔ ذَهَبَ أَمْسِ بِمَا فِيْهِ (یہاں أَمْسِ فاعل ہے اور اسکی حالت رفعی ہے)

"کل اپنے احوال کے ساتھ گذر گیا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ شَاهَدْتُ الْمُبَارَاةَ | بِالْأَمْسِ | (یہ جری حالت ہے)

"میں نے کل میچ دیکھا۔"

حَسْبُ Only

۵۔ حَسْبُ (اور کوئی نہیں، اس کے علاوہ نہیں) پیش پر مبنی ہوتا ہے۔

جیسے: عِنْدِیْ عَشَرَةُ دُوْلَارٍ | فَحَسْبُ |

"میرے پاس دس ڈالر ہیں، (اس کے) علاوہ کچھ نہیں۔"

لَا غَیْرُ Nothing more

۶۔ لَا غَیْرُ (اور کوئی نہیں) پیش پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ مَعَ الْمُعَلِّمِ أَبْنَاؤُهُ | لَا غَیْرُ |

"استاد کے ساتھ، اُن کے لڑکے ہیں، کوئی اور نہیں ہے۔"

۲۔ مَعِیْ دِرْهَمٌ | لَیْسَ غَیْرُ |

"میرے پاس ایک درہم ہے، اس سے زیادہ نہیں۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۳

اَسمائے ظُرُوف Adverbs

ظروف دو (۲) قسم کے ہیں۔ ظروفِ زمان اور ظروفِ مکان

۱۔ ظروف زمان :۔ یہ وقت بتلاتے ہیں۔ جیسے

اِذْ ، اِذَا ، مَتیٰ ، اَیَّانَ ، اَمْسِ ، مُذْ ، مُنْذُ ، قَطُّ ، عَوْضُ ، قَبْلُ ، بَعْدُ

کثیر الاستعمال ظروف زمان یہ ہیں۔ قُبَیْلَ (ذرا پہلے)

بُکْرَۃٌ (صبح سویرے)، اَصِیْلٌ (شام)، صَبَاحٌ ، مَسَاءٌ ، لَیْلٌ ، نَهَارٌ

اَبَدٌ (ہمیشہ)، دَهْرٌ (زمانہ ، ہمیشہ)، قَرْنٌ (صدی)، عَامٌ (سال)

سَنَۃٌ ، حَوْلٌ (سال)، شَهْرٌ (مہینہ) اُسْبُوْعٌ (ہفتہ)، یَوْمٌ (دن)

سَاعَۃٌ (گھنٹہ)، دَقِیْقَۃٌ (منٹ)، ثَانِیَۃٌ (سیکنڈ)

نوٹ : تائے مُدَوَّرَۃ (گول تاء) پر نقطے لکھے جاتے ہیں، لیکن وقف کی صورت میں تاء کو ھاء پڑھا جاتا ہے۔

۲۔ ظروف مکان :۔ یہ جگہ بتلاتے ہیں۔ جیسے :

حَیْثُ ، قُدَّامُ ، اَمَامَ (آگے)، خلف ، تَحْتُ ، فَوْقُ ، عِنْدَ ، اَیْنَ ، لَدٰی

لَدُنْ ، وَرَاءَ ، بُعَیْدَ ، اِزَاءَ (مقابل)، حِذَاءَ (مقابل)، تِلْقَاءَ (طرف) تُجَاهَ

یا تِجَاهَ (طرف)، مَعَ (ساتھ)، لَدٰی (پاس) بَیْنَ (درمیان) ، بَیْنَ

یَدَیْ (سامنے آگے)

۳۔ بعض ظروف مبنی ہیں، اور بعض معرب۔ تفصیل آگے آرہی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ بعض ظروف مُخفّف ہوکر مبنی ہوا کرتے ہیں۔ جس میں جملے کے آخری حصے یا مضاف الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ مقطوع الاضافت ظروف کو، نحو کی اصطلاح میں، 'غایات، کہا جاتا ہے جیسے: قَبْلُ اور بَعْدُ۔

۵۔ بعض اوقات، ظروف کے بعد حرف مَا بڑھا لیا جاتا ہے۔ جیسے اَیْنَمَا ، مَتٰی مَا، کُلَّمَا (جب کبھی)، رَیْثَمَا (ذرا دیر، جب تک، جس قدر) طَالَمَا (عرصہ دراز سے، اکثر اوقات)، قَلَّمَا (بہت کم، بعض اوقات)،

۶۔ بعض اسمائے اشارہ بھی، ظرفیت کا مفہوم رکھتے ہیں۔ اس لیے یہ اسم ظرف بھی ہیں۔ جیسے: هٰهُنَا اور هُنَاكَ۔

۱۔ هٰهُنَا : (اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ) (المائدۃ:۲۴)

"تم دونوں جاؤ اور لڑو) ہم یہاں بیٹھے ہیں"

۲۔ هُنَاكَ ، هُنَالِكَ : (وہاں، اس جگہ، اس وقت)

ظرفِ مکان اور ظرفِ زمان دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن ظرف مکان کے لیے استعمال اولیٰ ہے۔

(هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ) (آلِ عمران:۳۸)

"حضرت مریمؑ کا) یہ حال دیکھ کر وہاں (اس وقت) حضرت زکریاؑ نے اپنے رب کو پکارا"

۳۔ (فَاِذَا جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ) (غافر:۸۵)

"پھر جب اللہ کا حکم آجائے گا، تو حق کے مطابق فیصلہ کر دیا جائے اور وہاں (اس وقت) غلط کار لوگ خسارے میں پڑے رہیں گے"

۷۔ بعض دیگر ظروف مکان یہ ہیں:

يَمِيْنًا (دائیں طرف)، شِمَالًا (بائیں طرف)، يَسَارًا (بائیں طرف) شَرْقًا، غَرْبًا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جُنُوبًا، شُمَالًا، مِیلًا، فَرسَخًا (تین میل)، بَرِیدًا (ڈاک)

۸۔ بعض ظروف، مکان اور زمان، دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

هُنَاكَ ، هُنَالِكَ، مِیقَات، مَسجِد۔

مبنی ظروف

مبنی ظروف کی چار قسمیں ہیں۔ مضموم، مفتوح، مکسور اور مسکون (مجزوم) یعنی ان ظروف کے آخر میں پیش، زبر، زیر یا جزم ہوتا ہے۔

۱۔ مضموم :۔ قَبْلُ، بَعْدُ ، تَحْتُ ، فَوْقُ ، قُدَّامُ ، خَلْفُ ، حَیْثُ، قَطُّ اور عَوْضُ ضمہ (پیش) پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ اکثر مخففات میں سے ہیں۔

۲۔ مفتوح :۔ اَیَّانَ، کَیْفَ اور اَیْنَ فتحہ (زبر) پر مبنی ہوتے ہیں۔

۳۔ مکسور :۔ اَمْسِ کسرہ (زیر) پر مبنی ہوتا ہے۔

۴۔ مسکون :۔ باقی ظروف سکون پر مبنی ہوتے ہیں۔ جیسے: اِذْ، مُذْ

معرب یعنی غیر مبنی ظروف

۱۔ بعض ظروف غیر مبنی ہیں، یعنی معرب ہیں۔ جیسے: یَوْم تینوں صورتوں میں آتا ہے۔ یَوْمٌ یَوْمًا، یَوْمٍ۔ بعض اوقات یہ ظروف، معرب سے مبنی ہو جاتے ہیں۔

۲۔ غیر مبنی ظروف، جب جملے یا اِذْ کی طرف مضاف ہوں، تو ان کا زبر پر مبنی ہونا جائز ہے۔ جیسے: یَوْمَ ، حِیْنَ اور وَقْتَ

یَوْمَ

۱۔ یَوْمٌ، جب جملے کی طرف مضاف ہو تو یَوْمَ منصوب کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ) (النباء: ۱۸)

مضاف — مضاف الیہ۔ جملۂ فعلیہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"صور میں پھونکے جانے کا دن"۔ یعنی "یہ وہ دن ہوگا، جس میں صور پھونکا جائے گا"۔

۲۔ (یوم — يَنْفَعُ الصَّادِقِيْنَ صِدْقُهُمْ) (المائدۃ: ۱۱۹)

مضاف — مضاف الیہ۔ جملۂ فعلیہ

سچوں کو سچ کے نفع دینے کا دن۔ یعنی "وہ دن، جس میں سچوں کو ان کی سچائی نفع دیتی ہے"۔

اوپر کی دونوں مثالوں میں فعل، بتاویل مصدر مضاف الیہ واقع ہوا ہے۔

تنوین عوض — Nunation of Compensation

۲۔ بعض اوقات یومَ، حِیْنَ اور وَقْتَ کو إِذْ کے ساتھ ملا کر يَوْمَئِذٍ، حِيْنَئِذٍ اور وَقْتَئِذٍ کر لیا جاتا ہے۔ اور آخر میں تنوین لگا دی جاتی ہے، جسے تنوین عوض کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں یَوْمَ کو زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ يَوْمَئِذٍ (يَوْمَ + إِذٍ

منصوب مضاف + مضاف الیہ

۲۔ حِيْنَئِذٍ (حِيْنَ + إِذٍ

منصوب مضاف + مضاف الیہ

۳۔ وَقْتَئِذٍ (وَقْتَ + إِذٍ

(یہاں ظرف مضاف ہے، جس کا مضاف الیہ وإِذْ كَانَ كَذَا، ہے اور جس کا مخفف 'إِذٍ' ہے۔

يَوْمَئِذٍ اور حِيْنَئِذٍ

۳۔ يَوْمَئِذٍ : دراصل يَوْمَ + إِذٍ ہے۔ یہاں إِذْ کو تنوینِ عوض دی گئی ہے۔

يَوْمَئِذٍ کا مطلب ہے، يَوْمَ إِذْ كَانَ كَذَا (وہ دن، جب ایسا ہوا تھا)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ | حِيْنَئِذٍ | حِيْنَ + اِذٍ ہے۔یہاں اِذْ کو تنوین عوض دی گئی ہے۔

حِيْنَئِذٍ کا مطلب ہے، حِيْنَ اِذْ كَانَ كَذَا (وہ وقت، جب ایسا ہو)

۵۔ قرآن مجید میں يَوْمَئِذٍ کے ساتھ يَوْمِئِذٍ بھی استعمال ہوا ہے۔

(وَمِنْ خِزْيِ | يَوْمِئِذٍ |) (هود : ۶۶)

"اور اس دن کی رسوائی سے۔"

ظروف مبہم اور ظروف محدود

۱۔ ظروفِ مُبْهَم :۔ لامحدود اور غیر معین پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے

دَهْرٌ (زمانہ)، حِيْنَ (وقت)، ظروفِ مبہم سے پہلے فِيْ محذوف ہوتا ہے۔

۲۔ ظروفِ محدود :۔ متعین وقت پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے :

يَوْمٌ (دن)، لَيْلٌ (رات)، شَهْرٌ (مہینہ)، سَنَةٌ (سال)

ظروف محدود سے پہلے، مِنْ محذوف ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۳۸

ظروفِ زمان Adverbs of time

۱۔ إِذْ Recall, Remember When,

۱۔ إِذْ ظرفیہ : إِذْ (جب)، ظرفِ زمان ہے، عموماً ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے، اگرچہ مستقبل پر داخل ہو۔

۲۔ إِذْ کے بعد جملۂ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ دونوں آسکتے ہیں۔ جیسے :

۱۔ (جِئْتُكَ إِذِ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ)

جملۂ اسمیہ

"میں آپ کے پاس آیا، جب سورج طلوع ہو رہا تھا"

۲۔ (وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ) (الانفال : ۲۶)

جملۂ اسمیہ

"یاد کرو وہ وقت، جبکہ تم تھوڑے تھے"

۳۔ (إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ) (التوبہ : ۴۰)

اسم ضمیر

"جب، وہ دونوں (حضور ﷺ اور ابو بکرؓ) غار میں تھے"

۴۔ (جِئْتُكَ إِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ)

جملہ فعلیہ

"میں آپ کے پاس آیا، جب سورج نکلا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ (وَ **إِذْ** يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ) (البقرہ: ۱۲۷)

جملۂ فعلیہ

اور یاد کرو جب، ابراہیم اور اسمٰعیل، اس گھر کی دیواریں اٹھا رہے تھے۔

۶۔ (**إِذْ** أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ) (التوبہ: ۴۰)

فعل

"جب کافروں نے نبیؐ کو نکال دیا تھا، تو وہ دو میں کے دوسرے تھے۔"

۳۔ قرآن مجید میں، جہاں جہاں إِذْ کا استعمال، آیت کے آغاز میں کیا گیا ہے، وہاں اُذْكُرُوا یا اُذْكُرُوا محذوف سمجھا جاتا ہے۔ اور **إِذْ** سے ایک نئے واقعہ کا ذکر ہوتا ہے۔

۴۔ إِذْ برائے ماضی: إِذْ بعض اوقات، اپنے بعد والے الفاظ کے ساتھ مل کر، زمانہ ماضی کے لیے بطور ظرف استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ **إِذْ** أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا) (التوبہ: ۴۰)

"اللہ نبیؐ کی مدد کر چکا ہے، جب کافروں نے انہیں نکال دیا تھا۔"

۵۔ إِذْ اکثر اوقات، زمانہ ماضی کے لیے بطور مفعول فیہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(وَاذْكُرُوا **إِذْ** كُنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ) (الاعراف: ۸۶)

مفعول فیہ

("تم اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے) وہ زمانہ یاد کرو، جب تم تھوڑے تھے، پھر اللہ نے تمہیں بڑھا دیا۔"

۶۔ إِذْ اکثر اوقات، زمانہ ماضی کے لیے، بطور مفعول فیہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ **إِذِ** انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا)

"اور اے نبیؐ! اس کتاب میں مریمؑ کا حال بیان کرو، جبکہ وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر شرقی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانب گوشہ نشین ہوگئی تھی۔" (مریم: ۱۶)

۷۔ یَوْمَئِذٍ کی طرح بَعْدَ اِذْ بھی بعض اوقات، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

(رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا) (آل عمران: ۸)

" (وہ اللہ سے دعا کرتے رہتے ہیں) کہ "پروردگار! جب تو ہمیں سیدھے راستہ پر لگا چکا ہے، تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دیجیو۔"

۸۔ اِذْ برائے مستقبل یَوْمَئِذٍ اور حِيْنَئِذٍ، فعل مضارع پر، زمانہ مستقبل کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے:

(يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا) (الزلزال: ۴)

فعلِ مضارع برائے مستقبل

"اس دن (زمین) حالات بیان کرے گی۔"

یہاں اِذْ کو، تنوین عوض دی گئی ہے۔ (يَوْمَ + اِذْ)

(اِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ) (المؤمن: ۷۱)

مستقبل

"جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے، اور زنجیریں جس سے (پکڑ کر وہ کھولتے ہوئے پانی کی طرف) کھینچے جائیں گے۔"

۹۔ اِذْ برائے تعلیل: بعض اوقات اِذْ، علت یا سبب بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اِذْ ظرفیہ نہیں ہوتا۔ جیسے

۱۔ (وَلَنْ يَنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ)

علت

(الزخرف: ۳۹)

"اس وقت ان لوگوں سے کہا جائے گا) کہ چونکہ تم ظلم کر چکے ہو تو آج یہ بات تمہارے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے کچھ بھی نافع نہیں ہے کہ تم اور تمہارے شیاطین عذاب میں مشترک ہیں۔"

۲۔ اَكْرَمْتُهٗ اِذْ هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ کا مطلب ہے

سبب

اَكْرَمْتُهٗ لِاَنَّهٗ رَجُلٌ صَالِحٌ (یعنی اِذْ کا مطلب ہے لِاَنَّهٗ

"میں نے اس کی عزت افزائی کی، اس لیے کہ وہ ایک نیک آدمی ہے۔"

۱۰۔ اِذْ فجائیہ: بعض اوقات، ہنگامی صورتِ حال کے اظہار کے لیے، اِذْ مفاجات (اس وقت، اچانک (Suddenly) کے معنی دیتا ہے، بشرطیکہ وہ بَيْنَ اور بَيْنَمَا کے جواب میں آئے۔ جیسے

۱۔ بَيْنَ اَنَا جَالِسٌ اِذْ اَقْبَلَ زَيْدٌ

"میں بیٹھا تھا کہ اچانک اس وقت زید آگیا۔"

قرآنی مثالیں

۱۔ (اِذْ قَالَ رَبُّكَ) (البقرۃ: ۳۰)

پھر اس وقت کا تصور کرو، جب تمہارے رب نے کہا تھا۔"

۲۔ (اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ) (التوبہ: ۴۰)

"جب نبیؐ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے، غم نہ کرو۔"

۲۔ اِذَا When, If, Suddenly

اِذَا کی کئی قسمیں ہیں۔ ذیل کی مثالوں پر خصوصی توجہ دیجیے۔

۱۔ اِذَا ظرفیہ: اِذَا ظرف زمان ہے، عموماً مستقبل کے لیے استعمال ہوتا ہے اور فعل ماضی کو بھی، مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس إِذَا میں شرط کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ جیسے

۱۔ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ) (النصر: ۱) "جب اللہ کی مدد آجائے"

(یہاں جاء، فعل ماضی ہے، لیکن مستقبل کا مفہوم دے رہا ہے)

۲۔ اٰتِيْكَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

"جب سورج نکلے گا، میں آپ کے پاس آؤں گا"

۲۔ إِذَا فجائیہ : إِذَا بعض اوقات مُفاجات (ناگہانی صورت حال) کے بیان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ اسے "إِذَا فُجائیہ" کہتے ہیں۔ یہ بھی حال ہی کا مفہوم دیتا ہے۔ جیسے :

۱۔ خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ

جملۂ اسمیہ

"جوں ہی میں نکلا (کیا دیکھتا ہوں) اچانک (کہ سامنے) درندہ کھڑا ہے"

۲۔ (فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى) (طٰہٰ : ۲۰)

جملہ اسمیہ

"یکایک وہ (لاٹھی) ایک سانپ تھی، جو دوڑ رہا تھا"

۳۔ (إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)

"جب سورج لپیٹ دیا جائے گا" یہ دراصل إِذَا كُوِّرَتِ الشَّمْسُ ہے۔

۴۔ (نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُوْنَ) (یٰس : ۳۷)

"جب ہم اس (رات) پر سے دن ہٹا دیتے ہیں تو اندھیرا چھا جاتا ہے"

إِذَا فجائیہ کے بعد، ہمیشہ اسم استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

طَلَعْتُ الْجَبَلَ وَ إِذَا اَسَدٌ نَائِمٌ فِي الْغَارِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں پہاڑ پر چڑھا تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ شیر غار میں سویا ہوا ہے۔"

۳۔ إِذَا برائے ماضی: إِذَا بعض اوقات، ماضی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(حَتّٰی إِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ) (الکہف: ۹۶)

"یہاں تک کہ ذوالقرنین نے، جب دونوں پہاڑوں کے درمیانی خلا کو پاٹ دیا۔"

۴۔ إِذَا برائے زمانی دوام واستمرار: إِذَا بعض اوقات، زمانی دوام واستمرار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(وَ إِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ) (البقرۃ: ۱۱)

"جب کبھی، ان سے کہا گیا کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو۔"

(یعنی زمین پر فتنہ و فساد، ان منافقین کی مستقل عادت ہے۔)

۵۔ إِذَا شرطیہ: إِذَا شرطیہ کے بعد، ہمیشہ (ملفوظ یا محذوف) فعل کا استعمال ہوتا ہے۔

جیسے (إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) (النصر: ۱) "جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے۔"

۳۔ مَتٰی At what time ? when ?

۱۔ مَتٰی بھی ظرف زمان ہے، یہ بطورِ اسمِ شرط اور بطورِ اسمِ استفہام، دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ مَتٰی برائے شرط کی مثالیں: (دو افعال مضارع کو مجزوم کرتا ہے)

۱۔ مَتٰی تَصُمْ، اَصُمْ جب تو روزہ رکھے گا، میں بھی روزہ رکھوں گا۔

۲۔ مَتٰی تَقُمْ، اَقُمْ جب آپ اٹھیں گے، میں بھی اٹھوں گا۔

۳۔ مَتٰی برائے استفہام کی مثال: ۱۔ مَتٰی تُسَافِرُ؟ تو کب سفر کرے گا؟

۲۔ (یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ) (الملک: ۲۵)

"وہ کہتے ہیں "وعدے کا یہ دن کب آئے گا؟"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ أَيَّانَ When

۱۔ أَيَّانَ بھی ظرفِ زمان ہے اور اسمِ استفہام بھی ہے۔
یہ وقت دریافت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ أَيَّانَ زمانہ مستقبل کے لیے خاص ہے۔ اہم ترین امور کے بارے میں، استعمال کیا جاتا ہے۔ (جب کہ مَتٰی کا استعمال عام امور کے لیے ہوتا ہے۔) جیسے:

۱۔ (يَسْـَٔلُوْنَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ؟) (الذاریات: ۱۲)
"وہ پوچھتے ہیں، جزا وسزا کا دن کب آئے گا۔؟"

۲۔ (وَمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ) (النمل: ۶۵)
"اور وہ (تمہارے معبود تو یہ بھی) نہیں جانتے کہ کب وہ اٹھائے جائیں گے"

۵۔ أَمْسِ Yesterday

أَمْسِ بھی ظرف زمان ہے، أَمْسِ کا مطلب ہے گزرا ہوا کل Yesterday جیسے

جَآءَنِيْ زَيْدٌ أَمْسِ "کل میرے پاس زید آیا تھا"

۶۔ مُذْ اور مُنْذُ Since, From the Time

مُذْ اور مُنْذُ دونوں حروف جر ہیں، لیکن بطورِ ظرفِ زمان بھی استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ بعض اوقات مُذْ اور مُنْذُ دونوں، کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں۔ جیسے

مَا رَأَيْتُهٗ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
"میں نے اس کو، جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا"

۲۔ بعض اوقات مُذْ اور مُنْذُ دونوں، پوری مدت کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے

مَا رَأَيْتُهٗ مُذْ يَوْمَيْنِ "میں نے اس کو، دو دن سے نہیں دیکھا"

۳۔ بعض علماء کے نزدیک، مُنْذُ بطورِ مبتدأ بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُنْذُ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ (تین دن سے)

مبتدأ خبر

۷۔ قَطُّ (ماضی کے لیے) Never In past

قَطُّ (ہرگز) بھی ظرفِ زمان ہے، استغراق کے لیے (یعنی ماضی منفی کی تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے

۱۔ مَا ضَرَبْتُهٗ قَطُّ "میں نے اس کو، ہرگز نہیں مارا"

۲۔ مَا رَأَیْتُهٗ قَطُّ "میں نے اسے، کبھی نہیں دیکھا"

۸۔ عَوْضُ (مستقبل کے لیے) Never in Future

۱۔ عَوْضُ (ہرگز) بھی ظرفِ زماں ہے، یہ بھی استغراق (یعنی مستقبل منفی کی تاکید کے لیے) استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ عَوْضُ بھی، قَبْلُ اور بَعْدُ کی طرح مُخَفَّف ہے۔ یہ وہ مضاف ہے، جس کا مضاف الیہ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ لَا اَضْرِبُهٗ عَوْضُ "میں اسے، کبھی نہیں ماروں گا"

۲۔ لَا اُعْطِیْهِ عَوْضُ "میں اسے، ہرگز نہ دوں گا"

۳۔ مَا شَرِبْتُ الْخَمْرَ قَطُّ وَلَا اَشْرَبُهَا عَوْضُ

"نہ تو میں نے کبھی شراب پی، اور نہ کبھی پیوں گا"

(یہاں قَطُّ ماضی کے لیے اور عَوْضُ مستقبل کے لیے استعمال ہوا ہے۔)

۹۔ قَبْلُ اور بَعْدُ Before and After

۱۔ قَبْلُ اور بَعْدُ بھی اسمائے ظرفِ زمان ہیں۔ مخفّف ہیں۔

۲۔ بعض اوقات بَعْدُ، اب تک (So far) کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے : لَمْ یُقْضَ الْاَمْرُ بَعْدُ "اب تک، معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔"

۳۔ یہ مبنی ہوتے ہیں، جب مضاف ہوں اور جب ان کا مضاف الیہ محذوف ہو۔ جیسے : اَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ (میں آپ سے پہلے حاضر ہوں)

یہاں قبل سے پہلے، حرفِ جر مِنْ ہے، لیکن مجرور کی علامت نہیں پائی جاتی، اس لیے کہ یہ مخفّف ہے۔ مضاف ہے اور مضاف الیہ محذوف ہے۔ دراصل اس جملے کا مطلب ہے۔ اَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلِكَ مَتٰى تَجِيْئُنَا "میں آپ سے پہلے حاضر ہوں، آپ ہمارے پاس کب تشریف لا رہے ہیں؟"

علمائے نحو کے نزدیک قَبْل اور بَعْد کی چار حالتیں ہیں۔

۱۔ قَبْل اور بَعْد اگر مضاف نہ ہوں تو معرب ہیں۔

۲۔ قَبْل اور بَعْد، اگر مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور ہو تو معرب ہیں۔

۳۔ قَبْل اور بَعْد، اگر مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف ہو اور اس کا خیال بھی نہ ہو تو وہ معرب ہیں۔

۴۔ قَبْل اور بَعْد، اگر مضاف ہوں، لیکن مضاف الیہ خیال اور نیت میں موجود ہو تو مبنی ہیں۔

۱۰۔ كُلَّمَا — When so ever, When Ever

۱۔ كُلَّمَا ظرف زمان ہے۔ (كُلَّ + مَا) دو لفظوں کا مرکب ہے۔

كُلَّمَا، جب جب، جب کبھی، جو کوئی، وغیرہ کا مفہوم دیتا ہے۔

۲۔ ترکیب میں ظرفیت کی وجہ سے كُلَّ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا مَا مصدری ہوتا ہے اور مَا کی وجہ سے ظرفیت پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ كُلَّمَا کے بعد، اکثر فعل ماضی استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ (كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا) (النساء : ۵۶)

"اور جب، ان کے بدن کی کھال گل جائے گی، تو ہم اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے۔"

۲۔ (وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ) (ھود : ۳۸)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور اسکی قوم کے سرداروں میں سے، جب بھی کوئی اس کے پاس سے گزرتا تھا، وہ اسکا مذاق اڑاتے تھے۔"

۳۔ (كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ) (البقرۃ ۲۰) "جب کبھی اس (بجلی) نے ان کیلئے روشنی کی تو اس میں چل پڑے" یعنی "جب ذرا کچھ روشنی انہیں محسوس ہوتی ہے، تو اس میں کچھ دور چل لیتے ہیں"

۴۔ (كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ)

"میں نے جب بھی انکو بلایا، تاکہ تو انہیں معاف کردے، انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں"۔ (نوح ۷)

۵۔ (كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ) (المائدۃ ۶۴)

"جب کبھی، یہ (یہودی) جنگ کی آگ بھڑکاتے ہیں، اللہ اس کو ٹھنڈا کر دیتا ہے"

۱۱۔ اَلْآنَ Now

اَلْآنَ (اَب)، ظرفِ زمان ہے، زبر پر مبنی ہے۔ آن، یَئِینُ، اَیْنٌ (وقت آجانا، تھک جانا۔)

۱۔ (آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ) (یونس ۹۱)

("جواب دیا گیا) "اب ایمان لاتا ہے! حالانکہ اس سے پہلے تک تو نافرمانی کرتا رہا اور فساد کرنے والوں میں سے تھا"

۲۔ (قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ) (البقرۃ ۷۱) "انہوں نے کہا: اب تم نے ٹھیک پتہ پایا ہے"

اَلْحِیْنُ اور اَحْیَان

اَلْحِیْنُ بھی ظرف زمان ہے، طویل اور قلیل مدت دونوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

اَلْحِیْنُ کی جمع اَحْیَان ہے۔ دیگر استعمالات حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ اَحْیَانًا : کبھی کبھی، بعض اوقات۔

۲۔ اِلٰی حِیْنٍ : ایک عرصے تک۔

۳۔ حِیْنَمَا : جب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۳۹

ظُروفِ مکان Adverbs of Place

۱۔ حَیْثُ (جس جگہ، جہاں) In the place, where

۱۔ حَیْثُ ظرفِ مکان ہے، یہ بھی اکثر جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے

اِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ

مضاف — مضاف الیہ (جملۂ اسمیہ)

"جہاں زید بیٹھا ہے، بیٹھ جاؤ"

اوپر کے جملے کا مطلب ہے اِجْلِسْ مَکَانَ جُلُوْسِ زَیْدٍ

(اس مثال میں زَیْدٌ جَالِسٌ جملۂ اسمیہ ہے)

۲۔ حَیْثُ، مفرد کی طرف بہت کم مضاف ہوتا ہے جیسے قُمْ حَیْثُ قَامَ زَیْدٌ

"جہاں زید کھڑا ہے، تم بھی کھڑے ہو جاؤ"

۳۔ قرآن مجید میں، حَیْثُ کے بعد ہمیشہ جملۂ فعلیہ استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے:

۱۔ (سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ) (القلم: ۴۴)

مضاف — مضاف الیہ (جملۂ فعلیہ)

"ہم ایسے طریقہ سے ان کو بتدریج تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ ان کو خبر بھی نہ ہو گی"

۲۔ (اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ) (الانعام: ۱۲۴)

مضاف — مضاف الیہ (جملۂ فعلیہ)

"اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی پیغامبری کا کام کس سے لے اور کس طرح لے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ (ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ) (البقرۃ : ۱۹۹)

" پھر جہاں سے سب لوگ پلٹتے ہیں، وہیں سے تم بھی پلٹو۔"

۴۔ بعض اوقات شرط و جزاء یعنی مجازات کے لیے، حَیْثُ کے بعد مَا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

(وَ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ) (البقرۃ : ۱۴۴)

" اب جہاں کہیں تم ہو، اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔"

۵۔ مِنْ حَیْثُ (Where from) اسی سے، اسی جگہ سے، اسی بات سے، کا مفہوم دیتا ہے

حَیْثُ بھی مخفف ہے۔

۲۔ تَحْتُ اور فَوْقُ Under, Upon, Above

۱۔ تَحْتُ اور فَوْقُ دونوں ظرفِ مکان ہیں۔ تَحْتُ نیچے کے لیے، اور فَوْقُ اوپر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ تَحْتُ اور فَوْقُ دونوں قَبْلُ اور بَعْدُ کی طرح مُخَفَّف ہیں۔

ان کا مضاف الیہ، محذوف ہوتا ہے۔ جیسے :

جَلَسَ زَیْدٌ تَحْتُ وَصَعِدَ عَمْرٌو فَوْقُ

اس جملے میں مضاف الیہ اَلشَّجَرَۃُ محذوف ہے۔ اس کو کھول دیں تو مطلب ہوگا

جَلَسَ زَیْدٌ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ وَصَعِدَ عَمْرٌو فَوْقَ الشَّجَرَۃِ

۳۔ اَیْنَ (کہاں) Where

اَیْنَ ظرفِ مکان ہے، شرط اور استفہام دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اَیْنَ برائے استفہام کی مثالیں :۔

۱۔ اَیْنَ تَذْھَبُ ؟ تو کہاں جاتا ہے ؟

۲۔ (اَیْنَ الْمَفَرُّ ؟) (القیامۃ : ۱۰) " تو پھر کہاں ہے، جائے فرار ؟"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَیْنَ برائے شرط کی مثال :۔

(دو افعال مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔)

۳۔ اَیْنَ تَجْلِسْ ، اَجْلِسْ "جہاں آپ بیٹھیں گے، میں بھی بیٹھوں گا۔"

۴۔ انّٰی (کس طرح، جب، جہاں) Where from, How

اَنّٰی ظرفِ مکان ہے اور اسمِ استفہام بھی ہے۔

(بعض اوقات، مکان کے لیے بھی، استعمال ہوتا ہے)

۱۔ اَنّٰی برائے استفہام کی مثالیں

۱۔ (اَنّٰی لَكِ هٰذَا) (آلِ عمران: ۳۷) "(اے مریم!) یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟"

۲۔ اَنّٰی تَقْعُدُ؟ (تو کہاں بیٹھے گا؟)

۲۔ اَنّٰی برائے شرط کی مثالیں (دو افعالِ مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔)

۱۔ اَنّٰی تَجْلِسْ، اَجْلِسْ (تو جہاں بیٹھے گا، میں بھی بیٹھوں گا)

۲۔ اَنّٰی تَكُنْ ، اَكُنْ (تو جہاں ہوگا، میں بھی وہاں ہوں گا)

۳۔ اَنّٰی كَيْفَ کے معنیٰ میں بھی آتا ہے، جب کہ یہ فعل کے بعد آئے۔ جیسے :

۱۔ (فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) (البقرۃ: ۲۲۳)

"پس آؤ تم لوگ اپنی کھیتی میں، جس طرح چاہو۔"

یہاں اَنّٰی شِئْتُمْ کا مطلب ہے، كَيْفَ شِئْتُمْ

۲۔ (اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ) (آل عمران: ۴۷)

"مجھے بچہ کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ مجھے کسی آدمی نے چھوا تک نہیں۔"

۵۔ عِنْدَ Near, With

عِنْدَ (پاس) ظرفِ مکان ہے، قبضہ، ملکیت اور تصرف ثابت کرتا ہے۔ (البتہ یہ ضروری نہیں ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مکانی طور پر بالکل نزدیک ہو، جیب میں ہو، مٹھی میں ہو۔) جیسے

اَلْمَالُ | عِنْدَ | زَیْدٍ "مال زید کے پاس ہے"

عِنْدَ (پاس) کے تین مختلف استعمالات ہیں۔

۱۔ عِنْدَ برائے مکانی قربت

(وَجَدَ | عِنْدَهَا | رِزْقًا) (آلِ عِمْرَان : ۳۷)

"وہ (زکریاؑ) حضرت مریمؑ کے پاس، کچھ نہ کچھ کھانے پینے کا سامان پاتے"

۲۔ عِنْدَ معنوی قربت

(ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ | عِنْدَ | بَارِئِکُمْ) (البقرۃ :۵۴)

"اسی میں تمہارے خالق کے نزدیک، تمہاری بہتری ہے"

۳۔ عِنْدَ تعظیم شان

(بَلْ اَحْیَاءٌ | عِنْدَ | رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ) (آلِ عمران : ۱۶۹)

"بلکہ وہ تو زندہ ہیں، اور اپنے رب کے پاس، رزق پا رہے ہیں"

۶۔ لَدٰی اور لَدُنْ At, Near

لَدٰی (پاس) اور لَدُنْ (پاس) دونوں، عِنْدَ کے معنی ہی میں استعمال ہوتے ہیں، لیکن عِنْدَ میں، کسی شے کا قبضہ اور ملکیت ہی کافی ہوتی ہے۔ جبکہ لدی اور لَدُنْ دونوں میں، قبضے اور تصرف کے ساتھ، مکانی تقرُّب، یعنی بالکل نزدیک ہونا لازمی اور ضروری ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں پر غور کیجیے :۔

۱۔ اَلْمَالُ | لَدٰی | زَیْدٍ "مال زید کے پاس حاضر موجود ہے"

(یاد رہے کہ عِنْدَ عام ہوتا ہے اور لَدٰی اور لَدُنْ خاص ہوتے ہیں۔)

۲۔ اَلْکِتَابُ | لَدَیْکَ | "کتاب آپ کے پاس ہے"

۳۔ زَیْدٌ جَالِسٌ لَدٰی بَکْرٍ "زید، بکر کے پاس، بیٹھا ہوا ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَدُنْ + نِی = لَدُنِّی : میرے پاس سے۔ لَدُنَّا : ہماری طرف سے۔

۴۔ (قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّیْ عُذْرًا) (الکهف: ۷٦) "لیجئے! اب تو میری طرف سے، آپ کو عذر مل گیا۔"

۵۔ (لِیُنْذِرَ بَأْسًا شَدِیْدًا مِنْ لَدُنْهُ) (الکهف: ۲)

"تاکہ لوگوں کو، اپنے پاس کے سخت عذاب سے، خبردار کر دے۔"

٦۔ (اِنْ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ) (یس: ۳۲)

"ان سب کو، ایک روز ہمارے سامنے حاضر کیا جانا ہے۔"

۷۔ (الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ) (ھود: ۱)

"ا ل ر۔ وہ کتاب ہے، جس کی آیتیں (پہلے) پختہ اور پھر (بعد میں) مفصل ارشاد ہوئی ہیں، ایک دانا اور باخبر ہستی کی طرف سے۔"

۷۔ ثَمَّ (وہاں، وہیں) **There**

At the same place. At the same time

۱۔ ثَمَّ ظرفِ مکان ہے، وہاں کا مفہوم دیتا ہے۔

مکان بعید کے لیے، اسم اشارہ کے طور پر بھی، استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ بعض اوقات ثَمَّ، سبب (Causality) کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

اَلْخَمْرُ تُزِیْلُ الْعَقْلَ، وَ مِنْ ثَمَّ حُرِّمَتْ فِی الْاِسْلَامِ

"شراب عقل زائل کر دیتی ہے، اسی لیے تو اسلام میں حرام کی گئی ہے۔"

۱۔ (مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ) (التکویر: ۲۱)

"وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، وہ با اعتماد ہے۔"

۲۔ (فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) (البقرۃ: ۱۱۵)

"جس طرف بھی تم رُخ کرو گے، اسی طرف، اللہ کا رُخ ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۴

غیر منصرف اسم کی قسمیں

Partially Declinable Nouns

آپ پہلے حصے میں پڑھ چکے ہیں کہ بعض اسماء، غیر منصرف ہوتے ہیں۔

ان اسماء کے آخر میں، نہ تو زیر آتی ہے، اور نہ ان پر تنوین۔ مثلاً

اِبراهیمُ حالتِ رفع میں | ابراهیمُ | رہتا ہے۔ اور حالتِ نصب اور حالتِ جر دونوں میں | ابراهیمَ | ہو جاتا ہے۔ اب ان کی کچھ مزید قسمیں ملاحظہ فرمائیے۔

غیر منصرف اسماء کو، پانچ (۵) بڑی قسموں میں، تقسیم کیا گیا ہے، اور ہر ایک کی پھر مزید قسمیں ہیں:۔

۱۔ اسمِ عَلَم

۲۔ اسمِ صفت

۳۔ اسمِ مَعْدُول

۴۔ منتهی الجُمُوع کے سارے اوزان غیر منصرف ہیں۔

۵۔ اسمِ جَمْع بِاَلِف و همزة

اور اسمِ مؤنّث بِاَلِف و همزة

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۴

۱۔ اسمِ علَم (غیر منصرف)

غیر منصرف اسماء کی پہلی قسم، علَم ہے۔ اسمِ علَم کئی قسم کا ہوتا ہے۔

یاد رکھیے، ہر اسمِ علَم، غیر منصرف نہیں ہوتا۔ غیر منصرف اسمائے علم کی قسمیں نیچے دی جا رہی ہیں۔ انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے۔

۱۔ علَم عجمی :

اسم علَم عجمی وہ اسم ہے، جو اصلاً عربی زبان کا لفظ نہ ہو، بلکہ عربی زبان میں داخل ہو کر مستعمل ہو گیا ہو۔ جیسے:

إبراهيمُ، آدمُ، إسمٰعيلُ، يعقوبُ، جبرائيلُ، ميكائيلُ، هاروتُ، ماروتُ، جهنمُ، ابليسُ، فرعونُ، قارونُ، لاهورُ، مدراسُ، ألمانُ (جرمنی)، داؤدُ، لندَنُ، مَكَّةُ، بكّةُ، آيكةُ۔

علَم کے غیر منصرف ہونے کے لیے، | دو شرطیں ہیں، یہ مونث بھی ہو اور علَم بھی |

شہروں اور بستیوں کے نام بھی غیر منصرف ہیں۔ کیونکہ یہ مؤنث بھی ہوتے ہیں اور علَم بھی

انبیاء کے ناموں میں سے، صرف چار عربی ہیں، اور یہ منصرف ہیں۔

۱۔ محمدٌ　　۲۔ صالحٌ　　۳۔ شعيبٌ　　۴۔ هودٌ

بقیہ انبیاء کے نام غیر عربی (عجمی) ہیں، اور غیر منصرف ہیں۔ لیکن ان میں سے دو نام جو "تین حرفی" ہیں اور "ساکن العین" بھی ہیں، "منصرف" ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ نُوحٌ ۶۔ لُوطٌ (ھود، غیر عربی ہے لیکن منصرف ہے)

۲۔ عَلَمْ مذکر عاقل بالتاء:

جس مذکر اسم کے آخر میں "ۃ" ہو، یہ وہ غیر منصرف اسمائے عَلَم ہیں، جو ہیں تو مذکر لیکن ان کے آخر میں "ۃ" آتی ہے۔ جیسے:

طَلْحَةُ ، أُسَامَةُ ، مُعَاوِيَةُ ، حَمْزَةُ ، عُبَيْدَةُ ، قُتَيْبَةُ ، عُرْوَةُ ، عِكْرِمَةُ ، حُذَيْفَةُ۔

ذیل کی مثالوں میں، مَنْعِ صرف کے دو اسباب ملاحظہ کیجیے۔

۱۔ عَلَم + تائے تانیث جیسے: طلحةُ

۲۔ عَلَم + تاء تانیث جیسے: بكةُ

۳۔ عَلَم + مُؤَنَّث (الف مقصورۃ) جیسے: حُبْلٰی (حاملہ عورت)

۳۔ عَلَمْ مونث عاقل بالتاء:

جب اسم، عَلَم بھی ہو، اور آخر میں، تائے تانیث بھی ہو۔ جیسے:

خَدِيجَةُ ، عَائِشَةُ ، حَفْصَةُ ، سُمَيَّةُ ، رُقَيَّةُ ، سَكِينَةُ ،

۴۔ عَلَمْ + مونث معنوی:۔

یہاں اسم کے غیر منصرف ہونے کے لیے، دو اسباب ہیں۔ ایک یہ کہ عَلَم ہو۔ دوسرے مونث حقیقی ہو (اور تین حروف سے زائد ہوں، یا پھر ان کا درمیانی حرف ساکن نہ ہو۔ چنانچہ هِنْدٌ ، دَعْدٌ ، رِيمٌ منصرف ہیں)۔ جیسے:

زَيْنَبُ ، كُلْثُومُ ، سُعَادُ ، مَرْيَمُ ،

(وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ) (مریم: ۱۶)

اور اے نبی! اس کتاب میں مریم کا حال بیان کرو۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ جب اسم عَلَمْ بھی ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ، مونث سماعی بھی ہو۔ جیسے سَقَرُ،

۶۔ جب اسم عَلَمْ بھی ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ، آخر میں الف نون زائد بھی ہو۔ جیسے:

نُعْمَانُ ، عُثْمَانُ ، رِضْوَانُ ، سُلَیْمَانُ ، حُلْوَانُ ، سَلْمَانُ

عَدْنَانُ ، رَمَضَانُ ، لُقْمَانُ ، عِمْرَانُ۔

تنبیہ: (حَسَّان اور عَفَّان وغیرہ فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ ہیں اور منصرف ہیں اس کے برخلاف، نُعْمَانُ اور عُثْمَانُ وغیرہ فُعْلَانُ کے وزن پر ہیں اور غیر منصرف ہیں، ان کا نون، نون زائدہ نہیں ہے، بلکہ اصلی ہے۔)

(وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمَانَ الْحِکْمَۃَ) (لقمان: ۱۲)

(اِذْ قَالَتِ امْرَاَۃُ عِمْرَانَ) (آلِ عمران: ۳۵)

ان اسماء کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں۔ اولاً یہ کہ یہ عَلَم ہوں اور ثانیاً یہ کہ ان کا مُؤَنَّث فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر نہ ہو۔

۷۔ جب اسم عَلَمْ بھی ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ، فُعَلُ کے وزن پر بھی ہو

جیسے:

زُمَرُ (زُمْرَۃٌ کی جمع)، زُحَلُ (کوکب)، قُزَحُ ، عُمَرُ ،

مُضَرُ (ایک قبیلے کا نام)، ثُعَلُ ، هُبَلُ (ایک بت کا نام)

۸۔ عَلَمْ ترکیبی بعض اسماء دو اسموں سے مرکب ہوتے ہیں، یہ بھی غیر منصرف ہوتے ہیں۔ ان کے غیر منصرف ہونے کے بھی دو اسباب ہیں۔ اولاً یہ عَلَم ہیں اور اس کے علاوہ مرکب بھی ہیں۔ جیسے:

بَعْلَبَكُّ ، مَعْدِی کَرِبُ ، حَضْرَمَوْتُ ، اَرْدَشِیْرُ ، قَاضِیْخَانُ ،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ عَلَمْ مشابہ بالفعل جب اسم، عَلَمْ بھی ہو، اور اس کے ساتھ، اَفْعَلُ کا وزن بھی رکھتا ہو۔ اَفْعَلُ دراصل صفت اَفْعَلُ التَّفضیل کا وزن ہے۔

جیسے اَفْعَلُ کے وزن پر : اَحْمَدُ اَحْسَنُ

(مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ) (الصف: ۶)

فعل کے وزن پر اسماء

۱۰۔ اسم غیر منصرف ہوتا ہے، جب وہ، عَلَمْ بھی ہو، اور فعل مضارع کے وزن پر بھی ہو۔

بعض لفظ فعل ہوتے ہیں، لیکن اسم کے طور پر، استعمال ہوتے ہیں۔ اگر عَلَم، فعل کے وزن پر ہو اور اس سے پہلے کوئی علامتِ مضارع (ا ، ن ، ی ، ت) پائی جائے، تو اس کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ، اس کے آخر میں ۃ نہ آئے۔ جیسے:

یَزِیْدُ ، تَغْلِبُ (قبیلے کا نام) یَشْکُرُ یَعْلٰی ، اَشْهَبُ ،

۱۱۔ اسم غیر منصرف ہوتا ہے، جب وہ عَلَمْ بھی ہو، اور فعل ماضی کے وزن پر بھی ہو۔

جیسے : شَمَّرَ ایک آدمی کا نام ہے۔ (لفظی مطلب : تیز گزرا)۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۴۲

اسمِ صفت (غیر منصرف)

غیر منصرف اسماء کی دوسری قسم اسمِ صفت ہے۔ اسمِ صفت کے مختلف اوزان آپ حصہ اوّل (سبق نمبر ۵۸) میں پڑھ چکے ہیں۔ ان میں سے صرف مندرجہ ذیل چار (۴) قسمیں ہی غیر منصرف ہیں۔ ان کے غیر منصرف ہونے کے لیے، شرط یہ ہے کہ یہ لفظ، اسی وصفی معنیٰ کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

۱۔ اسمِ صفت مذکر "فَعْلَانُ" کے وزن پر

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے **دو اسباب** کا ہونا ضروری ہے۔

وہ صفت بھی ہو اور الف نون زائدہ بھی ہوں۔

جیسے: جَوْعَانُ، عَطْشَانُ، غَضْبَانُ، فَرْحَانُ، **تَعْبَانُ**، ظَمْآنُ، حَيْرَانُ، **سَكْرَانُ**، رَيَّانُ (سیراب)، شَبْعَانُ (شکم سیر)، مَلْآنُ (بھرا ہوا)

(وَرَجَعَ مُوسٰى إِلٰى قَوْمِهٖ **غَضْبَانَ** أَسِفًا) (الاعراف: ۱۵۰)

۲۔ اسمِ صفت مؤنث "فَعْلٰى" کے وزن پر: (فعلان کا مونث)

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو اسباب کا ہونا ضروری ہے۔ وہ صفت بھی ہو اور "فَعْلٰى" کے وزن پر بھی ہو، جو دراصل فَعْلَانُ کا مونث ہے۔

جیسے **جَوْعٰى**، غَضْبٰى، **عَطْشٰى**، فَرْحٰى، تَعْبٰى، **سَكْرٰى**، ظَمْأٰى وغیرہ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اسمِ صفت مذکر " اَفْعَلُ " کے وزن پر

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو اسباب کا ہونا ضروری ہے۔

وہ صفت بھی ہو + " اَفْعَلُ " کے وزن پر بھی ہو۔ جیسے :

اَبْیَضُ ، اَصْفَرُ ، اَسْوَدُ ، اَفْضَلُ ، اَشْرَفُ ، اَحْمَرُ

۱۔ (وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ) (بنی اسرائیل : ۵۳)

" اور اے نبی ! میرے (مؤمن) بندوں سے کہہ دو کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں ، جو بہترین ہو "

۲۔ (هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ) (هود : ۷۸)

" یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں "

۴۔ اسمِ صفت مونث " فَعْلَاءُ " کے وزن پر : (" اَفْعَلُ " کا مونث)

صفت کے غیر منصرف ہونے کے لیے دو اسباب کا ہونا ضروری ہے۔

وہ صفت بھی ہو + " فَعْلَاءُ " کے وزن پر بھی ہو ، جو دراصل اَفْعَلُ کا مؤنث ہے۔

جیسے : بَیْضَاءُ (اَبْیَضُ کا مؤنث) ، صَفْرَاءُ ، سَوْدَاءُ

حَمْرَاءُ ، صَحْرَاءُ ،

متفرق مثالیں

۱ عَاشُوْرَاءُ (دسواں دن)

۲ حُسْنَاءُ (صفت بھی ہے + مؤنث بالف ممدودہ بھی ہے۔)

۳ حُسْنٰی (صفت بھی ہے + فُعْلٰی کے وزن پر ، مونث بالف مقصورہ بھی ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۴۳

اسمِ مَعدُول (غیر منصرف)

The Modified Noun

غیر منصرف اسماء کی تیسری قسم، "معدول" کہلاتی ہے۔ اسے معدول اس لیے کہتے ہیں کہ یہ معدول الفاظ، اپنی اصل سے ہٹے ہوتے ہیں۔ ان کے غیر منصرف ہونے کے لیے شرط یہ ہے، کہ معدول لفظ کا اصل مادہ باقی رہے۔ جیسے:

عُمَرُ، دراصل عَامِرٌ ہے۔

عُمَرُ کے غیر منصرف ہونے کے دو اسباب ہیں: عَلَم + وزن فُعَلُ (معدول)

اسمائے معدولہ کی چار (۴) قسمیں ہیں۔

۱۔ فُعَالُ کے وزن پر مَعْدُوْل (Deviated, Modified)

فُعَالُ کے وزن پر، آنے والے اسمائے اعداد بھی، جو مکرر کا مفہوم دیتے ہیں، غیر منصرف ہیں۔ جیسے: اُحَادُ، دراصل وَاحِدٌ وَاحِدٌ (ایک ایک) ہے۔

اور عُشَارُ دراصل عَشْرٌ عَشْرٌ (دس دس) ہے۔

اسکی دوسری مثالیں یہ ہیں۔

اُحَادُ	، ثُنَاءُ	،	ثُلَاثُ	، رُبَاعُ	،	خُمَاسُ	، سُدَاسُ		عُشَارُ

۲۔ مَفْعَلُ کے وزن پر معدول — مَفْعَلُ کے وزن پر، آنے والے اعداد بھی، (فُعَالُ کی طرح) جو مکرر کا مفہوم دیتے ہیں، غیر منصرف ہیں۔ جیسے:

مَوْحَدُ	مَثْنٰی ،	مَثْلَثُ	، مَخْمَسُ	مَعْشَرُ	،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اسمائے اعداد کے غیر منصرف ہونے کے دو اسباب ہیں۔

یہ اسماء وصف بھی ہیں اور مَفْعَلُ کے وزن پر، معدول بھی ہیں۔ جیسے:

(جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ) (فاطر:۱)

"اور فرشتوں کو پیغام رساں مقرر کرنے والا ہے، (ایسے فرشتے) جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار بازو ہیں۔"

۳۔ معدول اُخَرُ لفظ اُخَرُ بھی، غیر منصرف ہے، معدول ہے۔ یہ لفظ دراصل الأُخَرُ یا اُخَرُ مِنْ تھا، جو معدول ہو کر، اُخَرُ رہ گیا۔

آخَر (دوسرا) کی مونث اُخْرٰی (دوسری) ہے اور اُخْرٰی کی جمع اُخَرُ ہے۔

اُخَرُ، فُعَلُ کے وزن پر، اسم معدول ہے اور غیر منصرف ہے۔ جیسے:

(وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ) (البقرۃ:۱۸۵)

"اور جو مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے دنوں میں، روزوں کی تعداد مکمل کرے۔"

اسی طرح مُضَرُ، زُفَرُ، عُمَرُ، سَحَرُ بھی اسی طرح معدول ہیں۔

عُمَرُ دراصل عَامِرٌ تھا۔ اور زُفَرُ دراصل زَافِرٌ تھا۔

۴۔ چار الفاظ اور ہیں، جو معدول ہیں۔ جُمَعُ، کُتَعُ، بُتَعُ، بُصَعُ

۱۔ یہ چار الفاظ، اَفْعَلُ کے وزن پر بھی آتے ہیں:

جیسے: اَجْمَعُ، اَكْتَعُ، اَبْتَعُ اور اَبْصَعُ

۲۔ ان چار الفاظ کی تانیث، فَعْلَاءُ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے:

جَمْعَاءُ، كَتْعَاءُ، بَتْعَاءُ اور بَصْعَاءُ (نیچے چارٹ دیکھیے)

۳۔ فَعْلَاءُ کی جمع مؤنث، قاعدے کے مطابق، فَعَالٰی، یا، فعلاوات یا فُعْلٌ کے وزن پر آنی چاہیے۔ لیکن معدول ہو کر "فُعَلُ" کے وزن پر غیر منصرف آتی ہے، جیسے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جُمَعُ ، **كُتَعُ** ، بُتَعُ ، **بُصَعُ**

جمع مذکر	جمع مونث	مونث	مذکر
أَجْمَعُوْنَ	جُمَعُ	جَمْعَاءُ	أَجْمَعُ
أَكْتَعُوْنَ	كُتَعُ	كَتْعَاءُ	أَكْتَعُ
أَبْتَعُوْنَ	بُتَعُ	بَتْعَاءُ	أَبْتَعُ
أَبْصَعُوْنَ	بُصَعُ	بَصْعَاءُ	أَبْصَعُ

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ رأَيْتُ إِخْوَانَكَ **جُمَعُ كُتَعُ**

"میں نے آپ کے بھائیوں کو اکٹھا دیکھا"

كُتَعُ ، كَتْعَاءُ کی جمع ہے۔

كُتَعُ ، جُمَعُ کی تابع ہوتی ہے۔ بغیر جُمَعُ کے تنہا استعمال نہیں ہوتی۔

۲۔ جَاءُوْا كُلُّهُمْ **أَبْتَعُوْنَ** ۔

"وہ سب کے سب آ گئے"

أَبْتَعُوْنَ بھی تاکید کے لیے، استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ أَخَذْتُ حَقِّي **أَجْمَعُ أَبْصَعُ**

"میں نے اپنے تمام حقوق حاصل کر لیے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم معدول کی دو قسمیں

عدل (اسم معدول) کی دو قسمیں ہیں۔ عدل حقیقی اور عدل تقدیری:

عدل حقیقی (واقعی)	عدل تقدیری (فرضی)
جیسے: ثُلَاثُ، رُبَاعُ	جیسے: عُمَرُ اور زُفَرُ
۱۔ عدل حقیقی وَصف ہوتا ہے	۱۔ عدل تقدیری عَلَم ہوتا ہے۔
۲۔ عدل حقیقی معدول بھی ہوتا ہے اور معدول کا قرینہ بھی ملتا ہے۔ جیسے: ثُلَاثُ کا مطلب ہے، ثَلَاثَۃٌ ثَلَاثَۃٌ (تین تین) یہاں، عدل کا قرینہ موجود ہے۔	۲۔ عدل تقدیری کا قرینہ نہیں ہوتا یہ محض فرض کر لیا گیا ہے۔ جیسے: عُمَرُ اور زُفَرُ کی اصل عَامِرٌ اور زَافِرٌ ہیں، یہ ایک مفروضہ ہے۔

نوٹ:۔

کسی اسم میں، عَلَمِیَّت اور وَصفِیَّت بیک وقت جمع نہیں ہو سکتیں۔ جیسے: حَامِدٌ، وَصف ہے۔ اسم فاعل ہے۔ لیکن اگر یہ لفظ حَامِدٌ، کسی کا نام رکھ دیا جائے تو عَلَم ہو جائے گا اور وَصف باقی نہیں رہے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۴۴

مُنْتَهَی الجُمُوع کے غیر منصرف اوزان

غیر منصرف اسماء کی چوتھی قسم، منتھی الجموع کے دو اوزان ہیں۔

منتھی الجموع (The Ultimate Plural) انتہائی جمع کا صیغہ ہوتا ہے۔ ان کی مزید جمع مکسر نہیں بن سکتی۔

حصہ اوّل میں آپ جمع مکسر کے مختلف اوزان پڑھ چکے ہیں۔ ان میں سے فَعَالِلُ (مَفَاعِلُ، اَفَاعِلُ، فَوَاعِلُ) اور فَعَالِيلُ (اَفَاعِيلُ، فَوَاعِيلُ، مَفَاعِيلُ) کے وزن پر آنے والے اسماء، غیر منصرف ہوتے ہیں۔

یہ مُنْتَهَی الجُمُوع کے اوزان ہیں، لیکن ان کے غیر منصرف ہونے کے لیے صرف ایک شرط ہے، ان کے آخر میں "ۃ" نہ ہو۔ جیسے

تِلْمِيذٌ کی جمع تَلَامِيذُ ہے اور یہ غیر منصرف ہے۔ لیکن تَلَامِذَةٌ کے آخر میں "ۃ" ہے، اس لیے یہ منصرف ہوگا۔

یاد رہے کہ منتھی الجموع کے اوزان، صرف ایک سبب سے، غیر منصرف ہوتے ہیں۔

۱۔ فَعَالِلُ کے وزن پر غیر منصرف منتھی الجموع

درج ذیل اسماء غیر منصرف ہیں۔ یہ پانچ حرفی الفاظ ہیں، ان کا تیسرا حرف، الف ہے، الف کے بعد، دو حروف ہیں۔ جیسے:

مَفَاعِلُ: مَدَارِسُ، مَسَاجِدُ، مَقَابِرُ، مَقَامِعُ، مَنَابِرُ،

فَعَائِلُ: دَرَاهِمُ، عَسَاكِرُ، نَعَائِلُ: حَدَائِقُ، مَسَائِلُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَفَائِلُ : أَسَاوِرُ ، فَوَاعِلُ : قَوَاعِدُ ، صَوَاعِقُ

(وَ مَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا) (الحج : ۴۰)

" اور مسجدیں، جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے۔"

۲۔ فَعَالِيلُ کے وزن پر غیر منصرف منتہی الجموع

درج ذیل اسماء غیر منصرف ہیں۔ یہ چھ حرفی الفاظ ہیں، ان کا تیسرا حرف الف ہے۔ الف کے بعد تین حروف ہیں، اور آخری تین حروف کا درمیانی حرف ساکن ہے۔ جیسے :

مَفَاعِيلُ : مَصَابِيحُ ، مَحَارِيبُ مَسَاكِينُ ۔

فَعَالِيلُ تَلَامِيذُ تَمَاثِيلُ قَنَادِيلُ سَرَابِيلُ أَبَابِيلُ

فَوَاعِيلُ : تَوَارِيخُ قَوَارِيرُ

۱۔ (وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ) (الفیل : ۳)

" اور ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیج دیے۔"

۲۔ (وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ) (الملک : ۵)

" ہم نے یقیناً تمہارے قریب کے آسمان کو، عظیم الشان چراغوں سے آراستہ کیا ہے۔"

۳۔ فَعَالِلُ اور فَعَالِيلُ کے وزن پر غیر منصرف مفرد الفاظ

بعض الفاظ، جمع نہیں ہیں، بلکہ مفرد ہیں، لیکن فَعَالِلُ اور فَعَالِيلُ کے وزن پر آتے ہیں، اس لیے یہ بھی غیر منصرف ہیں۔ جیسے :

طَمَاطِمُ (ٹماٹر) بَطَاطِسُ (آلو)

طَبَاشِيرُ (چاک) سَرَاوِيلُ (شلوار)

(دروس اللغۃ العربیۃ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۴۵

اسمِ جمع غیر منصرف بِاَلِفٍ وھمزۃٍ اور اسمِ مؤنّث غیر منصرف بِاَلِفٍ وھمزۃٍ

غیر منصرف اسماء کی پانچویں قسم، وہ اسماء ہیں، جن کے آخر میں، الف اور ہمزہ زائد ہوتا ہے۔ یہ الف ممدودہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور الف مقصورہ بھی۔ یہ دو صورتوں میں ہوتا ہے۔ جمع ہونے کی صورت میں، یا تانیث کی صورت میں۔

ان اسماء کے غیر منصرف ہونے کے لیے، دو شرطیں ہیں۔

۱۔ اولاً یہ کہ جمع ہو اور ثانیاً یہ کہ الف ھمزہ زائد بھی ہو۔

۲۔ اسی طرح اولاً یہ کہ مونث ہو اور ثانیاً یہ کہ الف ھمزہ زائد بھی ہو۔

دونوں صورتوں میں اسم غیر منصرف ہوتا ہے۔

اسم جمع غیر منصرف

۱۔ اسم جمع الف ممدودہ:

درج ذیل اسماء غیر منصرف ہیں۔ یہ جمع بھی ہیں، اور ان کے آخر میں، الف ممدودہ بھی ہے۔ جیسے:

جُبَنَاءُ ، رُفَقَاءُ ، سِينَاءُ ، آغْنِيَاءُ ، فُقَرَاءُ ، عُلَمَاءُ

وُزَرَاءُ ، عَفْرَاءُ ، صَحْرَاءُ

۲۔ اسم جمع الف مقصورہ: درج ذیل اسماء، غیر منصرف ہیں۔

یہ جمع بھی ہیں، اور ان کے آخر میں، الف مقصورہ بھی ہے جیسے کُسَالَی (کَسْلَان کی جمع)

حُیَارَیٰ (حیران کی جمع) سُکَارَیٰ (سُکْران کی جمع)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم مونث غیر منصرف

۳۔ اسم مونث الف ممدودۃ درج ذیل اسماء، غیر منصرف ہیں۔
یہ مونث بھی ہیں، اور ان کے آخر میں، الف ممدودہ بھی ہے۔ جیسے:

حَمْرَاءُ (اَحْمَرُ کا مؤنث) ، خَضْرَاءُ (اَخْضَرُ کا مؤنث)
زَرْقَاءُ (اَزْرَقُ کا مؤنث) ، صَفْرَاءُ (اَصْفَرُ کا مؤنث)
(اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ) (البقرۃ: ۶۹)

۴۔ اسم مونث الف مقصورۃ: درج ذیل اسماء غیر منصرف ہیں۔
یہ مؤنث بھی ہیں اور ان کے آخر میں، الف مقصورہ بھی ہے۔ جیسے

نُعْمٰی غَضْبٰی حَیَارٰی مَرْضٰی حُبْلٰی

اسم غیر منصرف میں استثناء

"غیر منصرف" اسم، چار صورتوں میں "منصرف" ہو جاتا ہے۔

۱۔ غیر منصرف، منصرف ہو جاتا ہے، جب اس پر "ال" لگ جائے۔ جیسے:

(وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ) (البقرۃ: ۱۸۷)
"اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو، تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو"
(یہاں اَلْمَسَاجِدِ مجرور ہے، غیر منصرف ہے، اصولاً اس پر زیر نہیں آنا چاہیے۔ لیکن چونکہ اس پر اَل لگ گیا ہے اس لیے منصرف ہو گیا ہے۔)

۲۔ غیر منصرف، منصرف ہو جاتا ہے، جب وہ مضاف ہو جائے۔ جیسے:

(لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ) (التین: ۴)
"ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مثال میں اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ، مرکب اضافی ہے اور اَحْسَنِ مضاف ہے۔ اَحْسَن اگرچہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہے اور اس کو غیر منصرف ہونا چاہیے، لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ حالتِ جر میں ہونے کی وجہ سے، نون پر زبر نہیں ہے، بلکہ زیر آگئی ہے۔

(یہ غیر منصرف اسم، مضاف ہونے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔

۳۔ غیر منصرف، منصرف ہو جاتا ہے، جب نکرہ کے طور پر استعمال ہو۔

رأیتُ **عُثْمَانًا** "میں نے، کسی ایک عثمان کو دیکھا"

یہاں عُثْمَانُ غیر منصرف ہونے کے باوجود، تنوین کے ساتھ آیا ہے۔ اس لیے کہ یہاں یہ عَلَم نہیں ہے، معرفہ نہیں ہے، بلکہ نکرہ ہے۔

۴۔ غیر منصرف، منصرف ہو جاتا ہے، جب شعری ضرورت ہو۔ جیسے:

وَكَأْسٍ قَدْ شَرِبْتُ **بِبَعْلَ بَكٍّ** (عمرو بن کلثوم)

(یہاں بَعْلَ بَكٍّ غیر منصرف ہے، لیکن شاعر عمرو بن کلثوم نے، ضرورتِ شعری کے تحت، اس کو تنوین کے ساتھ استعمال کیا ہے۔)

کچھ اور مثالیں

۱۔ (اَلَيْسَ اللّٰهُ **بِاَحْكَمِ** الْحٰكِمِيْنَ) (التین: ۸) "کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے"؟

(اس مثال میں بھی اَحْكَمُ، اَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔ لیکن مضاف ہونے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔ اَحْكَمُ کی میم کے نیچے زیر آگئی ہے۔)

۲۔ (يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ **الصَّوَاعِقِ**) (البقرۃ: ۱۹)

"یہ منافق لوگ، بجلی کے کڑاکے سن کر (اپنی جانوں کے خوف سے) اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونسے لیتے ہیں"

(اس مثال میں بھی، صَوَاعِق، فَوَاعِلُ کے وزن پر ہے۔ مُنْتَهَى الْجُمُوْع ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس سے پہلے اَلْ آ جانے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔ اَلصَّوَاعِقِ کی قاف کے نیچے زیر آ گئی ہے۔)

غیر منصرف اسماء کی اعرابی حالتیں۔ ایک نظر میں

غیر منصرف کی قسم اور اس کے اسباب	رفع	نصب	جر
دو (۲) اسباب سے غیر منصرف			
۱۔ علم + عجمی	ابراھیمُ	ابراھیمَ	ابراھیمَ
علم + مذکر عاقل بالتاء	معاویةُ	معاویةَ	معاویةَ
علم + مؤنث عاقل بالتاء	عائشةُ	عَائشةَ	عائشةَ
علم + بالف ونون	عثمانُ	عثمانَ	عثمانَ
علم + نُعَلُ کے وزن پر	عُمَرُ	عُمَرَ	عُمَرَ
علم + ترکیب	حَضَرَموتُ	حَضَرَموتَ	حَضَرَموتَ
صفت + مشابہ بفعل	اَحْسَنُ	اَحسَنَ	اَحْسَنَ
علم + فعل مضارع	يَزِيْدُ	يَزِيْدَ	يَزِيْدَ
علم + فعل ماضی	شَمَّرُ	شَمَّرَ	شَمَّرَ
علم + اَفْعَلُ کا وزن	اَحْمَدُ	اَحْمَدَ	اَحْمَدَ
الف لام کے ساتھ استثناء	الاَحْسَنُ	الاَحْسَنَ	الاَحْسَنِ
مضاف کی حالت میں استثناء	اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ	اَحْكَمَ الْحٰكِمِيْنَ	اَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ
۲۔ صفت + الف نون زائد (وزن فَعلانُ)	غَضْبَانُ	غَضْبَانَ	غَضْبَانَ
اسمِ صفت + مذکر	اَسْوَدُ	اَسْوَدَ	اَسْوَدَ
اسم صفت + مؤنث	سَوْدَاءُ	سَوْدَاءَ	سَوْدَاءَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو (۲) اسباب سے غیر منصرف			
۳۔ وصف معدول + فُعَالُ	عُشَارُ	عُشَارَ	عُشَارَ
وصف معدول + مَفْعَلُ	مَعْشَرُ	مَعْشَرَ	مَعْشَرَ
وصف معدول + فُعَلُ	اُخَرُ	اُخَرَ	اُخَرَ
صرف ایک سبب سے غیر منصرف			
۴۔ منتھی الجموع۔ مَفَاعِلُ	مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	مَسَاجِدَ
منتھی الجموع۔ مَفَاعِيلُ	مَصَابِيحُ	مَصَابِيحَ	مَصَابِيحَ
صرف ایک سبب سے غیر منصرف			
۵۔ جمع بالف وھمزہ	فُقَرَاءُ	فُقَرَاءَ	فُقَرَاءَ
جمع (مقصورہ)	کُسَالٰی	کُسَالٰی	کُسَالٰی
مؤنث بالف وھمزہ	حَمْرَاءُ	حَمْرَاءَ	حَمْرَاءَ
مونث (مقصورہ)	حُبْلٰی	حُبْلٰی	حُبْلٰی
جب غیر منصرف اسم، منصرف ہو جاتا ہے			
الْ کے ساتھ	اَلْمَسَاجِدُ	اَلْمَسَاجِدَ	اَلْمَسَاجِدِ
مضاف کے ساتھ	اَحْسَنُ تَقْوِيْمٍ	اَحْسَنَ تَقْوِيْمٍ	اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ
استعمال نکرہ میں	حَسَّانٌ	حَسَّانًا	حَسَّانٍ
ضرورتِ شعری پر	بَعْلَ بَكٌّ	بَعْلَ بَكًّا	بَعْلَ بَكٍّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم غیر منصرف کی قرآنی مثالیں

۱۔ (لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي **مَوَاطِنَ** كَثِيرَةٍ) (التوبۃ : ۲۵)

"اللہ (اس سے پہلے) بہت سے مواقع پر، تمہاری مدد کر چکا ہے۔"

(یہاں مَوَاطِنَ ، منتھی الجموع مَفَاعِلُ کے وزن پر ہے)

۲۔ (وَ **مَسٰكِنَ** طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ) (التوبۃ : ۷۲)

"اور پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی، سدا بہار باغوں میں"

(یہاں مَسٰكِنَ ، منتھی الجموع مَفَاعِلُ کے وزن پر ہے)

۳۔ (وَجَعَلَ لَهَا **رَوَاسِيَ**) (النمل : ۶۱) "اور اس میں، (پہاڑوں کی) میخیں گاڑ دیں"

(یہاں رَوَاسِيَ، منتھی الجموع فَوَاعِلُ کے وزن پر ہے)

۴۔ (عَلَى **الْأَرَائِكِ** يَنْظُرُونَ) (المطففین : ۳۵)

"مسندوں پر بیٹھے ہوئے، ان کا حال دیکھ رہے ہیں"

(یہاں الْأَرَائِكِ ، منتھی الجموع فَعَائِلُ کے وزن پر ہے،

لیکن الْ کے آنے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔)

۵۔ (وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا **بِمَصَابِيحَ**) (الملک : ۵)

"ہم نے تمہارے قریب کے آسمان کو عظیم الشان چراغوں سے آراستہ کیا ہے"

(یہاں بِمَصَابِيحَ ، منتھی الجموع مَفَاعِيلُ کے وزن پر مجرور ہے۔)

۶۔ (وَجَعَلْنٰهَا رُجُومًا **لِلشَّيٰطِينِ**) (الملک : ۵)

"اور انہیں شیاطین کو مار بھگانے کا ذریعہ بنا دیا ہے"

(یہاں لِلشَّيٰطِينِ ، منتھی الجموع فَعَالِيلُ کے وزن پر مجرور ہے۔

لیکن الْ کے آنے کی وجہ سے منصرف ہو گیا ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مَا هٰذِهِ **التَّمَاثِيلُ** الَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ) (الانبیاء: ۵۲)

"یہ مورتیاں کیسی ہیں؟ جن کے تم لوگ، گرویدہ ہو رہے ہو"

(یہاں التَّمَاثِيلُ، منتهی الجموع فَعَالِيلُ کے وزن پر ہے۔)

۷۔ (وَلِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ **جَهَنَّمَ**) (الملك: ۶)

"جن لوگوں نے، اپنے رب سے کفر کیا ہے، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے"

(یہاں جَهَنَّمَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + مونث سماعی ہے)

۸۔ (يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ بِاَكْوَابٍ وَّ **اَبَارِيْقَ** وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ)

(الواقعة: ۱۷)

"ان کی مجلسوں میں، ابدی لڑکے، شراب چشمۂ جاری سے لبریز پیالے اور کنٹر اور ساغر لیے، دوڑتے پھرتے ہوں گے"

(یہاں اَبَارِيْقَ، منتهی الجموع فَعَالِيلُ کے وزن پر ہے۔)

۹۔ (وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا **اَبَابِيْلَ**) (الفيل: ۳)

"اور ان پر، پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیجے۔"

(یہاں اَبَابِيْلَ، منتهی الجموع فَعَالِيلُ کے وزن پر ہے۔)

۱۰۔ (هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ **فِرْعَوْنَ** وَ **ثَمُوْدَ**) (البروج: ۱۸-۱۷)

"کیا تمہیں لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟ فرعون اور ثمود کے (لشکروں کی)"

(یہاں فِرْعَوْنَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + عجمی ہے)

۱۱۔ (وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ **اِسْمٰعِيْلَ**) (مریم: ۵۴) "اور اس کتاب میں، اسماعیل کا ذکر کرو"

(یہاں اِسْمٰعِيْلَ دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + عجمی ہے)

۱۲۔ (وَجَآءَ اِخْوَةُ **يُوْسُفَ**) (یوسف: ۵۸) "اور یوسف کے بھائی (مصر) آئے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یہاں یُوسف دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + عجمی ہے)

۱۳۔ (شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ) (البقرۃ : ۱۸۵)

"رمضان، وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا"

(یہاں رَمَضَانَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + الف نون زائدہ کے ساتھ ہے، مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے۔)

۱۴۔ (وَوَهَبْنَا لَهٗ إِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ أَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ٥ (الانعام : ۸۴)

"پھر ہم نے، ابراہیمؑ کو، اسحٰق اور یعقوبؑ جیسی اولاد دی، اور ہر ایک کو راہِ راست دکھائی (وہی راہِ راست جو) اس سے پہلے نوحؑ کو دکھائی تھی اور اسی کی نسل سے ہم نے داؤدؑ، سلیمانؑ۔ ایوبؑ، یوسفؑ، موسٰیؑ اور ہارونؑ کو ہدایت بخشی۔ اسی طرح ہم نیکو کاروں کو ان کی نیکی کا بدلہ دیتے ہیں۔ (۸۴)

وَزَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ إِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ٥ (الانعام : ۸۵)

(اسی کی اولاد سے) زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسٰیؑ اور الیاسؑ کو (راہ یاب کیا)۔ ہر ایک ان میں سے صالح تھا۔ (۸۵)

وَ إِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ وَلُوْطًا وَّ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ٥) (الانعام : ۸۶)

اسی کے خاندان میں، اسماعیلؑ، الیاسؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو راستہ دکھایا، اور ان میں سے ہر ایک کو، ہم نے تمام دنیا والوں پر فضیلت عطا کی۔ (۸۶)

۱۵۔ (وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ) (لقمٰن : ۱۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور ہم نے، لقمان کو حکمت عطا کی تھی۔"

(یہاں لُقْمَانَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + الف نون زائدہ کے ساتھ ہے۔)

۱۶۔ (اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ **عِمْرَانَ**) (آل عمران: ۳۵) "جب عمران کی عورت، کہہ رہی تھی۔"

(یہاں عِمْرَانَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم عجمی ہے + الف نون زائد ہے

مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے۔)

۱۷۔ (وَاِذْ قَالَ **عِیْسَی** ابْنُ **مَرْیَمَ**) (الصف: ۶)

"اور یاد کرو! عیسیٰؑ ابن مریم کی وہ بات، جو انہوں نے کہی تھی۔"

(یہاں مَرْیَمَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، علم ہے + مونث حقیقی ہے،

مضاف الیہ ہے اور مجرور ہے۔)

۱۸۔ (اِنَّھَا بَقَرَۃٌ **صَفْرَآءُ**) (البقرۃ: ۶۹) "یہ زرد رنگ کی گائے ہے۔"

(یہاں صَفْرَآءُ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، صفت ہے + الف ممدودہ

زائدہ کے ساتھ ہے۔)

۱۹۔ (فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَاءِ **مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ**) (النساء: ۳)

"جو عورتیں تم کو پسند آئیں، ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار نکاح کر لو۔"

(یہاں مَثْنٰی وَ ثُلَاثَ وَ رُبَاعَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہیں۔ تینوں صفتِ معدول

ہیں + پہلا مَفْعَلُ کے وزن پر، دوسرا اور تیسرا فُعَالُ کے وزن پر ہے۔)

۲۰۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْٓ

اَجْنِحَۃٍ **مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ**) (فاطر: ۱)

"تعریف اللہ کے لیے ہے، جو آسمانوں اور زمینوں کا بنانے والا، اور فرشتوں کو پیغام رساں

مقرر کرنے والا ہے (ایسے فرشتے) جن کے دو دو، تین تین اور چار چار بازو ہیں۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔ (لَا تَسْئَلُوا عَنْ | اَشْيَاءَ | إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ) (المائدۃ: ۱۰۱)

"ایسی باتیں نہ پوچھا کرو! جو تم پر ظاہر کر دی جائیں، تو تمہیں ناگوار ہوں۔"

(شیءٌ کی جمع، ہمزہ اصلیہ ہے لیکن بطور استثناء غیر منصرف ہے۔)

۲۲۔ (إِنْ هِيَ إِلَّا | اَسْمَاءٌ | سَمَّيْتُمُوهَا اَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ) (النجم: ۲۳)

"دراصل یہ کچھ بھی نہیں ہیں، مگر بس چند نام! جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے، رکھ لیے ہیں۔"

(اسماءٌ اسم کی جمع ہے (مادہ س م و) اس کا ہمزہ زائد نہیں ہے، اس لیے یہاں اسماءٌ پر تنوین آئی ہے، یہ منصرف ہے۔)

۲۳۔ (وَلَمَّا رَجَعَ | مُوسٰى | إِلٰى قَوْمِهِ | غَضْبَانَ | اَسِفًا) (الاعراف: ۱۵۰)

"اور جب موسیٰ، غصے اور رنج کی حالت میں، اپنی قوم کی طرف پلٹے۔"

(یہاں غَضْبَانَ، دو اسباب سے غیر منصرف ہے، فَعْلَانُ کے وزن پر صفت ہے + الف نون زائدہ کے ساتھ ہے۔)

۲۴۔ (فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ | اُخَرَ |) (البقرۃ: ۱۸۵)

"تو وہ دوسرے دنوں میں، اتنی ہی تعداد پوری کر لے۔"

(یہاں اُخَرَ، کے دو اسباب ہیں، معدول ہے + فُعَلُ کے وزن پر ہے۔)

۲۵۔ (وَقَالَ ادْخُلُوا | مِصْرَ | إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِيْنَ) (یوسف: ۹۹)

"اور کہا: تم سب ملک مصر چلو، اللہ نے چاہا تو امن چین سے رہو گے۔"

۲۶۔ (اِهْبِطُوا | مِصْرًا | فَإِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ) (البقرۃ: ۶۱)

"کسی شہری آبادی میں جا رہو، جو کچھ تم مانگتے ہو، وہاں مل جائے گا۔"

(اوپر کی دو مثالوں پر غور کیجیے۔ پہلی مثال میں ملکِ مصر مراد ہے۔ اس لیے یہ غیر منصرف استعمال ہوا ہے۔ دوسری مثال میں، کوئی شہر مراد ہے، اس لیے اس پر تنوین آئی ہے اور یہ منصرف ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ اسم غیر منصرف

اسمائے غیر منصرف، ایک علت کی وجہ سے، غیر منصرف ہوتے ہیں، یا پھر دو علتوں کی وجہ سے یہاں خلاصے میں ان کی ایک ایک مثال پر غور فرمائیے۔

ایک علت کے سبب غیر منصرف اسماء کی قسمیں

۱۔ الف تانیث مقصورۃ کے سبب : جیسے فُرَادٰی

۲۔ الف تانیث ممدودۃ کے سبب : جیسے سیناء

۳۔ جمع مکسر میں سے مُنْتَهَى الْجُمُوع کے سبب :

۱۔ جن کا تیسرا حرف الف ہو، اس کے بعد دو اور حروف ہوں۔

جیسے : نَعَائل، حَدَائِقُ، صَوَاعِقُ، مساجدُ، مدارسُ

۲۔ جن کا تیسرا حرف الف ہو، اس کے بعد تین اور حروف ہوں۔

اور آخری تین حروف میں، تین کا درمیانی ساکن ہو۔

جیسے : نعالیلُ، مَحَاریبُ، تَمَاثِیلُ، مَصَابِیحُ

دو علتوں کے سبب غیر منصرف اسماء کی قسمیں

دو علتوں کے سبب، غیر منصرف اسماء کی قسمیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ جب اسم، تائے تانیث کے ساتھ ہو، اور دوسری عِلّت علَم (مونث عاقل یا مذکر عاقل) ہو۔ جیسے : بَكَّةُ، عائشةُ، طَلْحَةُ

تائے تانیث + علم تائے تانیث + مونث عاقل تائے تانیث + مذکر عاقل

۲۔ جب اسم، فعل کے وزن پر ہو، اور عَلَم یا صفت دوسری عِلّت ہو۔ جیسے :

یَزِیْدُ، اَحْمَدُ، اَحْسَنُ

علم + وزنِ فعل، علم + وزنِ فعل، صفت + وزنِ فعل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ جب اسم، علَم ہو اور اس کے ساتھ دوسری عِلّت عجمی بھی ہو۔ جیسے:

اسحٰقُ	یَعْقُوبُ
علم + عجمی	علم + عجمی

۴۔ جب اسم، علَم بھی ہو اور اس کے ساتھ دوسری عِلّت الف نون زائد بھی ہو۔ جیسے:

عثمانُ	سَلْمانُ
عَلَم + الف نون زائد	عَلَم + الف نون زائد

۵۔ جب اسم، عَلَم بھی ہو اور اس کے ساتھ دوسری عِلّت مرکب بھی ہو۔ جیسے:

قاضی خان	سِیبَ وَیہِ
عَلَم + ترکیب	عَلَم + ترکیب

۶۔ جب اسم، عَلَم بھی ہو، اور دوسری عِلّت، فُعَلُ کا وزن ہو۔ جیسے:

عُمَرُ	زُفَرُ
عَلَم + وزن فُعَلُ	عَلَم + وزن فُعَلُ

۷۔ جب اسم، صفت (معدول) بھی ہو، اور دوسری علت فُعَالُ کا وزن ہو۔ جیسے:

رُبَاعُ	ثُلَاثُ
صفت + وزنِ فُعَالُ	صفت + وزنِ فُعَالُ

۸۔ جب اسم، صفت (معدول) بھی ہو، اور دوسری علت مَفْعَلُ کا وزن ہو۔ جیسے:

مَثْنٰی	مَثْلَثُ	مَخْمَسُ
صفت + وزنِ مَفْعَلُ	صِفت + وزنِ مَفْعَلُ	صفت + وزنِ مَفْعَلُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقسامِ خمسہ، غیر منصرف

یہاں خلاصہ میں مولانا حمید الدین فراہیؒ کے منظوم قواعد تحفۃُ الاعراب کا متعلقہ حصہ درج کیا جاتا ہے۔ اسے زبانی یاد کر لیجیے۔

اوّلاً غیر منصرف ہے عَلَم — جب ہو بیگانہ، جس طرح سَنْجَر

یا کہ آخر میں ۃ ہو جوں طَلْحَۃ — یا مؤنث ہو جس طرح سے سَقَر

یا ہو آخر میں ان، جُوں عُثْمَان — یا بوزنِ فعل ہو، جیسے عُمَر

یا کہ مَعْدِ یکَرِب سی ہو ترکیب — یا ہو دراَصْل فِعل، چوں شَمَّر

ثانیاً وَصْف جبکہ ہو نعلان — اور مؤنث ہو وَزنِ فَعْلیٰ پر

یا ہو اَفْعَل کہ اصل میں ہو صِفت — مثلاً اَحْمَد، اَسْوَد و اَحْمَر

ثالثاً عَدْل جوں اُخَر و جُمَعُ — یا کُتَعُ اور بُتَعُ بُصَعُ و سَحَر

اور احاد سے یوں ہی تا بہ عُشَار — اور مَوْحَد سے یوں ہی تا مَعْشَر

رابعاً منتھی الجُمُوع کے وَزن — ان کے آخر میں ۃ نہ آئے اگر

جوں قَوَارِیر جمعِ قَارُوْرَۃ — اور عَسَاکِر جماعت عَسْکَر

خَامِسًا جب زِیادہ آخر میں — الف و ھمزہ دونوں آئیں نظر

منصرف ہوں گے سب یہ جب ہوں مضاف — یا ہو آل ان پہ یا ہو وَزنِ اَقْصُر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۴۶

تَوَابِعُ Followers

۱۔ تابع وہ لفظ ہے، جو اپنے سابق یعنی متبوع کی پیروی کرے، اعراب کے لحاظ سے تابع کا اعراب بھی، وہی ہوتا ہے، جو متبوع کا ہوتا ہے۔

۲۔ توابع (تابع کی جمع) کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ بدل ۲۔ عطفِ بیان ۳۔ تاکید ۴۔ صفت ۵۔ عطفِ نسق

بدل کی مثال: قَالَ أَبُوحَفْصٍ عُمَرُ

مرفوع متبوع مبدل مِنْه — مرفوع تابع بدل

عطف بیان کی مثال: يُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيْدٍ

مجرور متبوع — مجرور تابع عطف بیان

تاکید کی مثال: كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا

منصوب متبوع مؤکد — تابع تاکید منصوب

صفت کی مثال: وَهٰذَا كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ

مرفوع متبوع موصوف — مرفوع تابع صفت

عطف نسق کی مثال: اسكن أَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ (البقرۃ: ۳۵)

متبوع — تابع

معطوف علیہ — معطوف

مرفوع — مرفوع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۴۷

اسمِ بَدَل Substitute

۱۔ اسم بدل پہلا تابع ہے، جو اپنے متبوع کی پیروی کرتا ہے۔ بعض اوقات دو (۲) الفاظ یکے بعد دیگرے اس طرح استعمال کیے جاتے ہیں کہ پہلا لفظ (Antecedent) مقصود نہیں ہوتا، بلکہ دوسرا لفظ مقصود ہوتا ہے۔ پہلے لفظ کو مُبْدَلُ مِنْهُ کہتے ہیں اور دوسرے کو بَدَلُ کہتے ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رکھیے کہ اس طرح کے طرز کلام میں، جو بات پہلے لفظ سے منسوب کی جاتی ہے، اسکی نسبت فی الواقع، دوسرے لفظ یعنی اسم بدل سے متعلق ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

(وَاَرْسَلْنَا) اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا) (ھود : ۶۱)

مبدل منه — بدل

"اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی، حضرت صالحؑ کو (رسول بنا کر بھیجا)۔"

(یہاں اصل مقصودِ بیان، دوسرا لفظ صَالِحًا ہے، یعنی ہم نے قوم ثمود کی طرف، حضرت صالح کو بحیثیت رسول بھیجا۔ یہاں مقصود بیان پہلا اسم اَخَاهُمْ، اس کے اپنے بھائی، نہیں ہے، بلکہ صالحؑ ہیں۔)

۲۔ اسم بدل کی چار قسمیں ہیں۔

بَدَلُ الْكُلِّ — بَدَلُ الْبَعْضِ — بَدَلُ الْاِشْتِمَالِ — بَدَلُ الْغَلَطِ

۳۔ بَدَلُ الْبعض اور بَدَلُ الاشتمال میں، ایک اسم ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو پہلے اسم کی طرف لوٹایا جاسکے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ بَدَلُ الغلط، میں مُبْدَل منهُ غلطی سے زبان پر آجاتا ہے، چنانچہ بولنے والے کیلئے ضروری ہوجاتا ہے کہ وہ اسمِ بدل استعمال کرکے اپنی غلطی کو درست کرلے۔

۵۔ | اسمِ بَدَل | اور | اسمِ مُبْدَل مِنْهُ | میں، بعض اوقات ایک اسم نکرہ اور دوسرا معرفہ ہوسکتا ہے۔

۶۔ اگر مُبْدَل مِنْهُ معرفہ ہو اور اسمِ بَدَل نکرہ ہو، تو اسم بدل کے لیے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ، کوئی صفت بھی موجود ہو۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

(لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ)

مُعرّف مبدل منه — نکرہ اسم بدل + صفت + صفت

"ہم اسکی پیشانی کے بال، پکڑ کر کھینچیں گے، اس پیشانی کو، جو جھوٹی اور سخت خطاکار ہے" (العلق : ۱۶-۱۵)

۷۔ بدل کے الفاظ، عموماً اسم پر مشتمل ہوتے ہیں، لیکن بدل، اسم کے علاوہ، فعل اور جملہ بھی ہوسکتا ہے۔ مثالیں آگے آرہی ہیں۔

۸۔ مبدل مِنه اور اسم بدل دونوں یکساں اعراب رکھتے ہیں۔

اوپر کی مثال میں، نَاصِيَةٍ دونوں جگہ مجرور ہے۔

۹۔ بدل کا مقصد، کسی حکم کے ثبوت کو، اہتمام کے ساتھ بیان کرنا ہوتا ہے۔

بَدَلُ الْكُلِّ — Total Substitution

بَدَلُ الکُل، ایسا اسم بدل ہے، جو مبدل منه ہی ہو۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ (وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ آزَرَ

مُبْدَلٌ منه — بدل کُل

"حضرت ابراہیمؑ نے، اپنے والد آزر سے کہا" (یہاں مبدل منہ اور بدل، دونوں مجرور ہیں۔)
یہاں ابراہیمؑ کے والد اور آزر دونوں سے مراد، ایک ہی ہستی ہے۔ یہ دونوں لفظ، ایک دوسرے کا عین ہیں۔ اور ایک دوسرے کے، کلی طور پر قائم مقام ہیں۔ اس لیے دوسرا اسم بدلِ کُل کہلاتا ہے۔

دیگر مثالیں

۲۔ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٌّ "مومنین کے امیر، حضرت علیؓ نے فرمایا"
(یہاں مبدل منہ اور بدل، دونوں مرفوع ہیں۔)

۳۔ هٰذَا كِتَابُ اَخِيْكَ حُسَيْنٍ "یہ کتاب، آپ کے بھائی، حسین کی ہے"
(یہاں مبدل منہ اور بدل، دونوں مجرور ہیں۔)

۴۔ قَالَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ "مومنین کی ماں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا"

۵۔ جَاءَ زَيْدٌ اَبُوْعَبْدِاللهِ ۶۔ عَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ ۷۔ الْكَلِيْمُ مُوْسٰى

۸۔ قَالَ اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (تینوں مرفوع ہیں)

نوٹ:۔ بعض علماء نے، بدل الکل کی بعض صورتوں کو، عطفِ بیان قرار دیا ہے۔)
ابنُ کے تینوں اعراب کے بارے میں تفصیل آگے آرہی ہے۔

بَدَلُ الْبَعْضِ Partial Substitution

بَدَلُ الْبَعْضِ، وہ اسم بدل ہوتا ہے، جو مبدل منہ کا، ایک حصہ یا جزو ہوتا ہے، کُل نہیں ہوتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے۔

۱۔ (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

مُبْدَل منہ — بدل البعض

" لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے، جو اس کی طرف راستے کی استطاعت رکھتا ہو۔" (آل عمران: ۹۷)

پہلے عَلَى النَّاسِ کے الفاظ استعمال کیے گئے۔ اور اس کے بعد، دوسرے لفظ مَنِ اسْتَطَاعَ میں یہ بتایا گیا کہ صرف ان لوگوں پر حج فرض ہے جو استطاعت رکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بدلِ کل نہیں ہے، بلکہ بدلِ بعض ہے۔

۲۔ (قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ، نِصْفَهُ) (المزمل: ۲-۳)

" کھڑے رہا کرو، رات کو، مگر کم، اس کا نصف "

(اس مثال میں نِصْفَهُ کی ضمیر اللَّيْلَ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

۳۔ قُطِعَتِ الشَّجَرَةُ فُرُوعُهَا

" درخت کاٹ دیے گئے (میرا مطلب ہے) اُس کی شاخیں "

۴۔ قَضَيْتُ الدَّيْنَ ثُلُثَهُ

" میں نے قرض ادا کر دیا، (میرا مطلب ہے) قرض کا ایک تہائی "

۵۔ نَظَرْتُ إِلَى السَّفِينَةِ شِرَاعِهَا

" میں نے جہاز کی طرف دیکھا، (میرا مطلب ہے) بادبان کی طرف "

۶۔ تَهَدَّمَ الْبِيعَةُ مَنَارَتُهُ

گرجا گر گیا، (میرا مطلب ہے) اس کا مینار "

۷۔ تَمَزَّقَ الْكِتَابُ غِلَافُهُ

" کتاب پھٹ گئی، (میرا مطلب ہے) اُس کی جلد "

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(نوٹ کیجئے کہ اوپر کی تمام مثالوں میں، اسم بدل کے ساتھ ایک ضمیر ہے، جو مبدل منہ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

بَدَلُ الِاشتِمَال — Constitutional Substitution

بدل الاشتمال، ایک ایسا اسم بدل ہے، جو نہ تو بدل کُلّ ہے اور نہ بدل بعض۔ یعنی یہ نہ تو مبدل منہ ہی ہے۔ اور نہ یہ مُبْدَل منہ کا حصہ ہے، بلکہ یہ ایک ایسا اسم بدل ہوتا ہے، جس کا مُبْدَل مِنْه سے کوئی تعلق، رشتہ یا نسبت ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ (يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ) (البقرة: ۲۱۷)

مُبْدَل منه — بدل الاشتمال

"وہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں، حرام مہینے کے بارے میں، اس (ماہ) میں جنگ و قتال کے بارے میں"

یہاں حرام مہینے میں جنگ، حرام مہینے کا حصہ، یا جزو نہیں ہے۔ بلکہ دونوں کے درمیان ایک تعلق پایا جاتا ہے۔ اس لیے یہ بَدَلُ الاشتمال کہلاتا ہے۔

۲۔ سَمِعْتُ الشَّاعِرَ إِنْشَادَهُ

"میں نے شاعر کو سنا، (میرا مطلب ہے) اُس کے نغمے"

۳۔ عَجِبْتُ مِنْ خَالِدٍ شُجَاعَتِهٖ

میں خالد پر حیران رہ گیا (میرا مطلب ہے) اسکی بہادری اور شجاعت پر۔

۴۔ تَضَوَّعَ الْبُسْتَانُ أَرِيْجُهُ

"باغیچہ مہک گیا، (میرا مطلب ہے) اُس کی خوشبو"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(نوٹ کیجئے کہ اوپر کی تمام مثالوں میں بھی، اسم الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہے، جو مبدل منہ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

۵۔ (قُتِلَ أَصْحٰبُ الْأُخْدُودِ **النَّارِ** ذَاتِ الْوَقُودِ) (البروج: ۴-۵)

"مارے گئے گڑھے والے (وہ گڑھا جس میں تھی) آگ ایندھن والی"

(اس مثال میں ضمیر محذوف ہے۔ اسکی تقدیر النَّارُ فِیهِ ہے۔)

۶۔ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً **اِثْنَيْنِ** بِوَاحِدٍ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے بدلے جانور کی خرید و فروخت سے منع فرمایا، جب وہ بطور نسی ہو، ایک کے بجائے، دو جانور"

بَدَلُ الْغَلَطِ Corrective Substitution

بَدَلُ الْغَلَطِ (Substitute of Blunder)، وہ اسم بدل ہے، جو قائل کے منہ سے نکل جانے والے غلط لفظ کا، صحیح متبادل ہوتا ہے۔ گویا، کہنے والے کو احساس ہو جاتا ہے کہ اس کے منہ سے، ایک غلط لفظ نکل گیا ہے، چنانچہ وہ اسم بدل کے ذریعہ، اپنی غلطی کی اصلاح کرتا ہے۔ یہ اسم بدل بَدَلُ الْبَدَاء (Substitute of afterthought) بھی کہلاتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

قائل نے پہلے، چار قرُوشوں کا ذکر کیا، اسے فوراً احساس ہوا کہ اس نے کتاب تو چار ریالوں میں خریدی تھی۔ یہاں ریالات، بَدَلُ الْغَلَطِ ہے۔

۱۔ اِشْتَرَيْتُ الْكِتَابَ بِأَرْبَعَةِ **قُرُوشٍ**	**رِيَالَاتٍ**
مُبْدَلٌ منہ	بدلُ الغلط

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کتاب خریدی، چار قرش میں (غلط کہہ گیا) چار ریال میں۔

۲۔ قَدِمَ الاَمِیْرُ ، الوَزِیْرُ "امیر تشریف لے آئے، (غلط کہہ گیا) وزیر"

۳۔ اَعْطِ السَّائِلَ رَغِیْفًا ، دِرْهَمًا

سائل کو رغیف (روٹی) دے دو، (غلط کہہ گیا) ایک درہم دے دو۔

بدل کی قرآنی مثالیں

۴۔ (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ) (الفاتحہ: ۶-۷)

"ہماری رہنمائی فرما، سیدھے راستے کی طرف، ان لوگوں کا راستہ، جن پر تیرا انعام ہوا۔"

۵۔ (اِنَّكَ لَتَهْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ) (الشوریٰ: ۵۲-۵۳)

مبدل منہ — بدل کل

"یقیناً تم سیدھے راستے کی طرف، رہنمائی کر رہے ہو، اللہ کے راستے کی طرف۔"

۶۔ (لَعَلِّیْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ) (غافر: ۳۶-۳۷)

"(فرعون نے ہامان سے کہا، میرے لیے ایک بلند عمارت بنا دے) تاکہ میں راستوں تک پہنچ سکوں، آسمانوں کے راستوں تک۔"

فعل کے بدل کی مثال

بعض اوقات اسم کے بجائے، فعل، بدل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ) (الفرقان: ۶۸)

مُبدَل منہ — بدلِ فعل

"جو کوئی یہ کام کرے گا، وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا، اس کے لیے مکرر عذاب ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اس مثال میں، اَثَاثًا اسم ہے۔ اور یُضٰعَفْ فعل ہے۔)

جملے کے بدل کی مثال

بعض اوقات جملے کو بھی جملے سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے:

(اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ | اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ) (الشعراء: ۱۳۲-۱۳۳)

مُبْدَل منه — بدلِ جملہ

"وہ کچھ تمہیں دیا ہے، جو تم جانتے ہو، تمہیں جانور دیے، اولادیں دیں"

بدل کی کچھ اور قرآنی مثالیں

۱۔ (ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا | كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ) (المائدہ: ۷۱)

بدل البعض

"پھر وہ لوگ، اور زیادہ اندھے اور بہرے بنتے چلے گئے، (یعنی) ان میں سے اکثر"

۲۔ (لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا | لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ) (الاعراف: ۷۵)

بدل البعض

"(انہوں نے کہا) کمزور کیے گئے لوگوں سے، جو اُن میں سے ایمان لے آئے تھے"

۳۔ (وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ | دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ) (یوسف: ۲۰)

"آخر کار انہوں نے تھوڑی سی قیمت پر اسے بیچ ڈالا (یعنی) چند درہموں کے عوض"

۴۔ (فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ | نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ) (الحاقۃ: ۱۳)

"پھر جب صور میں، پھونک ماری جائے گی، (یعنی) ایک پھونک"

۵ (دُكَّتَا | دَكَّةً وَّاحِدَةً) (الحاقۃ: ۱۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"(زمین اور پہاڑوں کو) بالکل ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ صرف ایک چوٹ میں۔"

۶۔ (وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِىْ | اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ |) (یوسف ۱۲: ۳۸)

"اور میں نے پیروی کی، اپنے بزرگوں کے طریقے کی، ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی۔"

۷۔ (اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ) (الفجر: ۷-۶)

"تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے، کیا برتاؤ کیا؟ عاد کے ساتھ، (یعنی) اِرَم، اونچے ستونوں والوں کے ساتھ۔"

۸۔ (وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا | سُبُلًا |) (الانبیاء: ۳۱)

"اور ہم نے، اس میں کشادگی پیدا کر دی (یعنی) راستے بنا دیے۔"

۹۔ (اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ | جَنّٰتُ عَدْنٍ |) (الرعد: ۲۳-۲۲)

"انہی لوگوں کے لیے آخرت کا گھر ہے، (یعنی) باغ ہمیشگی کے۔"

۱۰۔ (اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ | قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ |) (التوبۃ: ۷۰)

"کیا ان لوگوں کو اپنے پیش رووں کی تاریخ نہیں پہنچی؟
نوحؑ کی قوم اور عاد و ثمود کی" (تاریخ)

۱۱۔ (ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا | كَلِمَةً طَيِّبَةً | كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ) (ابراھیم: ۲۴)

"اللہ نے دی ایک مثال (یعنی کلمۂ طیبہ کی (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے ایک اچھی ذات کا درخت۔"

۱۲۔ (جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا | الرَّحْمٰنِ |
(النباء: ۳۷-۳۶)

"جزا اور کافی انعام، تمہارے رب کی طرف سے، اس نہایت مہربان خدا کی طرف سے، جو زمین اور آسمانوں کا اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا مالک ہے، رحمٰن کی طرف سے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ (اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۙ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ) (الدخان: ۵۱-۵۲)

"خدا پرست لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں"

۱۴۔ (وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا) (الروم: ۳۱-۳۲)

"اور نماز قائم کرو، اور نہ ہوجاؤ! ان مشرکین میں سے، ان لوگوں میں سے، جنہوں نے اپنا اپنا دین، الگ بنا لیا ہے۔ اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں"

۱۵۔ (اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۙ جَنّٰتِ عَدْنِ ِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ)

"البتہ جو توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں اور نیک عمل اختیار کر لیں، وہ جنت میں داخل ہوں گے، اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہوگی۔ ان کے لیے، ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں، جن کا رحمان نے، اپنے بندوں سے درپردہ وعدہ کر رکھا ہے"

(مریم: ۶۰-۶۱)

ابن کے تین اعراب

احادیث کی اسناد میں ابنُ کا استعمال بہت عام ہے۔ ابنُ کے بعد کا اسم، بطورِ مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔ ابنُ کے تینوں اعراب کی ایک ایک مثال ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ أَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

یہاں مُوسٰی بھی مرفوع ہے اور اس کا بدل، ابن اسماعیل بھی۔ اسی طرح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعید بھی مرفوع ہے اور اس کا بدل، ابنُ جبیرٍ بھی۔ البتہ عَنْ کی وجہ سے آخری ابن مجرور ہے۔ ابن کے بعد آنے والے تمام مضاف الیہ مجرور ہیں۔

۲۔ حَدَّثَنَا ابو الیمانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ

قَالَ اَخْبَرَنِیْ | اَبُو اِدْرِیْسَ عَائِذُ اللّٰهِ بنُ عَبْدِاللّٰهِ | یہ مرفوع ہے۔

اَنَّ | عُبَادَةَ بنَ الصَّامِتِ | رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یہ اِنَّ کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۔ حَدَّثَنَا | سَعِیْدُ بنُ یَحْیٰی بنِ سَعِیْدٍ | الْقُرَشِیُّ (پہلا مرفوع دوسرا مجرور)

قَالَ حَدَّثَنَا | اَبُو بُرْدَةَ بنُ عَبْدِاللّٰهِ بنِ أَبِی بُرْدَةَ | (پہلا مرفوع دوسرا مجرور)

عَنْ أَبِی بُرْدَةَ عَنْ أَبِی مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۴۸

عطفِ بیان Explication

۱۔ عطفِ بیان، دوسرا تابع اسم ہے، جو متبوع کی پیروی کرتا ہے۔

۲۔ عطفِ بیان، وہ تابع اسم ہے، جو صفت بھی نہ ہو اور جو اپنے متبوع کی وضاحت بھی کرتا ہو۔ عطفِ بیان، کے تین (۳) مقاصد ہوتے ہیں:

۱۔ متبوع کی وضاحت اور تبیین

۲۔ متبوع کی تخصیص

۳۔ متبوع سے ابہام کا ازالہ اور تحدید

۱۔ عطفِ بیان برائے وضاحت

متبوع کی وضاحت اور تبیین کی مثال ملاحظہ فرمائیے۔

(وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا) (ھود : ۵۰)

متبوع — عطفِ بیان برائے وضاحت

"اور ہم نے (بھیجا) قومِ عاد کی طرف، ان کے بھائی ہود کو۔"

(بعض علماء نے عطفِ بیان کو، بدلِ کل قرار دیا ہے۔)

۲۔ عطفِ بیان برائے تخصیص

بعض اوقات عطفِ بیان، تخصیص کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجیے:

پہلے کَفَّارَۃٌ کا لفظ استعمال کیا گیا۔ جو عام تھا، جس سے ثابت ہوا کہ کفارہ ضروری ہے۔ پھر اس کے بعد، اس کا تابع طَعَامُ مَسٰكِيْنَ استعمال کیا گیا۔ جو عام کو خاص کر رہا ہے اور بتا رہا ہے کہ یہ کفارہ، چند مسکینوں کا کھانا ہے۔ جیسے:

۱۔ (كَفَّارَۃٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ) (المائدہ: ۹۵)

متبوع — تابع برائے تخصیص

"(احرام کی حالت میں شکار پر) کفارہ ہے، چند مسکینوں کا کھانا"

۲۔ (وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ) (ابراهيم: ۱۶)

متبوع — تابع برائے تخصیص

"اور اس کو پانی پلایا جائے گا، پیپ"

واضح ہو کہ یہاں تابع، متبوع کی صفت نہیں ہے۔ بلکہ تخصیص ہے، یعنی ایک خاص قسم کا مائع (Liquid)

نوٹ: بعض علماء کے نزدیک صَدِيْدٌ، عطفِ بیان نہیں بلکہ صفت ہے۔

۳۔ عطفِ بیان برائے اِزالۂ وہم

بعض اوقات عطف بیان، وہم دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل آیت پر غور کیجیے:

۱۔ (قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ)

متبوع — عطف بیان برائے اِزالۂ وہم (الاعراف: ۱۲۲)

"جادوگروں نے کہا: "ہم کائنات کے رب پر ایمان لائے، موسیٰ اور ہارونؑ کے رب پر"

جب جادوگروں نے کہا کہ ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے، تو یہ غلط فہمی ہو سکتی تھی کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب سے مراد، فرعون ہے، کیونکہ فرعون نے رب ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ عطفِ بیان سے واضح ہوگیا کہ جادوگر، فرعون پر نہیں، بلکہ موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لائے تھے۔

۴۔ (یُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ) (نور: ۳۵)

متبوع — عطفِ بیان برائے ازالۂ وہم

"وہ چراغ، ایک مبارک، درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے، زیتون (کے درخت کے تیل) سے"

بدل اور عطفِ بیان کا فرق

بدل اور عطف بیان میں فرق بہت مشکل ہے، پورا فرق قائل کی مراد معلوم کرنے کے بعد ہی ہوسکتا ہے، اگر ترکیب یا معنیٰ میں کوئی فساد نہ پیدا ہو تو عطفِ بیان کو بدل بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔

عطفِ بیان کی مثالیں

۱۔ (جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ) (المائدۃ: ۹۷)

"اللہ تعالیٰ نے کعبے کو (یعنی) بیتِ حرام کو (اجتماعی زندگی کے) قیام کا ذریعہ بنایا"

۲۔ (حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُولٌ مِّنَ اللّٰهِ) (البینۃ: ۲-۱)

"جب تک ان کے پاس دلیل روشن نہ آجائے (یعنی) اللہ کی طرف سے ایک رسول"

۳۔ (سَاٰتِيكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ اٰتِيكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ) (النمل: ۷)

"میں ابھی، یا تو وہاں سے کوئی خبر لے کر آتا ہوں، یا آگ (یعنی) انگارہ چن لاتا ہوں، تاکہ تم لوگ گرم ہو سکو"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۴۹

تاکید Confirmation

۱۔ اسم تاکید تیسرا تابع ہے، یہ اپنے متبوع کو مؤکد کرتا ہے۔

۲۔ تاکید کا مقصد، کلام میں زور پیدا کرنا اور سننے والوں کو اطمینان دلانا ہوتا ہے۔

اسم تاکید، سامع کے وہم اور شک کو رفع کرتا ہے۔

۳۔ تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ تاکید لفظی اور تاکید معنوی

۴۔ کسی اسم، فعل، حرف یا جملے کا اعادہ، تاکید لفظی کہلاتا ہے۔ جیسے:

(اَلْقَارِعَةُ | مَا الْقَارِعَةُ) (القارعة: ۱-۲)

"عظیم حادثہ۔ کیا ہے وہ عظیم حادثہ"

۵۔ جس کی تاکید کی جائے، اسے مُؤَکَّد کہتے ہیں۔ اسم موکد کے بعد، اسم تاکید استعمال کیا جاتا ہے

ذیل کی مثال میں اَلْاَمْرَ اسم موکد ہے اور کُلَّهٗ تاکید ہے۔

(قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ | كُلَّهٗ | لِلّٰهِ) (آل عمران: ۱۵۴)

متبوع موکد — تابع تاکید

"آپ کہہ دیجئے کہ اختیارات، سارے کے سارے، اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔"

۶۔ اسم تاکید کا اعراب بھی، متبوع کے مطابق ہوتا ہے۔ اوپر کی مثال میں اَلْاَمْرَ اور کُلَّهٗ

دونوں منصوب ہیں۔

۷۔ توکید کے الفاظ کے ساتھ، ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ اوپر کی مثال میں کُلَّهٗ کی ضمیر

ہٗ اَلْاَمْرَ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ تاکید معنوی کے لیے، درج ذیل الفاظ، بطور تابع استعمال کیے جاتے ہیں۔

نَفْسٌ عَيْنٌ كُلٌّ جَمِيْعٌ كِلَا كِلْتَا

أَجْمَعُ أَكْتَعُ أَبْصَعُ أَبْتَعُ

۹۔ نَفْسٌ اور عَيْنٌ سے اسم مثنیٰ کی تاکید، جمع کے الفاظ أَعْيُنٌ اور أَنْفُسٌ سے کی جاتی ہے۔ جیسے

جَاءَ الرَّجُلَانِ أَنْفُسُهُمَا — وہ دو (۲) آدمی خود آئے۔

جَاءَ الرَّجُلَانِ أَعْيُنُهُمَا — وہ دو (۲) آدمی خود آئے۔

۱۰۔ تاکید کے لیے، اسماء کے علاوہ، حروف إِنَّ، أَنَّ، لام ابتداء، حروف زائدہ قد، حروف تنبیہ، حروف قسم اور إِمَّا شرطیہ وغیرہ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔

واضح ہو کہ حروف تاکید جملے کے آغاز میں استعمال کیے جاتے ہیں جبکہ اسماء آخر میں۔

اسم سے تاکید لفظی — Verbal Corroboration

۱۱۔ بعض اوقات، اسم کا اعادہ کر کے، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا) (الفجر: ۲۱)

"ہرگز نہیں، جب زمین، پے در پے کوٹ کوٹ کر ریگزار بنا دی جائے گی۔"

۲۔ رَأَيْتُ التِّمْسَاحَ التِّمْسَاحَ — "میں نے دیکھا، مگر مچھ، مگر مچھ"

ضمیر سے تاکید لفظی

۱۲۔ بعض اوقات اسم ضمیر کا اعادہ کر کے، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ) (المائدۃ: ۱۱۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"(قیامت کے دن، حضرت عیسیٰ، اللہ تعالیٰ سے کہیں گے)
جب تو نے مجھے واپس بلا لیا تو ان لوگوں پر، تو ہی تو نگران تھا"
(اس مثال میں کُنْتَ ضمیر متصل ہے، اور اَنْتَ ضمیر منفصل ہے اور تاکید ہے۔)

۲۔ اِيَّاكَ اِيَّاكَ وَالنَّمِيمَةَ "بچیے! بچیے! چغلی سے"
(اس مثال میں، اِيَّاكَ ضمیر منصوب منفصل ہے۔ تاکید کے لیے دوبارہ آئی ہے۔)

اسم الفعل سے تاکید لفظی

۱۳۔ بعض اوقات اسمائے افعال کے اعادے سے، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ) (المؤمنون: ۳۶)
"بعید، بالکل بعید، یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے"

۲۔ حَذَارِ حَذَارِ مِنَ الْإِهْمَالِ
"بچو! بچو! وقت ضائع کرنے سے"

فعل سے تاکید لفظی

۱۴۔ بعض اوقات فعل کے اعادے سے، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُم بِمَا تَعْلَمُونَ أَمَدَّكُم بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ)
(الشعراء ۱۳۲-۱۳۳)
"ڈرو اس سے، جس نے وہ کچھ تمہیں دیا، جو تم جانتے ہو، جس نے تمہیں جانور دیے، اولادیں دیں"

۲۔ ظَهَرَ ظَهَرَ الْهِلَالُ یا ثَبَتَ ثَبَتَ الْهِلَالُ
"نظر آگیا، نظر آگیا، نیا چاند"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ جَاءَ [جَاءَ] اَبُونَا "آگئے آگئے، ہمارے ابا جان"

جملے کی تاکید

۱۵۔ بعض اوقات پورے جملے کا اعادہ کرکے تاکید کی جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (کَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ [ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝]) (النباء ۵-۴)

"ہرگز نہیں، وہ لوگ بہت جلد جان لیں گے۔

ہاں، ہرگز نہیں، وہ لوگ بہت جلد جان لیں گے"

۲۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ، [قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ]

"یقیناً نماز کھڑی ہو چکی ہے، یقیناً نماز کھڑی ہو چکی ہے"

۳۔ اَنْتَ الْمَلُوْمُ ، [اَنْتَ الْمَلُوْمُ]

"آپ ہی قابلِ ملامت ہیں، آپ ہی قابلِ ملامت ہیں"

۴۔ (اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ [ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝]) (القیامۃ: ۳۵-۳۴)

"یہ روش تیرے لیے ہی سزاوار ہے، اور تجھی کو زیب دیتی ہے۔

ہاں، یہ روش تیرے لیے ہی سزاوار ہے، اور تجھی کو زیب دیتی ہے"

حروف سے تاکید لفظی

۱۶۔ بعض اوقات حروف کے اعادے سے بھی، تاکید لفظی کی جاتی ہے۔ جیسے:

۱۔ نَعَمْ ، [نَعَمْ] ، هٰذَا وَلَدِیْ "ہاں! ہاں! یہ میرا بیٹا ہے"

۲۔ اَجَلْ ، [اَجَلْ] ، سَيَلْقَى الْجَانِيْ جَزَاءَهٗ

"ہاں! ہاں! بہت جلد مجرم سزا پا کر رہے گا"

۳۔ رُبَّمَا [رُبَّمَا] يُمْطِرُ "ممکن ہے، ممکن ہے (شاید، شاید) بارش ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ لَا ، | لَا | اَخُوْنُ الْعَهْدَ "نہیں، میں معاہدے میں خیانت نہیں کروں گا۔"

مُتَرَادِف اسم سے تاکید لفظی

۱۷۔ بعض اوقات تاکید کے لیے، اُسی لفظ کے اعادے کے بجائے، اُس لفظ کا مترادف لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اَنْتَ بِالْخَيْرِ حَقِيْقٌ | قَمِيْنٌ |

"آپ ٹھیک ٹھاک ہیں، ہونا بھی چاہیے، ہونا بھی چاہیے۔"

(یہاں ان دونوں لفظوں | حَقِيْقٌ | اور | قَمِيْنٌ | کا مطلب ایک ہی ہے۔ موزوں یہی ہے، مناسب ترین یہی ہے۔)

افعال کی تاکید

۱۸۔ افعال کی تاکید، نون ساکن یا نون مشدد سے کی جاتی ہے۔ یہ آپ پہلے جلد اول کے سبق نمبر ۱۱۳، ۱۱۴ اور ۱۱۶ میں پڑھ چکے ہیں۔ جیسے:

| ۱۔ نون ساکن سے: | (| لَنَسْفَعًا | بِالنَّاصِيَةِ) (العلق: ۱۵)

"ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔"

| ۲۔ نون مُشَدَّد سے: | (| لَنَكُوْنَنَّ | مِنَ الْخٰسِرِيْنَ) (الاعراف: ۲۳)

"تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے۔"

تقویتِ تاکید

۱۹۔ بعض اوقات، تاکید کی تقویت کے لیے، ایک اور لفظ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے تاکید مزید ہو جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔

(فَسَجَدَ | الْمَلٰٓئِكَةُ | كُلُّهُمْ | اَجْمَعُوْنَ) (الحجر : ۳۰)

اسمِ مؤکد — تاکید — تقویتِ تاکید

"چنانچہ تمام، فرشتوں نے سجدہ کیا، ساروں نے"

تاکید کے مقاصد

تاکید کے مقاصد بہت ہیں۔ یہاں چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ کسی چیز کا اثبات اور اس کی توضیح۔ جیسے

جَاءَ | زَيْدٌ | زَيْدٌ — آگیا زید! زید

(یہاں زید سے تاکید اس لیے کی گئی ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ واقعی زید آگیا ہے۔)

۲۔ مجاز کے تَوَهُّم کو دور کرنا۔ جیسے:

ذَهَبْتُ | اَنَا | یا ذَهَبْتُ | بِنَفْسِي — میں خود گیا۔

یعنی یہاں ذَهَبْتُ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اور (مجاز) نہیں گیا،

بلکہ میں خود گیا، بِنَفْسِي کی تاکید سے یہ وہم دور ہو گیا۔

۳۔ عدم شمول کے تَوَهُّم کو دور کرنا، یعنی یہ وہم دور کرنا کہ اس حکم میں سب کی شمولیت

نہیں ہوئی ہے۔ جیسے:

جَاءَ الْقَوْمُ | كُلُّهُمْ — آمد کے عمل میں، پوری قوم شریک ہے (بلا استثناء)۔

۴۔ سہو کے تَوَهُّم کو دور کرنا۔ یعنی یہ بتانا کہ یہ بات، یونہی غلطی سے میری زبان سے

نکل گئی ہے، بلکہ میں پورے شعور کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔ جیسے:

نَعَمْ | نَعَمْ | هٰذَا وَلَدِي — "ہاں! ہاں! یہ میرا بیٹا ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیر متصل کی، ضمیر منفصل سے تاکید کی مثالیں

بعض اوقات، ضمیر متصل کی تاکید کے لیے، ایک اور اضافی ضمیر منفصل استعمال کی جاتی ہے
مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے:
فعل کے ساتھ ضمیر متصل موجود ہے، لیکن تاکید کے لیے ایک اور ضمیر منفصل لائی گئی ہے۔

۱۔ قُمْتُ [أَنَا] بِالْوَاجِبِ "میں خود، مزدوری کاموں میں مشغول رہا"
۲۔ مَا رَأَكَ [أَنْتَ] أَحَدٌ "تجھے ہی تو، کسی نے نہیں دیکھا"
۳۔ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ [هُوَ] "میں نے، اسی کو، سلام کیا تھا"
۴۔ أُسْرِجُ [أَنَا] الْفَرَسَ "میں خود، گھوڑے پر زین کستا ہوں"
۵۔ إِفْتَحْ [أَنْتَ] النَّافِذَةَ "تم ہی کھڑکی کھول دو"
۶۔ فَرِيْدٌ قَرَأَ [هُوَ] الْكِتَابَ۔ "فرید نے ہی کتاب پڑھی"
۷۔ (فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ [أَنْتَ] الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ) (المائدۃ: ۱۱۷)
"(حضرت عیسیٰ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کہیں گے) چنانچہ جب تو نے مجھے واپس بلا لیا، تو ان کافروں پر، تو ہی تو نگہبان و نگران تھا"

تاکید لفظی کی قرآنی مثالیں

۱۔ (وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ [صَفًّا] [صَفًّا]) (الفجر: ۲۲)
"اور تمہارا رب جلوہ فرما ہوگا، اس حال میں کہ فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے"
۲۔ (وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ [مِّنْ خَيْرٍ] تَجِدُوهُ عِنْدَ اللهِ [هُوَ خَيْرًا] وَّأَعْظَمَ أَجْرًا) (المزمل: ۲۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے۔"

تاکید معنوی کی قرآنی مثالیں

تاکید معنوی کے لیے مخصوص الفاظ جیسے کُلٌّ، کِلْتَا، کِلَاهُمَا وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں۔

کُلٌّ

(وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا) (البقرۃ: ۳۱)

"اور (اس کے بعد) اللہ نے آدم کو، ساری چیزوں کے نام سکھائے۔"

کِلْتَا

(كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا) (الکھف: ۳۳)

"دونوں ہی باغ، خوب پھلے پھولے اور بار آور ہوئے۔"

کِلَاهُمَا

(اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ) (الاسراء: ۲۳)

"ان میں سے کوئی ایک، یا دونوں ہی، بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اف تک نہ کہو۔"

جَمِيْعٌ

(وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا) (آل عمران: ۱۰۳)

"تم لوگ، سب مل کر، اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو۔"

اَجْمَعُوْنَ

۱۔ (فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ) (الشعراء: ۹۴-۹۵)

"پھر وہ معبود اور یہ بہکے ہوئے لوگ، اور ابلیس کے لشکر، سب کے سب، اس (جہنم) میں اوپر تلے دھکیل دیے جائیں گے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ **أَجْمَعِيْنَ**) (الاعراف: ۱۸)

" (اللہ نے ابلیس سے کہا) تجھ سمیت، ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔"

۳۔ لَاُغْوِيَنَّهُمْ **أَجْمَعِيْنَ**) (الحجر: ۳۹)

" ابلیس نے کہا: ان سب کو بہکا دوں گا۔"

نَفْسٌ

۱۔ حَادَثَنِي الْوَزِيْرُ **نَفْسُهٗ** " مجھ سے، وزیر نے خود گفتگو کی۔"

۲۔ قَامَا هُمَا **أَنْفُسُهُمَا** " وہ دونوں، خود اٹھ کھڑے ہوئے۔"

۳۔ (وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا **أَنْفُسَهُمْ** يَظْلِمُوْنَ) (الاعراف: ۱۶۰)

" (مگر اس کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا)، تو ہم پر ظلم نہیں کیا، بلکہ وہ آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔"

عَيْنٌ

قَابَلْتُ الرَّئِيْسَ **عَيْنَهٗ** " میں نے، خود صدر صاحب سے بات کی تھی۔"

لفظی اور معنوی تاکید کا فرق

مُؤَكَّد	توکید	توکید کی قسم
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا	كُلِّهَا	معنوی توکید
اَلْحَاقَّةُ	مَا الْحَاقَّةُ	توکید لفظی
وَأْتُوْنِيْ بِأَهْلِكُمْ	أَجْمَعِيْنَ	تاکید معنوی
فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ	أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا	توکید لفظی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۵

عطفِ نَسق Co-ordination

۱۔ عطف نسق، چوتھا تابع ہے۔ یہ بھی متبوع کی پیروی کرتا ہے۔ معطوف، حکم میں معطوف علیہ کا تابع ہوتا ہے۔ چونکہ اس کے ذریعے، دو کلموں یا دو جملوں کو ملایا جاتا ہے، اس لیے اس کو عطف نسق کہتے ہیں۔ اسے عطف نسق اس لیے بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کلام کے مختلف حصوں کو مربوط کرتا ہے۔ نَسق کے لفظی معنی، تو موتی پرونے کے ہیں، لیکن نسق کلام سے مراد ترتیب کلام ہے۔

۲۔ پہلے جملے یا کلمے کو معطوف علیہ، اور دوسرے جملے یا کلمے کو معطوف کہتے ہیں۔

۳۔ عطف نسق بھی، متبوع ہی کا اعراب رکھتا ہے۔ جیسے :

۱۔ نَضِجَ الخوخُ وَالعِنَبُ (یہاں دونوں مرفوع ہیں) آڑو اور انگور پک گئے۔

۲۔ اَکَلْتُ الْخوخَ وَالعِنَبَ (یہاں دونوں منصوب ہیں)

۳۔ هٰذِهٖ اَشْجَارُ الخوخِ وَالعِنَبِ (یہاں دونوں مجرور ہیں)

۴۔ مندرجہ ذیل حروف سے عطف کیا جاتا ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
واوٌ	فاء	ثُمَّ	حتی	او	ام	اِمّا	بَلْ	لٰکِن

۵۔ جب ضمیر پر، عطف کیا جائے تو حرف جر کا اعادہ ضروری ہوتا ہے۔ جیسے :

۱۔ صَلُّوا عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ (یہاں علیٰ دوبارا استعمال کیا گیا ہے۔)

۲۔ مَرَرْتُ بِكَ وَ بِزَیْدٍ (یہاں بِ دوبارا استعمال کیا گیا ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیر مرفوع متصل پر تاکیدی عطف

۶۔ بعض اوقات، تاکید کے لیے ضمیر منفصل کے ساتھ، ضمیر مرفوع متصل استعمال کی جاتی ہے۔
ایسی صورت میں، ضمیر مرفوع متصل کے بعد، ایک اور ضمیر مرفوع منفصل کا لانا، ضروری ہوتا ہے۔

جیسے: ۱۔ (لَقَدْ كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ) (الانبیاء: ۵۴)

"تم بھی گمراہ ہوا اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔"

۲۔ (اُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ) (البقرۃ: ۳۵)

"تم اور تمہاری بیوی، دونوں جنت میں رہو"

۷۔ بعض اوقات، تابع اور متبوع کے درمیان، کوئی دوسرا لفظ **فاصل** استعمال ہوتا ہے جیسے:

(جَنّٰتُ عَدْنٍ **يَدْخُلُوْنَهَا** وَ **مَنْ صَلَحَ** مِنْ اٰبَآئِهِمْ) (الرعد: ۲۳)

"ایسے باغ، جو ان کی ابدی قیام گاہ ہوں گے۔
وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے، اور ان کے نیک آباؤ اجداد بھی" (یہاں ضمیر، ھَا فاصلہ ہے۔)

۸۔ بعض اوقات، عاطف اور معطوف کے درمیان لا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ **اَشْرَكْنَا** وَلَا **اٰبَآؤُنَا**) (الانعام: ۱۴۸)

"یہ مشرک لوگ (تمہاری باتوں کے جواب میں) ضرور کہیں گے کہ "اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا"

۹۔ بعض اوقات، فعل اور اسم کو عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ٥ **فَاَثَرْنَ** بِهٖ نَقْعًا ٥) (العادیات: ۳۔۴)

اسم + ف + فعل

"پھر صبح سویرے چھاپہ مارتے ہیں، پھر اس موقع پر گرد و غبار اڑاتے ہیں"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ بعض اوقات، فاء کو اس کے معطوف کے ساتھ حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

(اَنِ اضۡرِبۡ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ فَانۡۢبَجَسَتۡ مِنۡهُ) (الاعراف: ۱۶۰)

"تو ہم نے موسیٰ کو اشارہ کیا کہ فلاں چٹان پر اپنی لاٹھی مارو، چنانچہ اس چٹان سے یکایک پھوٹ پڑے (بارہ چشمے)"

اس مثال میں فَانۡۢبَجَسَتۡ سے پہلے فَضَرَبَ (فَ + ضَرَبَ) محذوف ہے۔

یعنی اس حکم کی تعمیل میں، حضرت موسیٰؑ نے لاٹھی ماری، چنانچہ چشمے پھوٹ پڑے۔

۱۱۔ بعض اوقات، معطوف علیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

(اَ فَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا ؟) (الزخرف: ۵)

"اب کیا ہم، (تم سے بیزار ہو کر) یہ درسِ نصیحت، تمہارے ہاں بھیجنا چھوڑ دیں؟"

اس مثال میں، اَنُهۡمِلُكُمۡ محذوف ہے، پھر فَنَضۡرِبُ ہے۔

۱۲۔ اسم سے اسم کو، اسم کو ضمیر سے، اسم کو فعل سے اور فعل سے فعل کو عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اسم سے اسم کا عطف

بعض اوقات، واؤ (وَ) کے ذریعے اسم سے اسم کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(طَاعَةٌ وَّ قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ) (محمد: ۲۱)

"(ان کی زبان پر ہے) اطاعت کا اقرار اور اچھی اچھی باتیں"

ضمیر سے اسم کا عطف

بعض اوقات، واؤ (وَ) کے ذریعے ضمیر سے اسم کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے:

(فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَ اَصۡحٰبَ السَّفِيۡنَةِ) (العنکبوت: ۱۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"پھر ہم نے نوحؑ کو بچا لیا اور کشتی والوں کو بھی۔"

فعل سے فعل کا عطف

بعض اوقات، واؤ (وَ) کے ذریعے فعل سے فعل کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا | نَمُوتُ | وَ | نَحْيَا |) (الجاثیہ: ۲۴)

"یہ لوگ کہتے ہیں "زندگی، بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے، یہیں ہم مریں گے اور یہیں ہم جئیں گے۔"

جملے سے جملے کا عطف

بعض اوقات، واؤ (وَ) کے ذریعے جملے سے جملے کا عطف کیا جاتا ہے۔ جیسے :

(| إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ | وَ | إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ |) (الحجر: ۹)

"اس ذکر کو، یقیناً ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔"

(| نِعْمَ الْمَوْلَى | وَ | نِعْمَ النَّصِيرُ |) (الحج: ۷۸)

"بہت ہی اچھا ہے وہ مولیٰ، اور بہت ہی اچھا ہے، وہ مددگار۔"

پیراگراف سے پیراگراف کا عطف

سورۃ الھود ایک طویل سورۃ ہے۔ اس میں مختلف قوموں کے حالات اور ان کا انجام بیان کیا گیا ہے۔ ہر قوم کا قصہ ایک پیراگراف پر مشتمل ہے۔ پیراگراف کو جوڑنے کے لیے حرف عطف واؤ استعمال کیا گیا ہے۔ سورۃ الھود کی مندرجہ ذیل چار آیات پر غور کیجیے۔ یہ پیراگرافوں کے عطف کی مثال ہے۔

(وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ) (ھود: ۲۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا) (هود : ۵۰)

(وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا) (هود : ۶۱)

(وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا) (هود : ۸۴)

نیچے کی تین آیات میں **لَقَدْ اَرْسَلْنَا** کو بغرضِ ایجاز **حذف** کر دیا گیا ہے۔

حرفِ عطف واو And

۱۔ واؤ کے ذریعے، معطوف علیہ کے ثابت شدہ حکم کو، معطوف کے لیے بھی ثابت کیا جاتا ہے۔ واؤ کے عطف میں، اس بات کا خیال نہیں رکھا جاتا، کہ کس کے لیے حکم پہلے ثابت ہے، اور کس کے لیے بعد میں۔ یعنی واؤ مطلق جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، واؤ دو چیزوں کے درمیان ترتیب (Sequence) اور تعقیب (Follow up) کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی ترتیبِ زمانی ملحوظ نہیں ہوتی۔

ذیل کی تین (۳) مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ (وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا **نُوْحًا** وَّ **اِبْرٰهِیْمَ**) (الحدید : ۲۶)

"ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھیجا"

(اس مثال میں، حضرت نوحؑ کا زمانہ پہلے ہے اور حضرت ابراہیمؑ کا بعد میں۔ یہاں رسالت کے حکم کو، حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ بھی عطف کیا گیا ہے۔)

۲۔ (كَذٰلِكَ **یُوْحِیْٓ اِلَیْكَ** وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ) (الشوریٰ : ۳)

"اسی طرح (اللہ) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے (رسولوں) کی طرف وحی کرتا رہا ہے۔"

(اس مثال میں، ضمیر كَ سے مراد رسول ﷺ ہیں۔

یہاں حضور ﷺ کی وحی کو، پرانے انبیاء پر عطف کیا گیا ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ (فَأَنجَيْنَٰهُ وَأَصْحَٰبَ ٱلسَّفِينَةِ) (العنکبوت : ۱۵)

"پھر نوحؑ اور کشتی والوں کو ہم نے بچا لیا۔"

(اس مثال میں، نجات کے عمل کو، حضرت نوحؑ اور کشتی والوں پر عطف کیا گیا ہے، جو ہم زمان ہیں۔)

حرفِ عطف الفاء And , Then

۱۔ حرف فاء کو، ترتیب و تعقیب کے لیے (Sequence & Follow up) استعمال کیا جاتا ہے۔ یعنی جو بات معطوف علیہ کے لیے، پہلے ثابت کی گئی ہے، وہی بات، فوراً، معطوف کے لیے ثابت کی جاتی ہے۔ جیسے:

(ثُمَّ أَمَاتَهُۥ فَأَقْبَرَهُۥ) (عبس : ۲۱)

"پھر اُسے موت دی، اور پھر قبر میں پہنچا دیا۔"

۲۔ بعض اوقات فاء، سبب (Causality) کے معنی دیتا ہے، جب معطوف کوئی جملہ ہو۔

جیسے: (فَوَكَزَهُۥ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ) (القصص : ۱۵)

تو موسیٰؑ نے اُس کو ایک گھونسا مارا، جس کے نتیجے میں، اس کا کام تمام کر دیا۔

(اس مثال میں، فَ کے بعد، قَضَىٰ جملۂ فعلیہ ہے۔)

نوٹ: یکھیے کہ یہاں فَ کا ترجمہ، "جس کے نتیجے میں، کیا گیا ہے۔

۳۔ بعض اوقات فاء، حال کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے

(أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ ٱلْأَرْضُ مُخْضَرَّةً)

"کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین سر سبز ہو جاتی ہے؟"

(الحج : ۶۳)

۴۔ بعض اوقات جب فاء کے ذریعے عطف ہو، اور معطوف علیہ کے بعد معطوف کا حکم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت نہ ہو تو ایسی صورتوں میں کوئی **کلمہ محذوف** سمجھا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا **فَجَاءَهَا** بَأْسُنَا بَيَاتًا) (الاعراف: ۴)

"اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کیا، اور پھر ان پر ہمارا عذاب، اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا۔"

اس کا مطلب ہے (أَرَدْنَا إِهْلَاكَهَا) فَجَاءَهَا بَأْسُنَا بَيَاتًا۔

"(ہم نے اسے ہلاک کرنا چاہا) اور پھر ان پر ہمارا عذاب، اچانک رات کے وقت ٹوٹ پڑا۔"

۲۔ (وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ **فَجَعَلَهُ** غُثَاءً أَحْوَىٰ) (الاعلیٰ: ۴-۵)

"اور جس نے نباتات اگائیں، پھر ان کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔"

اس مثال میں فَاء کا مطلب ہے فَمَضَتْ مُدَّةٌ (پھر ایک طویل عرصہ گذرا)۔

ثُمَّ Afterwards

ثُمَّ بھی حرف عطف ہے۔ ثُمَّ کا استعمال، ترتیب (Sequence) اور تراخی (Time gap) (طویل مدت) کے لیے ہوتا ہے۔ یعنی معطوف علیہ اور معطوف کے حکم میں ترتیب ہوتی ہے اور حکم کچھ وقفے یا مدت کے بعد ثابت ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ **ثُمَّ** يُعِيدُهُ **ثُمَّ** إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ) (الروم: ۱۱)

۱ ۲ ۳

"اللہ ہی خلق کی ابتدا کرتا ہے، پھر وہی اس کا اعادہ کرے گا، پھر اسی کی طرف تم پلٹائے جاؤ گے۔"

اس مثال میں، تخلیق کی ابتداء اور اس کے اعادے اور قیامت کے دن رجوع کو ثُمَّ سے عطف کیا گیا ہے۔ ان تینوں کے درمیان ترتیب بھی موجود ہے اور تراخی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ۔ یہ تراخی (Time gap) "قلیل مدت" کے لیے بھی ہو سکتی ہے اور "طویل مدت" کے لیے بھی۔ طویل کی مثال گزر چکی ہے۔ "قلیل مدت" کی مثال ملاحظہ فرمائیے۔

۲۔ (اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا) (عبس : ۲۶-۲۵)

"ہم نے خوب پانی لنڈھایا، پھر زمین کو عجیب طرح پھاڑا"

حَتّٰى Even

حَتّٰى، اسم ظاہر کے عطف کے لیے، استعمال کیا جاتا ہے تاکہ کسی چیز کی غایت، انتہاء اور بلندی، ثابت کی جا سکے۔

غایت کے اظہار میں، کبھی بلندی مقصود ہوتی ہے اور کبھی پستی۔

دونوں کی مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔ تفصیلات سبق نمبر ۲۴۲ میں ہیں۔

۱۔ مَاتَ النَّاسُ حَتّٰى الْأَنْبِيَاءُ

"لوگ مرتے رہے ہیں، چاہے وہ انبیاء ہی کیوں نہ ہوں"

(اس مثال میں، بڑے سے بڑے آدمی کے لیے موت کو ثابت کیا گیا ہے۔)

۲۔ اَلْمُؤْمِنُ يُجْزٰى بِالْحَسَنٰتِ حَتّٰى مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

"مومن کو نیکیوں کا صلہ دیا جاتا ہے، چاہے وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہوں"

اس مثال میں، چھوٹی سے چھوٹی نیکی کے لیے حَتّٰى استعمال کیا گیا ہے۔

اَوْ Or

اَوْ بھی حرف عطف ہے۔ اَوْ کو طلب کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تخییر شک، تفریق، ابہام ممانعت وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

ہر مثال پر اچھی طرح غور کیجیے۔

۱۔ اَوْ برائے تخییر (option) کی مثالیں:

۱۔ (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ | اَوْ | صَدَقَةٍ | اَوْ | نُسُكٍ) (البقرة: ۱۹۶)

"مگر جو شخص مریض ہو، یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (اور اس بنا پر اپنا سر منڈوا لے)، تو اسے چاہیے کہ فدیے کے طور پر روزے رکھے، یا صدقہ دے یا قربانی کرے (اسے اختیار ہے)۔"

۲۔ تَزَوَّجْ هِنْدًا | اَوْ | اُخْتَهَا

"ہند سے شادی کر لو، یا اس کی بہن سے (تمہیں اختیار ہے)۔"

(اس مثال میں تَزَوَّجْ طلب ہے)

۲۔ اَوْ برائے اِباحت (Lawful) کی مثالیں:

۱۔ (فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ | اَوْ | اَشَدُّ قَسْوَةً) (البقرة: ۷۴)

"پتھروں کی طرح سخت، یا پھر سختی میں کچھ ان سے بھی بڑھے ہوئے۔"

اس مثال میں، تشبیہ ہے اور تشبیہ میں اباحت ہے۔ یعنی ان منافقین کو کسی ایک سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ دونوں جائز ہیں۔

۲۔ اِصْحَبْ حَمِيْدًا | اَوْ | رَشِيْدًا

"حمید کی صحبت اختیار کر لو، یا پھر رشید کی (دونوں جائز ہیں)۔"

(اس مثال میں اِصْحَبْ طلب ہے)

۳۔ اَوْ برائے شک کی مثال (Doubt):

(لَبِثْنَا يَوْمًا | اَوْ | بَعْضَ يَوْمٍ) (الکهف: ۱۹)

"شاید ہم دن بھر، یا پھر، اس سے کچھ کم، رہے ہوں گے۔"

۴۔ اَوْ برائے تفریق کی مثال (Seperation):

(وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا | اَوْ | نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا) (البقرة: ۱۳۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہودی کہتے ہیں: "یہودی ہو تو راہ راست پاؤ گے" یا پھر عیسائی کہتے ہیں: "یہودی ہو تو ہدایت ملے گی" (یعنی ہر دو اپنی اپنی طرف بلا رہے ہیں، اور دونوں کے راستوں میں تفریق ہے۔)

۵۔ اَوْ برائے اِبہام (Ambiguity) کی مثال:۔

(وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى [اَوْ] فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ) (سبا: ۲۴)

"واب لامحالہ، ہم میں اور تم میں سے کوئی ایک ہی ہدایت پر ہے، یا کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے"

(یعنی بات مبہم اور غیر واضح ہے۔)

۶۔ اَوْ برائے ممانعت کی مثال: (فعل نہی کے بعد)

(وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا [اَوْ] كَفُوْرًا) (الدھر: ۲۴)

"اور ان لوگوں میں سے نہ تو آثم (بدعمل) کی اطاعت کرو! اور نہ منکر حق کی (بات مانو)"

(یعنی دونوں کی اطاعت ممنوع ہے۔)

۷۔ اَوْ برائے تقسیم (Classification):

اَلْكَلِمَةُ اِسْمٌ [اَوْ] فِعْلٌ اَوْ حَرْفٌ

"الفاظ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم یا فعل یا حرف"

۸۔ اَوْ بمعنیٰ اِلٰی (تک)

لَاُسَهِّلَنَّ الصَّعْبَ [اَوْ] اُدْرِكَ الْمُنٰى

"میں اپنی آرزوؤں کی تکمیل تک، ضرور بہ ضرور مشکلات کا مقابلہ کروں گا"

۹۔ اَوْ بمعنی اِلَّا: جیسے: لَاُعَاقِبَنَّهٗ [اَوْ] يُطِيْعَ اَمْرِىْ

"میں اس کا پیچھا کروں گا، یا پھر، اس کو میری بات ماننی پڑے گی"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ اَوْ بمعنیٰ اَمْ یا بَلْ کی مثال (Rather)

یہ اَوْ اضراب کے لیے استعمال ہوتا ہے اور مضمون کا رخ پھیر دیتا ہے۔

(وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ **اَوْ** يَزِيْدُوْنَ) (الصافات : ۱۴۷)

"اس کے بعد ہم نے اُسے (یعنی یونسؑ کو) ایک لاکھ، بلکہ اس سے بھی زائد لوگوں کی طرف بھیجا" (یہاں اَوْ کا ترجمہ بلکہ کیا گیا ہے)

اَمْ Or

اَمْ بھی حرف عطف ہے، اسکی دو قسمیں ہیں۔ اَمْ مُتَّصِلَه اور اَمْ مُنْقَطِعَه

اَمْ مُتَّصِلَه

اَمْ مُتَّصِلَه سے پہلے، ہمزہ آتا ہے۔ ہمزہ استفہام کے بعد، مُعَادَلَه (یعنی برابری) کے لیے استعمال ہوتا ہے اور دو چیزوں میں سے ایک چیز کی تعیین مطلوب ہوتی ہے۔ جیسے:

(اَقَرِيْبٌ **اَمْ** بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ) (الانبیاء : ۱۰۹)

۱۔ اَمْ، دو فعلیہ جملوں کے درمیان استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(ءَاَنْذَرْتَهُمْ **اَمْ** لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ) (البقرة : ۶)

جملۂ فعلیہ — جملۂ فعلیہ

"ان کے لیے یکساں ہے، خواہ تم خبردار کرو یا نہ کرو وہ ماننے والے نہیں"

۲۔ اَمْ جملہ فعلیہ اور جملۂ اسمیہ کے درمیان بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

(سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ **اَمْ** اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ) (الاعراف : ۱۹۳)

جملۂ فعلیہ — جملۂ اسمیہ

"دونوں صورتوں میں، تمہارے لیے یکساں ہی ہے، خواہ، تم انہیں پکارو، یا پھر خاموش رہو"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ بعض اوقات اَمْ سے پہلے، تعیین کے لیے، ھمزہ (أ) استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تسویہ یعنی دو چیزوں کے درمیان، برابری کے لیے آتا ہے۔ یعنی یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ دونوں باتیں برابر ہیں۔ جیسے:

۱۔ (سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا **أَمْ** صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ) (ابراھیم:۲۱)

"اب تو یکساں ہے، خواہ ہم جزع فزع کریں، یا صبر، بہر حال ہمارے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔"

۲۔ (سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ **أَ** أَنذَرْتَهُمْ **أَمْ** لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ) (البقرۃ: ۶)

"ان کے لیے یکساں ہے، خواہ تم انہیں خبر دار کرو، یا نہ کرو، بہر حال وہ ماننے والے نہیں۔"

۴۔ بعض اوقات، یہ ھمزہ (أ) اَمْ کے ساتھ، تعیین کی طلب کے لیے آتا ہے۔ جیسے:

(أَ أَنتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا **أَمِ** السَّمَاءُ) (النازعات: ۲۷)

"کیا تم لوگوں کی تخلیق، زیادہ سخت کام ہے، یا آسمان کی؟"

۵۔ بعض صورتوں میں اَمْ کا مفہوم، بَلْ اور تعیین ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَإِنْ أَدْرِي **أَ** قَرِيبٌ **أَمْ** بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ) (الانبیاء: ۱۰۹)

"اب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے، قریب ہے یا دور۔"

۲۔ (قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ **أَمْ** هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ) (الرعد: ۱۶)

"کہو، کیا اندھا اور آنکھوں والا، برابر ہوا کرتا ہے؟ یا پھر (یہ بتاؤ) کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں؟"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمْ مُنْقَطِعَہ

یہ دوسری قسم کا اَم ہے۔ اَم مُنْقَطِعَہ سے پہلے ہمزہ نہیں آتا، بعض اوقات یہ استفہامِ انکاری کے لیے، استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

۱۔ (اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ) (الطور: ۳۹)

"کیا اللہ کے لیے تو ہیں بیٹیاں، اور تم لوگوں کے لیے ہیں بیٹے ؟" (یقیناً ایسا نہیں ہوسکتا)

۲۔ (اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ) (الرعد: ۱۶)

"کیا روشنی اور تاریکیاں یکساں ہوتی ہیں؟" (یقیناً ایسا نہیں ہوسکتا)

اِمَّا Either

بعض اوقات اِمَّا کے ذریعے بھی، تردیدی عطف کیا جاتا ہے۔

اِمَّا کے بعد، ایک اور اِمَّا یا اَوْ کا آنا لازمی ہے۔ اِمَّا کی کئی قسمیں ہیں۔

۱۔ شک Doubt کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال :

جَاءَنِيْ اِمَّا مُحَمَّدٌ وَ اِمَّا عَلِيٌّ

"میرے پاس محمد آیا تھا یا علی۔"

۲۔ ابہام Ambiguity کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال :

(وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ) (التوبہ: ۱۰۶)

"کچھ دوسرے لوگ ہیں، جن کا معاملہ ابھی خدا کے حکم پر ٹھہرا ہوا ہے۔

چاہے انہیں سزا دے، اور چاہے، ان پر از سر نو مہربان ہو جائے۔"

۳۔ تخییر Option کے لیے اِمَّا کے عطف کی مثال :

(اِمَّا اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا) (الکھف: ۸۶)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یا تو، ان کو تکلیف پہنچائے، یا پھر، ان کے ساتھ نیک رویہ اختیار کرے۔"

۴۔ تفصیل (Seperation) کے لیے إِمَّا کے عطف کی مثال :۔

(إِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّ إِمَّا كَفُوْرًا) (الانسان: ۳)

"ہم نے اسے راستہ دکھا دیا، خواہ شکر کرنے والا بنے، خواہ کفر کرنے والا"

۵۔ برائے اِباحت إِمَّا کے استعمال کی مثال :

تَعَلَّمْ إِمَّا رِيَاضَةً وَّ إِمَّا اَدَبًا

یا تو ورزش سیکھ لو، یا پھر اَدَب

بَلْ Rather

۱۔ بَلْ بھی حرفِ عطف ہے۔

۲۔ بَلْ اپنے ماقبل سے اعراض، اور مابعد کے اثبات کے لیے، استعمال ہوتا ہے۔

بعض اوقات بَلْ اپنے ماقبل کا ابطال دور کرتا ہے۔

۳۔ بَلْ کے بعد، حروف ، كَلَّا اور لَا استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ بَلْ جملے سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔

۵۔ بعض اوقات بَلْ ، لٰکِنَّ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

۶۔ بعض اوقات، اِضراب (Rectification) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

یعنی یہ کلام کو ایک رخ سے، دوسرے رخ کی طرف پھیر دیتا ہے۔ جیسے :

۱۔ (وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ)

"وہ یہ کہتے ہیں "رحمان اولاد رکھتا ہے" سبحان اللہ، وہ (یعنی فرشتے) تو بندے ہیں، جنہیں عزت دی گئی ہے۔" (الانبیاء: ۲۶)

(یہاں بات، لوگوں کے شرک سے موڑ کر، فرشتوں کی بندگی اور عزت کی طرف پھیر دی گئی ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔(اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ) (المؤمنون : ۷۰)

"یا یہ، اس بات کے قائل ہیں کہ وہ مجنون ہے؟ نہیں بلکہ، وہ تو ان لوگوں کے پاس حق لے کر آیا ہے۔"

(یعنی ذاتی حملے سے درگزر کر کے، بات مقصدِ رسالت کی طرف پھیر دی گئی ہے۔)

۳۔ (بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ)

"وہ کہتے ہیں "بلکہ یہ پراگندہ خواب ہیں، بلکہ یہ اس کی من گھڑت ہے بلکہ یہ شخص شاعر ہے۔" (الانبیاء : ۵)

لٰكِنْ

بعض اوقات، لٰکِنْ بھی بطورِ عطف استعمال ہوتا ہے،

لیکن اس کے لیے تین (۳) شرطیں ہیں۔

۱۔ لٰكِنْ سے پہلے، حرفِ نفی یا حرفِ نہی موجود ہو اور

۲۔ لٰکِنْ سے پہلے، واؤ موجود نہ ہو۔ اور

۳۔ اس کے بعد، اسمِ مفرد ہو جیسے :

۱۔ مَا قَامَ زَيْدٌ لٰكِنْ خَالِدٌ

"زید کھڑا نہیں ہوا، بلکہ خالد۔"

۲۔ مندرجہ ذیل مثال میں، لٰکِنْ حرفِ عطف نہیں ہے، بلکہ ابتدائیہ ہے۔

(مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ)

"(لوگو!) محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول ہیں۔"

(الاحزاب : ۴۰)

یہ لٰکِنْ ابتدائیہ ہے۔ اور اس سے پہلے واؤ موجود ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۵۱

صِفت اور مَوصُوف Qualificative and Qualified

۱۔ پانچواں تابع، وَصف ہے، جو اعراب میں اپنے متبوع کی پیروی کرتا ہے۔

۲۔ متبوع کو، موصوف اور منعوت بھی کہتے ہیں۔

تابع کو، صفت، وصف یا پھر نعت کہتے ہیں۔

۳۔ صفت، متبوع کی ذات کا، یا متبوع سے متعلق کا وَصف بیان کرتی ہے۔

۴۔ صفت یا نعت کی دو قسمیں ہیں۔ صفت حقیقی اور صِفتِ سَبَبِی

۱۔ صفت حقیقی

صفت حقیقی، اپنے متبوع کی صفت بیان کرتی ہے۔ جیسے:

اَلرَّجُلُ | اَلْكَرِيْمُ | "شریف آدمی"

یہاں اَلْكَرِيْمُ، اَلرَّجُلُ (آدمی) کی صفت ہے۔

۲۔ صفت سَبَبِی:

صفتِ سَبَبِی، اپنے متبوع کے متعلق کی صفت بیان کرتی ہے۔ جیسے:

اَلرَّجُلُ | اَلْكَرِيْمُ | اَبُوْهُ "وہ آدمی، جس کا باپ شریف ہے"

یہاں اَلْكَرِيْمُ، اَلرَّجُلُ (آدمی) کی صفت نہیں ہے، بلکہ اس کے (متعلق) والد (اَبُوْهُ) کی صفت ہے۔

۵۔ اکثر اوقات، صفت کے لیے | اسم مشتق | ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ صرف چند مخصوص صورتوں میں اسم جامد پر مشتمل صفت استعمال ہوتی ہے۔ جیسے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔

منعوت الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ) (الجمعہ :۱)

نعت (اسمائے مشتقہ)

"اللہ کی تسبیح کر رہی ہے، ہر وہ چیز، جو آسمانوں میں ہے اور ہر وہ چیز جو زمین میں ہے۔ بادشاہ ہے، نہایت مقدس، زبردست، حکیم۔"

۶۔ بعض اوقات اسمائے جامدہ بھی صفت یا موصوف بن جاتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو "زید، عمرو کا بیٹا"

موصوف صفت

۲۔ هٰذَا الرَّجُلُ "یہ آدمی"

موصوف صفت جامدہ

۳۔ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ هٰذَا "میں اس زید کے ساتھ گذرا۔"

منعوت نعت (جامد، اسم اشارہ)

۴۔ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ذِيْ فَضْلٍ

منعوت نعت (جامد)

"میں، اس صاحب فضل آدمی کے ساتھ، گذرا۔"

۷۔ بعض اوقات، مصادر بھی صفت بن جاتے ہیں۔ جیسے:

هٰذَا رَجُلٌ عَدْلٌ "یہ صاحب عدل آدمی ہے۔"

منعوت نعت مصدر

(یہاں مصدر عَدْلٌ کو بعض لوگوں نے، ذُوْ عَدْلٍ کے معنی میں اور بعض نے عَادِلٌ کے معنی میں لیا ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ بعض اوقات، خبریہ جملے بھی صفت بن جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں، یہ اسم نکرہ کی صفت ہوتے ہیں، اور ان جملوں میں ایک ضمیر ہوتی ہے، جو موصوف کی طرف رجوع کرتی ہے۔ جیسے:

۱۔ (وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى اللّٰهِ) (البقرۃ: ۲۸۱)

منعوت — نعت مع ضمیر

"اس دن کی رسوائی اور مصیبت سے بچو! جبکہ تم اللہ کے پاس واپس ہو گے۔"

یہاں يَوْمًا نکرہ ہے اور تُرْجَعُوْنَ جملۂ فعلیہ ہے۔

اس مثال میں فِيْهِ کی ضمیر، منعوت يَوْمًا کی طرف رجوع کر رہی ہے۔

بعض اوقات، یہ ضمیر محذوف ہوتی ہے۔ جیسے:

(وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا) (البقرۃ: ۱۲۳)

منعوت — نعت بلا ضمیر

"اور ڈرو، اس دن سے! جب کوئی، کسی کے ذرا کام نہ آئے گا۔"

اس مثال میں، ضمیر موجود نہیں ہے، لیکن فِيْهِ کو محذوف سمجھا جائے گا۔ یعنی (لَّا تَجْزِيْ فِيْهِ)

۹۔ بعض اوقات، شبہ جملہ بھی صفت بن جاتا ہے۔ جیسے:

(بَلْ عَجِبُوْا أَنْ جَاءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ) (ق: ۲)

منعوت — نعت (جار مجرور)

"بلکہ ان لوگوں کو تعجب اس بات پر ہوا، کہ ایک خبردار کرنے والا، خود انہی میں سے ان کے پاس آگیا۔"

۱۰۔ بعض اوقات، اسم منعوت کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

(أَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ) کا مطلب ہے أَنِ اعْمَلْ دُرُوْعًا سٰبِغٰتٍ

محذوف منعوت — نعت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ نے داؤدؑ کو حکم دیا) "کہ وسیع اور کشادہ زرہیں بناؤ"

دِرْعٌ سَابِغٌ مکمل اور کشادہ زِرہ کو کہتے ہیں۔ دِرْعٌ کی جمع دُرُوعٌ ہے۔

اس مثال میں صفت سَابِغَاتٍ کی موصوفہ، دُرُوعٌ (زرہیں) محذوف ہے۔

۱۱۔ بعض اوقات، خود صفت (یعنی نعت) کو حذف کر دیا جاتا ہے، جب سلسلۂ کلام اس کی اجازت دے۔ جیسے:

(يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا) (الکہف: ۷۹)

اس کا مطلب ہے "جو ہر کشتی کو، زبردستی چھین لیتا تھا" (یعنی ہر صحیح و سالم کشتی کو)۔

يَأْخُذُ	كُلَّ	سَفِينَةٍ	(صَالِحَةٍ)	غَصْبًا
		منعوت	نعت محذوف	

۱۲۔ نعت حقیقی، مفرد بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے:

هٰذَا	عَمَلٌ	نَافِعٌ	"یہ فائدہ بخش کام ہے"
	منعوت	نعت مفرد	

۱۳۔ نعت حقیقی، مرکب اضافی بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے:

مَضٰى	يَوْمٌ	شَدِيْدُ الْحَرِّ
	منعوت	نعت مرکب

"گرمی کی شدت والا دن، گزر گیا۔"

۱۴۔ نعت حقیقی، جملہ فعلیہ بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے:

هٰذَا	عَمَلٌ	يَنْفَعُ
	منعوت	نعت (جملۂ فعلیہ)

"یہ وہ کام ہے، جو فائدہ دے گا۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ نعت حقیقی، جملۂ اسمیہ بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے:

مَضٰی یَوْمٌ حَرُّہٗ شَدِیْدٌ

منعوت نعت (جملۂ اسمیہ)

"وہ دن گذر گیا، جس کی گرمی سخت تھی"

نعت حقیقی

نعت حقیقی یعنی صفت حقیقی، چار باتوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۔ اعراب میں: جیسے: اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ، اُسْوَۃً حَسَنَۃً، اُسْوَۃٍ حَسَنَۃٍ

۲۔ عدد میں۔ جیسے: عَبْدٌ مُؤْمِنٌ، عَبْدَانِ مُؤْمِنَانِ، عِبَادٌ مُؤْمِنُوْنَ

۳۔ تذکیر و تانیث میں۔ جیسے: مُؤْمِنٌ کَرِیْمٌ مُؤْمِنَۃٌ کَرِیْمَۃٌ

۴۔ تعریف و تنکیر میں۔ جیسے: عَبْدٌ مُؤْمِنٌ، اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ

نعت حقیقی کی قرآنی مثالیں

۱۔ (اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَۃٍ اَمْشَاجٍ) (الانسان: ۲)

منعوت نعت حقیقی

"ہم نے انسان کو، ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا"

۲۔ (کَاَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ) (القمر: ۲۰)

منعوت ، نعت حقیقی

"جیسے وہ، جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں"

۳۔ (یُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ) (الرعد: ۱۲)

"وہی ہے، جو پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھاتا ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ (وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ **مُبٰرَكٌ**) (الانعام: ۹۲)

"اور یہ ایک مبارک کتاب ہے، جسے ہم نے نازل کیا ہے۔"

۵۔ (فِيْهِمَا عَيْنٰنِ **نَضَّاخَتٰنِ**) (الرحمن: ۶۶)

"دونوں باغوں میں، دو چشمے، فواروں کی طرح ابلتے ہوئے۔"

نعتِ سَبَبی

نعت سَبَبی یعنی صفت سَبَبی، دو (۲) باتوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ اعراب میں اور تعریف وتنکیر میں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

۱۔ اعراب میں مطابقت کی مثالیں :۔

مرفوع : (هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهٗ) (فاطر: ۱۲)

منصوب : (وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ) (الانعام: ۱۴۲)

مجرور : (اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا) (النساء: ۷۵)

۲۔ تعریف وتنکیر میں مطابقت کی مثالیں :

مُعَرَّف : (اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا) (النساء: ۷۵)

تنکیر : (هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهٗ) (فاطر: ۱۲)

نعتِ سببی کی قرآنی مثالیں

مندرجہ ذیل مثالوں میں ضمیر پر خصوصی توجہ فرمایئے۔

۱۔ (وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ **مُخْتَلِفًا** اُكُلُهٗ) (الانعام: ۱۴۱)

منعوت　　نعتِ سببی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور (اللہ ہی نے پیدا کیے) کھجور (کے باغات) اور کھیت، جن سے مختلف کھانے کی چیزیں (ملتی ہیں)"

(یہاں أُكُلُهُ کی ضمیر الزَّرْعَ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

۲۔ (فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا) (فاطر: ۲۷)

منعوت — نعت سببی

"اور پھر اس کے ذریعہ سے ہم، پھل نکال لاتے ہیں، مختلف رنگوں کے۔"

(یہاں أَلْوَانُهَا کی ضمیر ثَمَرَاتٍ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

۳۔ (هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ) (فاطر: ۱۲)

"یہ میٹھا ہے، پیاس بجھانے والا ہے، خوشگوار ہے جس کا پینا۔"

(یہاں شَرَابُهُ کی ضمیر، فُرَاتٌ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

۴۔ (أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا) (النساء: ۷۵)

"خدایا! ہم کو اس بستی سے نکال، جس کے باشندے ظالم ہیں۔"

(یہاں أَهْلُهَا کی ضمیر، الْقَرْيَةِ کی طرف رجوع کر رہی ہے۔)

نعت کے اغراض و مقاصد

نعت یا صفت کے، کئی اغراض و مقاصد ہو سکتے ہیں۔ یہاں چند کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

۱۔ توضیح کے لیے صفت کا استعمال:

نعت سے توضیح یعنی وضاحت، اس صورت میں ہوتی ہے، جب موصوف معرفہ ہو۔ جیسے:

(اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ) (الفاتحہ: ۵)

معرف موصوف — نعت توضیح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہماری رہنمائی فرما، سیدھے راستہ کی طرف۔"

۲۔ تخصیص کے لیے صفت کا استعمال:

صفت سے تخصیص، اس صورت میں ہوتی ہے، جب موصوف نکرہ ہو۔ جیسے:

(وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ) (الدھر: ۱۹)

نکرہ موصوف   نعت تخصیص

"ان کی خدمت کے لیے، ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے۔ جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔"

۳۔ مدح کے لیے صفت کا استعمال:

نعت یا صفت سے مدح کا کام بھی لیا جاتا ہے۔

مدح، کسی کی تعریف کے لیے ہوتی ہے۔ جیسے:

(اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) (الفاتحہ: ۱)

موصوف   نعت مدح

"تمام تعریفیں، کائنات کے رب، اللہ کے لیے ہیں۔"

۴۔ ذم کے لیے صفت کا استعمال:

نعت یا صفت، ذمّ کے لیے بھی استعمال ہوتی ہے۔

ذمّ، کسی کی مذمت کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے:

(فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ) (النحل: ۹۸)

موصوف   نعت ذم

"لہٰذا، شیطانِ رجیم (دھتکارا ہوا) سے، خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ ترحم کے لیے صفت کا استعمال:

رحم کے سوال کے لیے، اپنی بے بسی، لاچاری اور مسکینی کی صفات بیان کی جاتی ہیں۔

جیسے:

اَللّٰھُمَّ أَنَا عَبْدُكَ الْمِسْكِيْنُ

موصوف — نعتِ ترحم

"اے اللہ! میں تیرا ایک مسکین بندہ ہوں"

۶۔ توکید کے لیے صفت کا استعمال:

بعض اوقات، تاکید کے اظہار کے لیے بھی، صفت استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے:

(فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ) (الحاقہ: ۱۳)

موصوف — نعت توکید

"اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی، صرف ایک پھونک"

۷۔ تفصیل کے لیے صفت کا استعمال:

بعض اوقات، تفصیل کے لیے بھی صفت کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

فِيْ بَيْتِنَا ضَيْفَانِ، بَصْرِيٌّ وَكُوْفِيٌّ

موصوف — نعت تفصیل

"ہمارے گھر میں دو مہمان ہیں۔ ایک بصری ہے اور ایک کوفی ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۵۲

إِغْرَاء (Exhortation)

۱۔ بعض اوقات، بعض الفاظ، منصوبی حالت میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور ان منصوب اسماء کے استعمال کا مقصد، مخاطب کو متنبہ اور خبردار کر کے، کسی پسندیدہ کام کے لیے اُبھارنا ہوتا ہے۔

۲۔ ایسی صورتوں میں، اسم منصوب کا فعل امر محذوف ہوتا ہے۔ محذوف فعل امر، عموماً **إِلْزَمْ** ہوتا ہے۔ اسے إِغْرَاءٌ (Exhortation) کہتے ہیں۔

۳۔ خبردار اور متنبہ کرنے والے کو **مُغْرِی** کہتے ہیں۔

۴۔ اور جس شخص کو متنبہ اور خبردار کیا جائے، اُسے مُغْرٰی کہتے ہیں۔

۵۔ جس اچھے (محمود) کام پر ابھارنا مقصود ہو، اُسے مُغْرٰی بِہٖ کہتے ہیں۔

مُغْرٰی بِہٖ، منصوب اسم ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلعَزِيْمَةَ وَالصَّبْرَ

"عزیمت! اور صبر!"

(یعنی عزیمت اور صبر کو، لازماً اختیار کرو)

(اس مثال میں، فعل امر إِلْزَمْ محذوف ہے۔ أَنْتَ مُغْرٰی محذوف ہے۔ اور اَلعَزِيْمَةَ وَالصَّبْرَ، إِغْرَاء (مُغْرٰی بِہٖ) ہے، اور اسمائے منصوب ہیں۔)

۶۔ إِغْرَاء میں فعل اور فاعل، دونوں محذوف ہوتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِغْراء کی قسمیں

۱۔ بعض اوقات مغریٰ بہٖ، مفرد ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلصِّدْقَ

"سچائی پر قائم رہو۔"

۲۔ بعض اوقات مُغْریٰ بِہٖ مکرر لایا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اَخَاكَ اَخَاكَ

"تمہارا بھائی! تمہارا بھائی!" (ہمیشہ اس کا ساتھ دو!)

۲۔ اَلْاِجْتِهَادَ اَلْاِجْتِهَادَ

"کوشش! کوشش!" (یعنی جہد مسلسل اور کوشش کو لازم کر لو)

یہ دراصل اَلْزِمِ الْاِجْتِهَادَ ہے (یہاں الاجتہاد مغریٰ بِہٖ ہے۔)

۳۔ بعض اوقات مغریٰ بِہٖ معطوف ہوتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اَلصِّدْقَ وَالْاِخْلَاصَ

"سچائی اور اخلاص سے، چمٹے رہو۔"

۲۔ اَلْمُرُوْءَةَ وَالنَّجْدَةَ

"مروت! شرافت!" (یعنی مروت اور شرافت کا، دامن تھامے رہو!)

یہاں بھی، اَلْزِمْ جو کہ فعلِ امر ہے، مقدر ہے۔

اِغْراء کی قرآنی مثالیں

۱۔ (وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاۗءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ)

(النساء:۲۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور وہ عورتیں بھی، تم پر حرام ہیں، جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں، البتہ ایسی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں، جو جنگ میں تمہارے ہاتھ آئیں۔

اللہ کا قانون (ہے یہ) تم پر (جس کی پابندی لازم کردی گئی ہے)۔"

(یہاں کِتَابَ منصوب ہے، اس کا فعل (اَلْزِمُوا) محذوف ہے۔)

۲۔ (مِلَّةَ آبِيكُمْ اِبْرَاهِيمَ) (الحج : ۷۸)

"(قائم ہو جاؤ!)، اپنے باپ ابراہیمؑ کی ملت (پر)۔"

(یہاں مِلَّةَ منصوب ہے۔ اس کا فعل اِتَّبِعُوا یا اس سے ملتا جلتا فعل محذوف ہے۔)

۳۔ (صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً)

(البقرة : ۱۳۸)

"اللہ کا رنگ (اختیار کرو!) اس کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہوگا؟"

مطلب ہے، اِخْتَارُوا صِبْغَةَ اللّٰهِ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۵۳

تَحذِیرٌ Warning

۱۔ تَحذِیر کا مطلب ڈرانا ہے۔ ڈرانے والے کو مُحَذِّر، اور جس کو ڈرایا جائے اسے مُحَذَّرٌ کہتے ہیں۔

مُحَذَّر مِنہُ سے مراد، وہ ناپسندیدہ اور مکروہ چیز ہے، جس سے ڈرانا اور متنبہ کرنا مطلوب ہے۔ تحذیر کو تنبیہ بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ تَحذِیر کے لیے بھی، اسم منصوب استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ اَلْاَسَدَ (اس کا مطلب ہے) اِحْذَرِ الْاَسَدَ "شیر سے بچو!"

۲۔ اِیَّاكَ وَالْكَسَلَ "اپنے آپ کو سستی سے بچائے رکھو"

(یہ دراصل اِحْذَرْ اَلْكَسَلَ ہے۔ یہاں فعل امر اِحْذَر اور اس کا فاعل محذوف ہے۔)

۳۔ بعض اوقات تَحذِیر کو بھی، تاکید کے لیے، مکرر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

اَلْكَسَلَ وَالْكَسَلَ

"اپنے آپ کو سستی سے دور رکھ، اور سستی کو اپنے سے دور رکھ"

یہ دراصل اِحْذَرْ نَفْسَكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْكَسَلَ مِنْكَ ہے۔

۴۔ اِحْذَرْ کی جگہ، اِتَّقِ (بچے رہو)، یا بَعِّدْ (دور کر) جیسے الفاظ بھی محذوف تسلیم کیے جا سکتے ہیں۔

۵۔ تَحذِیرٌ میں بھی، فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ ذیل تین صورتوں میں، فعل امر اِحْذَرْ محذوف سمجھا جائے گا۔

۱۔ بعض اوقات مُحَذَّر مِنْهُ | مفرد | ہوتا ہے۔ جیسے | الْكِذْبَ | "جھوٹ سے بچو"

۲۔ بعض اوقات، مُحَذَّر مِنْهُ کی | تکرار | کی جاتی ہے۔

جیسے: | اَلْكِذْبَ اَلْكِذْبَ | "جھوٹ سے بچو، جھوٹ سے"

اَلْمَوْتَ اَلْمَوْتَ "موت سے بچو، موت سے"

اَلطَّرِيْقَ اَلطَّرِيْقَ (اس کا مطلب ہے اِحْذَرِ الطَّرِيْقَ

۳۔ بعض اوقات، مُحَذَّر مِنْهُ | معطوف | ہوتا ہے۔

جیسے: | اَلْكِذْبَ وَالْخِيَانَةَ | "جھوٹ اور خیانت سے بچو"

نَفْسَكَ وَالْاَسَدَ "اپنے آپ کو شیر سے بچاؤ"

مندرجہ ذیل تین صورتوں میں، فعلِ مضارع اُحَذِّرُكَ محذوف سمجھا جائے گا۔

۴۔ بعض اوقات مُحَذَّر مِنْهُ، ضمیر منصوب اِيَّاكَ کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے: | اِيَّاكَ وَالْكِذْبَ | "اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ"

۵۔ بعض اوقات مُحَذَّر مِنْهُ مجرور استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے | اِيَّاكَ مِنَ الْكِذْبِ | "اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ"

۶۔ بعض اوقات مُحَذَّر مِنْهُ مصدر مؤول کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔

جیسے | اِيَّاكَ اَنْ تَكْذِبَ | "اپنے آپ کو جھوٹ بولنے سے بچاؤ"

احادیث سے چند تحذیر کی مثالیں

۱۔ اِيَّاكُمْ | وَالظُّلْمَ | فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمٰتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مسند احمد)

"ظلم سے بچو! یقیناً ظلم، قیامت کے دن کے اندھیروں میں سے ایک اندھیرا ہوگا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ (مسلم)

"دودھ دینے والی (کو ذبح کرنے) سے بچو" (ورنہ بچے بھوک کے مر جائیں گے)

۳۔ إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ (احمد، نسائی، ابن ماجہ)

"دین میں غلو (انتہاء پسندی/ مبالغہ آمیزی) سے بچو! اس لیے کہ تم سے پہلے کے لوگ دین میں غلو ہی کی وجہ سے ہلاک ہوئے"

۴۔ إِيَّاكُمْ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، وَإِنْ كَانَتْ مِنْ كَافِرٍ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُونَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ (البانی الصحیحۃ: ۷۶۷)

"مظلوم کی بد دعا سے بچو! چاہے بد دعا، مظلوم کافر ہی کی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ مظلوم کی بد دعا اور اللہ عزوجل کے درمیان، پردہ نہیں ہوتا"

۵۔ أَللهَ أَللهَ فِي أَصْحَابِي (مسند احمد)

"اللہ (سے ڈرو!) اللہ (سے ڈرو!) میرے صحابہؓ کے بارے میں"

تحذیر کی قرآنی مثال

۶۔ (فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ نَاقَةَ اللهِ وَ سُقْيَاهَا) (الشمس: ۱۳)

"اس پر اللہ کے رسول (صالح) نے قوم ثمود سے کہا:
خبردار! اللہ کی اونٹنی (کو ہاتھ نہ لگانا) اور اس کے پانی پینے میں (مانع نہ ہونا)"

(یہاں نَاقَةَ اور سُقْيَا دونوں منصوب ہیں، یہاں إِحْذَرُوا محذوف ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۵۴

اِخْتِصَاص (Specification)

۱۔ اِخْتِصَاصٌ (Specification) سے مراد، کسی بات کو، کسی خاص فرد یا شے کے لیے مخصوص کرنا ہے۔ یہ بھی ایک اسم منصوب ہے۔

۲۔ اِخْتِصَاصٌ ضمیر متکلم یا ضمیر مخاطب کے کسی حکم پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایسے موقعوں پر، اَخُصُّ (میں مخصوص کرتا ہوں) نَخُصُّ (ہم مخصوص کرتے ہیں) جیسے الفاظ مقدر رہوتے ہیں۔ یعنی فعل اور فاعل دونوں محذوف ہوتے ہیں۔

۳۔ اِخْتِصَاص کا مقصد یا تو فخر ہوتا ہے یا پھر تواضع۔ یا پھر اضافی وضاحت۔

۴۔ اسم اختصاص، حروف ندا کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا۔

۵۔ اسم اختصاص، جملے میں (اِغراء اور تحذیر کی طرح) پہلے واقع نہیں ہوتا۔

۶۔ بعض اوقات، اسم علم بھی منصوب استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

آنَا | خَالِدًا | حَطَّمْتُ اَصْنَامَ الْجَاهِلِيَّةِ (خالد منصوب ہے)

"میں خالد ہوں! میں نے جاہلیت کے بتوں کو کچل کر رکھ دیا۔"

۷۔ بعض اوقات مضاف کی صورت میں ال کے ساتھ اور ال کے بغیر آتا ہے۔ جیسے:

۱۔ نَحْنُ | بَنِي حَاتِمٍ | اَصْحٰبُ الْكَرَمِ (بنی منصوب ہے)

"ہم حاتم کی اولاد ہیں! سخاوت و فیاضی میں مشہور۔"

۲۔ نَحْنُ | اَلْجُنُوْدَ | نَحْمِي الْعَلَمَ (جنودَ منصوب ہے)

"ہم سپاہی ہیں! جھنڈے کی حفاظت کریں گے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ نَحْنُ **الْعَرَبَ** نَرْعَی الذِّمَمَ (العربَ منصوب ہے)

"ہم عرب ہیں، عہدوں کا پاس کرتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

اختصاص برائے فخر

۱۔ بِنَا نَحْنُ **الْجُنُوْدَ** یُذَلُّ الْأَعْدَاءُ

"ہم سپاہیوں کے ہاتھوں ہی، دشمن ذلیل ہوتے ہیں۔

یہ جملہ فخریہ ہے۔

۲۔ نَحْنُ **الْمُسْلِمِیْنَ** (ہم ہی تو مسلمان ہیں)

یہاں اَلْمُسْلِمُوْنَ کے بجائے منصوب اَلْمُسْلِمِیْنَ استعمال ہوا ہے۔

اختصاص برائے تواضع

۳۔ اَنَا، اَیُّهَا **الْعَبْدُ** فَقِیْرٌ اِلَی عَفْوِ اللّٰهِ

"میں، یہ بندہ، اللہ کی مغفرت کا محتاج ہے"

(یہاں اسم ضمیر محلاً مخصوص ہے، یہاں عَبْدُ سے مراد خود متکلم ہے۔)

اختصاص برائے زیادتِ بیان

۴۔ نَحْنُ **الْعَرَبَ** اَقْرَی النَّاسِ لِلضَّیْفِ

"ہم عرب ہیں! مہمانوں کی، اچھی خاطر تواضع کرنے والے"

(یہاں اَلْعَرَبُ مرفوع کے بجائے منصوب اَلْعَرَبَ ہے۔)

اختصاص کی قرآنی مثالیں

۵۔ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا

وَ **الصّٰبِرِیْنَ** فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ (البقرۃ: ۱۷۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور نیک وہ لوگ بھی ہیں، جو عہد کرتے ہیں تو اسے وفا کرتے ہیں اور نیک لوگوں میں، ہم یہاں بالخصوص ان لوگوں کا ذکر کرتے ہیں، جو تنگی اور مصیبت کے وقت اور حق و باطل کی جنگ کے مواقع پر، ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔"

نوٹ کیجئے کہ یہاں معطوف علیہ | وَالْمُوْفُوْنَ | مرفوع ہے، لیکن اس کا معطوف | وَالصّٰبِرِیْنَ | منصوب ہے اور یہ منصوب برائے اِخْتِصَاص ہے، یعنی برائے مدح ہے۔

یہاں مراد | أَخُصُّ بِالذِّكْرِ الصّٰبِرِيْنَ | ہے۔ یعنی

"میں خصوصیت کے ساتھ صابرین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔"

۶۔ (لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ | وَالْمُقِيْمِيْنَ | الصَّلٰوةَ | وَالْمُؤْتُوْنَ | الزَّكٰوةَ | وَالْمُؤْمِنُوْنَ | بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ) (النساء: ۱۶۲)

البتہ ان میں جو لوگ پختہ علم رکھنے والے ہیں، اور صاحب ایمان ہیں، وہ سب اس تعلیم پر ایمان لاتے ہیں، جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھی، اور (اس طرح کے ایمان لانے والے) نماز بالخصوص نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور روز آخر پر سچا عقیدہ رکھتے ہیں۔"

اختصاص کی مثال حدیث سے

۶۔ نَحْنُ | مَعَاشِرَ | الْاَنْبِيَاءِ ، لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ (الحديث)

"ہم تو پیغمبر ہیں، نہ وارث ہوتے ہیں اور نہ ہمارے مال کا کوئی وارث ہوتا ہے۔"

(غور کیجئے کہ اس مثال میں، مَعَاشِرَ مرفوع نہیں، بلکہ منصوب ہے۔)

اس جگہ لفظ أَخُصُّ یا أَعْنِيْ کو مقدر مان لیا جاتا ہے اور لفظ مَعَاشِرَ کو اس کا مفعول سمجھا جاتا ہے۔ اسی لیے یہ منصوب ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ :- اغراء، تحذیر اور اختصاص کے بعد، حذف سے متعلق سبق نمبر ۱۹۵ ضرور پڑھ لیجیے۔

منصوبات کی مشق

مندرجہ ذیل آیات پر غور کیجیے۔

یہاں فاعل اور فعل دونوں محذوف ہیں اور اسم منصوبی حالت میں پایا جاتا ہے۔

بتائیے کہ یہ کیوں منصوب ہیں؟ یہ اغراء کی مثال ہے؟ یا تحذیر کی؟ یا اختصاص کی؟

۱۔ (اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا **وَعْدَ اللّٰهِ** حَقًّا) (یونس :۴)

"اسی کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے، اللہ کا وعدہ، ہے یہ، پکا"

۲۔ (**فَرِيْضَةً** مِّنَ اللّٰهِ) (توبہ : ۶۰)

"(یہ زکوٰۃ کی آٹھ مدات ہیں) فریضہ (ہے یہ ایک)، اللہ کی طرف سے"

۳۔ (**رَحْمَةً** مِّنْ رَّبِّكَ) (الکھف :۸۲)

"(دیوار کے نیچے خزانہ ہے، دیوار اس لیے اٹھائی گئی ہے، کہ اللہ اس نیک آدمی کے دو یتیم لڑکوں پر رحم کرنا چاہتا ہے) رحمت، تمہارے رب کی طرف سے"

۴۔ (**فَبُعْدًا** لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ) (المومنین : ۴۱)

"دور (ہو جا)! ظالم قوم!"

۵۔ (**سُنَّةَ اللّٰهِ** فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ) (الاحزاب :۶۲)

"(منافقین پر لعنت ہے، یہ پکڑے جائیں گے اور قتل کیے جائیں گے۔

(یہ ہے) اللہ کی سنت، جو ایسے لوگوں کے معاملے میں پہلے سے چلی آرہی ہے"

۶۔ (**فِطْرَتَ اللّٰهِ** الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا) (الروم :۳۰)

"(قائم ہو جاؤ!) اللہ کی فطرت (پر)، جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۵۵

مَفْعُول مَعَہٗ Concomitant

۱۔ مفعول معہ، وہ منصوب اسم ہے، جو مُصَاحَبت کے لیے، واؤ کے بعد آتا ہے اور مَعَ (ساتھ) کا مفہوم دیتا ہے۔ یہ مُصَاحَبت فاعل یا مفعول کے ساتھ ہوتی ہے۔

۲۔ مفعول معہ سے پہلے، واؤ معیت کا ہونا ضروری ہے۔

۳۔ مفعول معہ، بعض اوقات فعل کے بعد آتا ہے۔ جیسے :۔

۱۔ سِرْتُ وَالطَّرِيقَ

"میں سڑک کے ساتھ ساتھ چلتا گیا۔"

(واضح ہو کہ یہاں الطَّرِيقَ (راہ) فاعل نہیں ہے، اور وہ چلتی نہیں)

۲۔ مَاتَ سَعِيدٌ وَ طُلُوعَ الشَّمْسِ

"ادھر سعید کا دم نکلا، اُدھر سورج طلوع ہوا۔"

(ظاہر ہے سورج مرتا نہیں، مطلب یہ ہے کہ دونوں کام ساتھ ساتھ واقع ہوئے۔)

۴۔ مفعول معہ بعض اوقات، الفاظ استفہام مَا اور کَيْفَ کے بعد آتا ہے۔

۱۔ مَا أَنْتَ وَ السِّبَاحَةَ؟

"آپ اور آپ کے تیرنے کی تربیت کیسے جا رہی ہے۔"

۲۔ کَيْفَ أَنْتَ وَالِامْتِحَانَ؟

"آپ اور آپ کے امتحانات کیسے جا رہے ہیں؟"

۳۔ مَا أَنْتَ وَأَخَاكَ؟

"آپ اور آپ کے بھائی کے تعلقات کیسے ہیں؟"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ مفعول معہ، کی تقدیم جائز نہیں ہے۔ یہ لازماً بعد میں لایا جاتا ہے۔
۶۔ مفعول مَعَہٗ جملۂ فعلیہ اور جملہ اسمیہ دونوں کے بعد آتا ہے۔ جیسے:۔

۱۔ سِرْتُ | وَالرَّصِيفَ

جملہ فعلیہ

"میں فٹ پاتھ کو پھلانگتا گیا"

۲۔ اَنَا سَائِرٌ | وَالرَّصِيفَ

جملۂ اسمیہ

"میں فٹ پاتھ کے ساتھ ساتھ، چلتا جا رہا ہوں"

مفعول معہ کی مثالیں

۱۔ اِسْتَوَى الْمَاءُ | وَالْخَشَبَةَ

"پانی تھم گیا اور اس کے ساتھ لکڑی بھی"

۲۔ مَشَيْتُ | والحَدِيقَةَ

"میں باغ کے ساتھ ساتھ، چلتا گیا"

۳۔ جَاءَ الْبَرْدُ | وَالطَّيَالِسَةَ

"جاڑا، چادروں (شالوں) کے ساتھ آیا"

(یہاں فعل لفظی ہے اور مصاحبت، فاعل کے ساتھ ہے۔)

۴۔ كَفَاكَ | وَزَيْدًا | دِرْهَمٌ

"تمہارے اور زید کے لیے، ایک درہم کافی ہے"

(یہاں فعل لفظی ہے اور مصاحبت، مفعول کے ساتھ ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ سَافَرْتُ **وَاَخَاكَ**

"میں نے، اور آپ کے بھائی نے، ساتھ ساتھ سفر کیا۔"

۶۔ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ **وَاَبَاهُ**

"ہم نے اس پر، اس کے والد کے ساتھ، سلام بھیجا۔"

۷۔ كُنْ **وَجَارَكَ** مُتَوَافِقَيْنِ

"آپ، اپنے پڑوسی کے ساتھ، مل جل کر رہیے۔"

۸۔ مَا لَكَ اَيُّهَا التَّاجِرُ **وَالْمَبَاحِثَ الْفَلْسَفِيَّةَ ؟**

"اے تاجر! تمہارا اور تمہاری فلسفیانہ بحثوں کا کیا حال ہے؟"

۹۔ كَيْفَ حَالُكَ **وَالْحَوَادِثَ ؟**

"آپ کا اور آپ کی پریشانیوں کا کیا حال ہے؟"

۱۰۔ اَمَا تَقُوْمِيْنَ **وَاَخَاكَ ؟**

"کیا آپ اپنے بھائی کے ساتھ نہیں اٹھیں گی؟"

۱۱۔ مَا اَنْتَ **وَاَبَا مَعْمَرٍ ؟**

"آپ کا، اور معمر کے ابا کا، کیا معاملہ ہے؟"

(یہاں مرفوع اَبُو کے بجائے منصوب اَبَا استعمال ہوا ہے۔)

مفعول معہ کی قرآنی مثال

۱۲۔ (فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ **وَشُرَكَاءَكُمْ**) (یونس : ۷۱)

"تم اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو ساتھ لے کر، ایک متفقہ فیصلہ کر لو۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۵۶

مفعول بہٖ مقدم سے ملتی جلتی ایک خاص قسم

مَشْغُولٌ عَنْهُ کا اعراب Titular

إِضْمَارٌ عَلٰى شَرِيطَةِ التَّفْسِيرِ

Supression on Condition of Exposition

بعض اوقات جملے میں، ایک خاص اسلوب اختیار کیا جاتا ہے، جو مفعول بہٖ مقدم سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کی ترکیب کچھ اس طرح ہوتی ہے۔

دوسرا جملہ فعلیہ	پہلا جملہ فعلیہ
تَذَكَّرْتُهُ	وَالْقَمَرَ
فعل + فاعل + اسم ضمیر منصوب	اسم صریح منصوب

آپ نے دیکھا ! یہاں دو منصوبات ہیں۔

ایک اسم صریح منصوب اور دوسرا اسم ضمیر منصوب۔

ایسی صورتوں میں، علمائے نحو اس کو دو جملے قرار دیتے ہیں اور پہلے جملے کے فعل کو، محذوف تسلیم کرتے ہیں، چونکہ بعد میں آنے والے جملے کا فعل، اس کی تفسیر کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں پہلے منصوب اسم کو، جس کا فعل حذف کر دیا گیا ہے۔ مَشْغُولٌ عَنْهُ (Titular) کہتے ہیں، اس لیے کہ اس اسم منصوب سے، لا پرواہی برتی گئی ہے۔ چونکہ ایسے موقعوں پر، فعل کو ضمیر منصوب مل جاتی ہے، اس لیے فعل، اسم منصوب سے غافل ہو جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یاد رہے کہ یہ مفعول بہ مقدم نہیں ہے۔

دوسرے لفظوں میں، یہ اسلوب، دو جملوں پر مشتمل ہے۔

پہلے جملے میں صرف، مفعول بہٖ منصوب ہے، فعل محذوف ہے۔

دوسرے جملے میں فعل + فاعل + مفعول بہٖ (ضمیر منصوب) ہوتی ہے۔

پہلے جملے کو مُفَسَّر کہتے ہیں (جس کی تفسیر کی گئی ہے)۔

دوسرے جملے کو مُفَسِّر کہتے ہیں، جو پہلے جملے کے محذوفات کی، تفسیر کرتا ہے۔

اس جملے کی تحلیل پر غور کیجئے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ (یس: ۳۹)

یہ جملہ دراصل اس طرح ہے۔

مَنَازِلَ	هُ	قَدَّرْنَا	الْقَمَرَ	وَ (قَدَّرَ)
مفعول بہٖ ثانی	ضمیر منصوب مفعول بہٖ اول جملۂ مُفَسِّرہ	فعل + فاعل	مفعول بہٖ مَشْغُولٌ عَنْهُ جملۂ مُفَسَّرہ	فعل مع فاعل محذوف

مَشْغُولٌ عَنْهُ

ایسے اسلوب میں، پہلے جملے کے منصوب اسم کو، مَشْغُولٌ عَنْهُ کہتے ہیں۔

(اس مثال میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ، الْقَمَرَ ہے)

مَشْغُولٌ بِهٖ

ایسے اسلوب میں، دوسرے جملے کی ضمیر عائد منصوب (مفعول بہٖ) کو مشغولٌ بہٖ کہتے ہیں۔ (اس مثال میں مشغولٌ بہٖ، هُ ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملۂ مُفَسَّرَہ

پہلے جملے کو، جو صرف، اسم صریح منصوب پر مشتمل ہوتا ہے، جملۂ مُفَسَّرَہ کہتے ہیں۔ (وہ جملہ جس کی تفسیر کی گئی) اس کا فعل محذوف ہوتا ہے۔ اس مثال میں، وہ اَلْقَمَرَ ہے۔ جو دراصل قَدَّرَ الْقَمَرَ ہے۔

جملۂ مُفَسِّرَہ

دوسرا جملہ، جو فعل مع فاعل اور ضمیر منصوب (مفعول بہ) پر مشتمل ہوتا ہے۔ جملۂ مُفَسِّرَہ کہلاتا ہے۔ یعنی وہ جملہ، جو پہلے جملے کی تفسیر کرتا ہے۔

اس مثال میں جملہ مُفَسِّرَہ، قَدَّرْنٰهُ ہے۔

اِشْتِغَالُ الْفِعْل

دوسرے جملے کا فعل، چونکہ پہلے جملے میں بھی کارفرما ہے۔ اس لیے اس عمل کو اِشْتِغَالُ الْفِعْل کا نام دیا گیا ہے۔

اسمِ مَشْغُوْلٌ عَنْهُ کی اعرابی حالت

اسمِ مَشْغُوْلٌ عَنْهُ کے اعراب کی درج ذیل تین (۳) صورتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ جب اسم مَشْغُوْلٌ عَنْهُ لازمی طور پر منصوب ہوتا ہے۔
۲۔ جب اسم مَشْغُوْلٌ عَنْهُ لازمی طور پر مرفوع ہوتا ہے۔
۳۔ جب اسم مَشْغُوْلٌ عَنْهُ کا رفع یا نصب، دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔

اسم مشغول عنہ کے اعراب کی تین صورتیں

درج ذیل جدول کو غور سے دیکھیے کہ اسم مَشْغُوْلٌ عَنْهُ، کن صورتوں میں منصوب ہوتا ہے؟ اور کب مرفوع؟ اور کب دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصوب	مرفوع	منصوب یا مرفوع
لازمی منصوب		
۱۔ حروف شرط کے بعد	۱۔ حروف شرط سے پہلے	اگر مشغولٌ عنہٗ
۲۔ حروف تحضیض سے پہلے	۲۔ حروف تحضیض سے پہلے	صفت اور موصوف پر مشتمل ہو تو، اس کو
جہاں نصب بہتر ہے: ۳۔ حروف استفہام کے بعد	۳۔ حروف استفہام سے پہلے	مرفوع یا منصوب
۴۔ حروف نفی کے بعد	۴۔ حروف نفی سے پہلے	کیا جا سکتا ہے۔
۵۔ نہی کے بعد	۵۔ لام ابتداء سے پہلے	دونوں صورتیں
۶۔ عرض کے بعد	۶۔ حروف مشبہ بالفعل سے پہلے	جائز ہوتی ہیں۔
۷۔ دعا/ طلب کے بعد	۷۔ اسم موصول سے پہلے	
	۸۔ کم خبریہ سے پہلے	
	۹۔ جملے کی ابتداء میں	
	۱۰۔ إذا فجائیہ کے بعد	
	۱۱۔ واؤ حالیہ کے بعد	

۱۔ مَشْغُولٌ عَنْہٗ کا لازمی نصب

مَشْغُولٌ عَنْہٗ لازمی طور پر، منصوب ہوتا ہے، جب وہ ایسے لفظ کے بعد واقع ہو، جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے۔ جیسے:

۱۔ کلمات الشرط (جیسے: إِنْ وغیرہ) اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حروف التحضیض (جیسے : ھَلَّا وغیرہ)۔

۱۔ حرف شرط کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْہُ کی مثال:

نَفَعَكَ	حَصَّلْتَهُ	اَلْعِلْمَ	إِنْ
جواب شرط	فعل + فاعل + ضمیر منصوب	مشغولٌ عنه	حرف شرط

"اگر تو علم حاصل کرے، تو وہ تجھے نفع دے گا"

۲۔ حرف تحضیض کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْہُ کی مثال:

تُعَلِّمُهُ؟	وَلَدَكَ	هَلَّا
فعل + فاعل + ضمیر منصوب	مَشْغُولٌ عَنْهُ	

"تو اپنے لڑکے کو تعلیم کیوں نہیں دیتا؟"

وہ صورتیں جس میں مَشْغُولٌ عَنْہُ کا نصب بہتر ہے

پانچ (۵) صورتوں میں، مَشْغُولٌ عَنْہُ کا منصوب ہونا زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ اگرچہ کہ اس کو مرفوع کرنا بھی جائز ہے، جب مَشْغُولٌ عَنْہُ اسم،

۱۔ حروفِ نفی (مَا یا لَا) یا

۲۔ حروف استفہام (أَ اور هَلْ) کے بعد واقع ہو۔ جیسے:

۳۔ نہی کے بعد ۴۔ عرض کے بعد ۵۔ دُعا اور طلب کے بعد

یہاں دو مثالیں دی جا رہی ہیں۔

۱۔ حرف استفہام کے بعد، اسم منصوب مشغول عنه کی مثال:

تَعْرِفُهُمَا؟	الرَّجُلَيْنِ	هَلْ

"کیا آپ نے، ان دو لوگوں کو پہچانا؟"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حرف نفی کے بعد مَشْغُولٌ عَنْهُ :

مَا زَيْدًا لَقِيْتُهُ وَ لَا عَمْرًا رَأَيْتُهُ۔

"نہ تو میں نے زید سے ملاقات کی، اور نہ عمرو کو دیکھا"

مذکورہ مثالوں میں، اسم مشغول عنه کو مرفوع کرنا بھی جائز ہے، لیکن مناسب نہیں ، جیسے :

مَا زَيْدٌ لَقِيْتُهُ ، وَ لَا عَمْرٌو رَأَيْتُهُ۔

هَلِ الرَّجُلَانِ تَعْرِفُهُمَا ؟

وہ صورت جس میں مَشْغُولٌ عَنْهُ کا رفع لازمی ہے۔

گیارہ (۱۱) صورتوں میں ، اسم مشغولٌ عَنْهُ مرفوع ہوتا ہے ، جب مَشْغُولٌ عَنْهُ

۱۔ کلمات شرط ۲۔ حروف تحضیض ۳۔ حروف استفهام

۴۔ حروف نفی ۵۔ لام الابتداء ۶۔ حروف مشبه بالفعل

۷۔ اسم موصول اور ۸۔ کَمْ خبریه سے پہلے واقع ہو، تو اس کو مرفوع کرنا لازمی اور ضروری ہوتا ہے۔

اسی طرح ، (۹) جملے کے آغاز میں ، (۱۰) إِذَا فجائیه کے بعد اور (۱۱) واؤ حالیه کے بعد ، اگر اسمِ مَشْغُولٌ عَنْهُ آجائے تو وہ مرفوع ہوگا۔"

یہاں تین مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ حرف شرط إِنْ سے پہلے ، مرفوع مَشْغُولٌ عَنْهُ کی مثال :

اَلْعِلْمُ إِنْ خَدَمْتَهُ رَفَعَكَ

مرفوع مَشْغُولٌ عَنْهُ

"اگر تو علم کی خدمت کرے گا تو وہ تجھے رفعتیں عطا کرے گا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اسم موصول اَلَّذِی سے پہلے، مرفوع مَشْغُولٌ عَنْہُ کی مثال :

اَلْوَلَدُ اَلَّذِی رَأَیْتَہُ ذَکِیٌّ

مرفوع مَشْغُولٌ عَنْہُ

" وہ لڑکا، جس کو آپ نے دیکھا، بہت ذہین ہے "

۳۔ اسم مَشْغُولٌ عَنْہُ، "اِذَا" الْفُجَائِیَّۃ (بمعنی اچانک، ناگہاں) کے بعد آئے تو اس کو مرفوع کرنا لازمی ہوتا ہے۔ جیسے :

دَخَلْتُ الْبَیْتَ، فَإِذَا الْغُلَامُ یُوَبِّخُہُ أَبِی

"میں گھر میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکے کو میرا باپ دھمکا رہا ہے "

(اس مثال میں، الْغُلَامُ مَشْغُولٌ عَنْہُ ہے۔ اور مرفوع ہے۔

جب مَشْغُولٌ عَنْہُ کا رفع و نصب دونوں جائز ہوتے ہیں

بعض صورتوں میں مَشْغُولٌ عَنْہُ کو مرفوع یا منصوب کرنا دونوں صورتیں جائز ہوتی ہیں۔ جیسے :

اَلْکُتُبُ النَّافِعَۃُ أَقْرَأُھَا دَائِمًا

اَلْکُتُبَ النَّافِعَۃَ أَقْرَأُھَا دَائِمًا

" مفید کتابیں، ان کو تو میں ہمیشہ پڑھتا رہتا ہوں "

(یہاں اسم مَشْغُولٌ عَنْہُ صفت اور موصوف پر مشتمل ہے۔)

جب اسم مَشْغُولٌ عَنْہُ کو، رفع پڑھا جائے تو دراصل جملے میں یہ مبتدا ہوتا ہے اور جملے کا بقیہ حصہ، اسکی خبر

مَشْغُولٌ عَنْہُ پر مشتمل جملوں کی تحلیل

۱۔ اِنَّ	اَلْعِلْمَ	حَصَّلْتَہُ	نَفَعَكَ
حرف شرط	منصوب مشغولٌ عنہ	فعل + فاعل + ضمیر منصوب	جواب شرط

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ هَلْ | زَيْدًا | ضَرَبْتَهُ؟

منصوب مَشْغُولٌ عنه — فعل + فاعل + ضمیر منصوب

۳۔ اَلْوَلَدُ | اَلَّذِي رَأَيْتَهُ ذَكِيٌّ

مرفوع مَشْغُولٌ عَنْهُ (مبتدأ) — خبر

مَشْغُولٌ عَنْهُ کی منصوب صورتیں

مندرجہ ذیل سات (۷) صورتوں میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ لازمًا منصوب ہوتا ہے۔

۱۔ جب مَشْغُولٌ عَنْهُ، حروف شرط کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

اِنْ | اَلْعِلْمَ | خَدَمْتَهُ نَفَعَكَ

"علم، اگر آپ اس کی خدمت کریں گے، تو یہ آپ کے لیے نفع بخش ہوگا۔"

(یہاں حرف شرط اِن کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب اَلْعِلْمَ استعمال ہوا ہے۔)

۲۔ جب مَشْغُولٌ عَنْهُ حروف تحضیض کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

هَلَّا | اَلشَّرَّ | تَجَنَّبْتَهُ؟

"برائی، کیا آپ اس سے اجتناب نہیں کریں گے؟"

(یہاں حرف تحضیض هَلَّا کے بعد مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب اَلشَّرَّ استعمال ہوا ہے۔)

۳۔ جب مَشْغُولٌ عَنْهُ، حروف استفہام کے بعد، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

هَلِ | اَلْخَبَرَ | سَمِعْتَهُ

"خبر، کیا آپ نے اسے سنا؟"

(یہاں حرف استفہام هَلْ کے بعد، مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب اَلْخَبَرَ استعمال ہوا ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ جب مَشْغُوْلٌ عَنْهُ حروف نفی کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا | اَلدَّرْسَ | اُبْغِضُهُ

"کوئی درس (ایسا) نہیں، جس سے میں نفرت کروں"

(یہاں حرف نفی مَا کے بعد، مَشْغُوْلٌ عَنْهُ منصوب اَلدَّرْسَ استعمال ہوا ہے۔)

۵۔ جب مَشْغُوْلٌ عَنْهُ، نہی کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلشَّرَّ ، لَا تَقْرَبْهُ "برائی، اس کے نزدیک نہ جانا"

(یہاں نہی لا کے بعد، مَشْغُوْلٌ عَنْهُ منصوب تَقْرَبْهُ استعمال ہوا ہے۔)

۶۔ جب مَشْغُوْلٌ عَنْهُ، عرض کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلَا | زَيْدًا | تُكْرِمُهُ؟

"زید، کیا آپ اس کا اکرام نہیں کریں گے؟"

(یہاں عرض الا کے بعد، مَشْغُوْلٌ عَنْهُ منصوب زَيْدًا استعمال ہوا ہے۔)

۷۔ جب مَشْغُوْلٌ عَنْهُ دعا اور طلب کے بعد آئے، منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

اَللّٰهُمَّ | اَمْرَنَا | يَسِّرْهُ

"اے اللہ، ہمارے کام کو آسان کردے"

(یہاں دعا اور طلب اللّٰهُمَّ کے بعد، مَشْغُوْلٌ عَنْهُ منصوب اَمْرَنَا استعمال ہوا ہے۔)

مَشْغُوْلٌ عَنْهُ کی مرفوع صورتیں

مندرجہ ذیل گیارہ (۱۱) صورتوں میں، مرفوع مَشْغُوْلٌ عَنْهُ جائز ہوتا ہے۔

۱۔ اگر مَشْغُوْلٌ عَنْهُ حروف شرط سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلصَّدِيْقُ | اِنْ زُرْتَهُ يُكْرِمْكَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"دوست، اگر آپ اس سے ملاقات کریں گے، تو وہ آپ کی عزت افزائی کرے گا۔"

(اس مثال میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ | الصَّدِيْقُ | مرفوع ہے، اور حرف شرط اِنْ سے پہلے آیا ہے۔)

۲۔ اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ، حروف تحضیض سے پہلے آجائے تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

| اَبُوكَ | | هَلاَّ | اِحْتَرَمْتَهُ "آپ کے والد، کیا آپ نے ان کا احترام نہیں کیا۔"

(اس مثال میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ اَبُوكَ مرفوع ہے اور حروف تحضیض | هَلاَّ | سے پہلے آیا ہے۔)

۳۔ اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ، استفہام سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

| اَلْعِلْمُ | | هَلْ | اَتْقَنْتَهُ؟ "کیا آپ نے سائنس پر عبور حاصل کر لیا؟"

(اس مثال میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ | العِلْمُ | مرفوع ہے، اور حرف استفہام | هَلْ | سے پہلے آیا ہے۔)

۴۔ اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ، حروف نفی سے پہلے آجائے تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

| اَلدَّرْسُ | | مَا | اُبْغِضُهُ

"درس، اس سے تو، میں نفرت نہیں کرتا۔"

۵۔ اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ، لام ابتداء سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

| اَلْاُسْتَاذُ | لَاَنَا مُكْرِمُهُ "وہ استاد، جس کا میں، احترام کرتا ہوں۔"

(اس مثال میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ الْاُسْتَاذُ مرفوع ہے، اور لام ابتداء | لَ + (اَنَا) | سے پہلے آیا ہے۔)

۶۔ اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ، حروف مشبہ بالفعل سے پہلے آجائے تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْكَسْلَانُ | إِنِّي | عَاقَبْتُهٗ "کاہل، میں نے اس کو سزا دی۔"

(اس مثال میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ الْكَسْلَانُ مرفوع ہے، اور حرف مشبہ بالفعل إِنَّ سے پہلے آیا ہے۔)

۷۔ اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ، اسم موصول سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

زَيْدٌ | الَّذِي ضَرَبْتَهٗ "زید، وہی جس کو آپ نے مارا۔"

(اس مثال میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ زَيْدٌ مرفوع ہے، اور اسم موصول الَّذِي سے پہلے آیا ہے۔)

۸۔ اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ، کَمْ خبریہ سے پہلے آجائے، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

اَلْفَقِيْرُ | كَمْ | أَعْطَيْتَهٗ

"فقیر، بہت زیادہ، آپ نے اس کو دے دیا۔"

(اس مثال میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ الْفَقِيْرُ مرفوع ہے، اور کَمْ خبریہ سے پہلے آیا ہے۔)

۹۔ اگر مَشْغُولٌ عَنْهُ کلام کے ابتداء میں ہو، تو مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

خَالِدٌ | رَأَيْتُهٗ "میں نے خالد کو دیکھا۔"

۱۰۔ إِذَا فُجَائِيَه کے بعد، اسم مَشْغُولٌ عَنْهُ مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

جِئْتُ | فَإِذَا | الْوَلَدُ يُوَبِّخُهٗ أَبُوْهُ

"میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکے کو اس کا باپ دھمکار رہا ہے۔"

۱۱۔ واؤ حالیہ کے بعد، اسم مَشْغُولٌ عَنْهُ مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے:

سَافَرْتُ | وَالشَّعْبُ | يَنْهَاهُ الْخَطِيْبُ عَنِ الْحَرْبِ

"میں نے سفر کیا، اس حال میں کہ خطیب قوم کو، جنگ سے روک رہا تھا۔"

(اس مثال میں، مَشْغُولٌ عَنْهُ الشَّعْبُ مرفوع ہے، اور واؤ حالیہ کے بعد آیا ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَشْغُولٌ عَنْهُ منصوب کی قرآنی مثالیں

۱۔ (وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُوْنَ) (النحل : ۵)

"اور جانور، تو اس نے تمہارے لیے پیدا کیے، جن میں پوشاک ہے، دیگر فائدے ہیں اور اسی میں تمہاری خوراک ہے۔"

۲۔ (اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗ ؟) (القمر : ۲۴)

"قوم ثمود نے کہا "کیا ایک اکیلا آدمی! جو ہم میں سے ہے! کیا اب ہم اس کے پیچھے چلیں؟"

۳۔ (وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ) (الرحمٰن : ۱۰)

"اور زمین، اس کو تو اس نے، سب مخلوقات کے لیے بنایا۔"

۴۔ (وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ) (یٰس : ۳۹)

"اور چاند، اس کے لیے تو ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں۔"

۵۔ (وَالسَّمَاءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ) (الذّاریات : ۴۷)

"اور آسمان، اس کو تو ہم نے اپنے زور سے بنایا ہے، اور ہم اس کی قدرت رکھتے ہیں۔"

۶۔ (وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ) (الرحمٰن : ۷)

"اور آسمان، اس کو تو اس نے بلند کر دیا اور میزان قائم کر دی۔"

۷۔ (وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا) (الانسان : ۳۱)

"اور ظالمین کے لیے، ان کے لیے تو اس نے، دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

(یہاں الظّٰلِمِيْنَ منصوب نہیں ہے، بلکہ جس طرح حرف جر لام کی وجہ سے لَهُمْ میں اسم ضمیر هُمْ مجرور ہے۔ اسی طرح الظّٰلِمِيْنَ بھی مجرور ہے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۵۷

مُتفرِّق سِماعی مَنصُوبات

منصوبات کے بارے میں، آپ کو پہلے حصہ اول میں بتایا جا چکا ہے کہ **منصوبات اَصلیّة** (۶) چھ ہیں۔ ان اسباق کو دوبارہ دیکھ لیجیے۔

۱۔ مفعول بہٖ	(سبق نمبر : ۳۹)
۲۔ ظرف (مفعول فیہ)	(سبق نمبر : ۴۰)
۳۔ حال	(سبق نمبر : ۴۱)
۴۔ علت (مفعول لَہٗ)	(سبق نمبر : ۴۲)
۵۔ تمییز	(سبق نمبر : ۴۳)
۶۔ مفعول مطلق	(سبق نمبر : ۴۴)

دیگر منصوبات وہ تھے، جن کو ہم نے **معربات مشکلہ** کے تحت حصہ اول میں میں بیان کیا تھا۔ ان اسباق کو دوبارہ دیکھ لیجیے۔

۷۔ اِنَّ اور اَنَّ کی اَخَوات کا منصوب اسم	(سبق نمبر : ۵۹)
۸۔ کَانَ کی منصوب خبر	(سبق نمبر : ۶۰)
۹۔ لائے نفی جنس کا اسم	(سبق نمبر : ۷۴)
۱۰۔ مستثنیٰ کی منصوب صورتیں	(سبق نمبر : ۷۵)
۱۱۔ مَا اور لَا کی منصوب خبر	(سبق نمبر : ۷۶)
۱۲۔ منادیٰ کی بعض منصوب صورتیں	(سبق نمبر : ۷۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اس دوسرے حصے کے پچھلے اسباق میں درج ذیل منصوب اسماء کا ذکر کیا گیا۔

۱۳۔ إغراء	(سبق نمبر: ۱۱۷)
۱۴۔ تحذیر	(سبق نمبر: ۱۱۸)
۱۵۔ اختصاص	(سبق نمبر: ۱۱۹)
۱۶۔ مفعول مَعَهٗ	(سبق نمبر: ۱۲۰)

اب یہاں متفرق سماعی منصوبات کا ذکر کیا جارہا ہے۔ یہ تمام اسماء حذف فعل یا حذف فاعل کے بعد، مجرد منصوب استعمال کیے جاتے ہیں۔

۱۷۔ اَمر

بعض اوقات فعل امر، محذوف ہوتا ہے اور اس کے بعد اسم منصوب استعمال ہوتا ہے۔

جیسے:

۱۔ اِمْرَءًا وَنَفْسَهٗ

یہاں فعل امر اُتْرُكْ محذوف ہے۔ اس کا مطلب ہے۔

اُتْرُكِ امْرَءًا وَنَفْسَهٗ مرد کو اس کی حالت پر چھوڑ دو۔

۲۔ صَبْرًا عَلَى الْاَذٰى صَبْرًا

"تکالیف پر، صبر و ہمت سے کام لو! صبر و ہمت سے!"

۱۸۔ دُعا

دعائیہ کلمات کے لیے بھی، منصوب اسماء استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے:

۱۔ (غُفْرَانَكَ رَبَّنَا) (البقرۃ: ۲۸۵)

"ہمارے پروردگار، ہم تیری مغفرت کے طلب گار ہیں"

(یہاں غُفْرَانَ منصوب ہے، اور فعل مضارع نَطْلُبُ محذوف ہے)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا مطلب ہے : نَطْلُبُ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا

۲- | سَقْيًا | لِذَالِكَ الْمَعْشَرِ

"اس گروہ کے ساتھ قربت عطا فرما"

۱۹- وَصف

بعض اوقات، صفت بھی منصوب استعمال ہوتی ہے۔ جیسے :

هُمْ رُفْقَتِي | أُولِي | الْأَبْصَارِ

"یہ میرے صاحب بصیرت رفیق ہیں"

(یہاں صفت | أُولُو | مرفوع کے بجائے، منصوب أُولِي استعمال ہوئی ہے۔)

۲۰- حَصر بِالمَصدَر

بعض اوقات مصدر منصوب سے، حَصر کا مفہوم لیا جاتا ہے۔ جیسے :

إِنَّمَا هٰؤُلَاءِ | سَيْرًا | سَيْرًا

"یہی تو وہ لوگ ہیں، جو بہت تیز گام ہیں۔"

۲۱- إِجَابَه

بعض اوقات اجابت کے الفاظ بھی، منصوب استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے :

| لَبَّيْكَ | رَبِّ وَ | سَعْدَيْكَ |

"اے میرے رب! میں بخوشی حاضر ہوں، حاضر ہوں"

(لَبَّيْكَ، دراصل لَبَّيْ + كَ سے مرکب اضافی ہے۔ تاکید کے لیے لَبٌّ سے مثنیٰ | لَبَّانِ | بنایا گیا۔ اس کی منصوبی حالت | لَبَّيْنِ | ہے، جو خفیف ہو کر | لَبَّيْ | بن گیا۔ چونکہ یہ مثنیٰ ہے۔ اس لیے اس کا ترجمہ دوبار کیا جانا چاہیے۔)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ اِستنکار

بعض اوقات کسی منکر چیز کو چھوڑنے کا حکم، منصوب اسم سے دیا جاتا ہے۔ جیسے:

| اَللَّهْوَ | وَاَنْتَ قَدْ كَبِرْ

"لہو ولعب، اس بڑھاپے میں!" (چھوڑ دو!)

۲۳۔ شرط

بعض اوقات، حرفِ شرط (اِن) کے بعد، منصوب اسم استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

لِكُلٍّ عَلَى السَّوَاءِ نَصِيبٌ فِيهِ، اِنْ | ذَا غِنًى | وَاِنْ مُعْتَرٍ

"ہر ایک کے لیے اس میں برابر کا حصہ ہے، چاہے وہ مال دار ہو، یا مفلس"

(یہاں حرفِ شرط | اِنْ | کے بعد، مرفوع | ذُو غِنًى | کے بجائے، منصوب | ذَا غِنًى | استعمال ہوا ہے۔

۲۴۔ توضیح

بعض اوقات، توضیح کے لیے بھی، اسم منصوب استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

اَللّٰهُ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ | دَعْوَةَ الْحَقِّ | مِنْ لِّسَانِ فِطْرَةٍ

"اللہ ہمارا پروردگار ہے، نہایت رحم والا، حق کی دعوت ہے، فطرت کی آواز ہے"

(یہاں توضیح کے لیے، اسم منصوب | دعوةَ | استعمال کیا گیا ہے۔)

۲۵۔ مَشْغُولٌ عَنْهُ

مَشْغُولٌ عَنْهُ کی بعض صورتیں منصوب ہوتی ہیں اور بعض مرفوع۔

ان کا ذکر پہلے، ایک الگ سبق نمبر ۱۵۶ میں کر دیا گیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصدر

بعض اوقات، فعل و فاعل کو حذف کر کے، صرف، مفعول بہ، استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

۱۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى

"میں اپنے رب بزرگ و برتر کی، بے عیبی کا اعتراف کرتا ہوں"

(یہاں سُبْحَانَ، منصوب ہے، مفعول مطلق (مصدر) ہے اور اس کا فاعل أُسَبِّحُ محذوف ہے۔) اس کا ذکر، مفعول مطلق کے سبق میں ہو چکا ہے۔

خیر مقدم کے لیے، مندرجہ ذیل منصوب الفاظ بہت معروف ہیں۔

۲۔ أَهْلًا وَ سَهْلًا وَ مَرْحَبًا

(یہاں أَفْعَالِ ماضی، محذوف ہیں اور اصل جملہ یہ ہے۔

(أَتَيْتَ أَهْلًا وَ وَطِئْتَ سَهْلًا وَ صَادَفْتَ مَرْحَبًا)

اس کا ذکر، مفعول بہ کے سبق میں کیا جا چکا ہے۔

۳۔ (غُفْرَانَكَ رَبَّنَا) (البقرۃ : ۲۸۵)

"اے ہمارے رب! ہم تیری مغفرت کے طلب گار ہیں"

۴۔ (فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ) (یٰس : ۸۳)

"پاک ہے وہ ہستی، جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا مکمل اقتدار ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصوبات ایک نظر میں

منصوبات اصلیہ

۱۔ مفعول بہٖ

۲۔ ظرف

۳۔ حال

۴۔ علت

۵۔ تمییز

۶۔ مفعول مطلق

منصوبات مشکلہ

۷۔ إنَّ کے آخوات کا اسم

۸۔ کَانَ کی خبر

۹۔ لائے نفی جنس کا اسم

۱۰۔ مستثنیٰ

۱۱۔ ما اور لا کی خبر

۱۲۔ منادیٰ کی منصوب صورتیں

منصوبات مخصوصہ

۱۳۔ إغراء

۱۴۔ تحذیر

۱۵۔ إختصاص

۱۶۔ مفعول معہٗ

۱۷۔ مشغول عنہ

سماعی منصوبات

۱۸۔ امر

۱۹۔ دعا

۲۰۔ وصف

۲۱۔ اجابہ

۲۲۔ استنکار

۲۳۔ شرط

۲۴۔ توضیح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق نمبر ۱۵۸

اسمائے اَعدَاد اور مَعدُودات

اسمائے اعداد بھی، معرفہ ہی کی قسم ہیں۔

عدد (Number)

عَدَد گنتی کو کہتے ہیں، عدد کی جمع أعداد ہے۔

اردو میں جس طرح ہم، ایک، دو، تین، چار کہتے ہیں، اسی طرح عربی زبان میں :-

وَاحِدٌ (۱)

اِثْنَانِ (۲)

ثَلٰثَةٌ (۳)

اور أَرْبَعَةٌ (۴) کہتے ہیں۔

معدود (Counted)

جس شئے کی گنتی کی جائے، اسے مَعْدُودٌ کہتے ہیں۔

درج ذیل مثال میں ، اسم معدود ہے۔

ثَمَانِيَةُ أَيَّامٍ (آٹھ دن)

عدد معدود

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ